بعون صانع مکین و مکان و فیض خلاق زمین و زمان

کلیات بحر عربیات شاعر بیان فخر هندوستان حضرت میر احمد علیخان صاحب شهید مرحوم مخاطب به ملک الشعرا شاگرد رشید حضرت نصیر طاب ثراه الموسوم به

نظم شهید

۱۳۰۹

به تصحیح و حسن اهتمام حکیم نادر علی میرزا نبیره حضرت مصنف

در مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن مطبوع گردید

CHECKED 1997
Checked 1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن رات مہر و مہ سا روشن ہے نور تیرا — موسیٰ کہے ہے مظہر ہے کوہ طور تیرا
ہے سرو اور سمن مین نسرین و نسترن مین — خار و گل چمن مین رنگ ظہور تیرا
مشتاق دل ہے میرا تو کب ملیگا جانان — ہے گرچہ مجھسے ملنا اک دن ضرور تیرا
رو بر زمین ہے پایا سر بر فلک ہے دیکھا — عجز و نیاز اپنا ناز و غرور تیرا
طوفان نوح رکھتا ہر دم رکاب مین ہے — اے بحر اشک دوری جوش و فور تیرا
تیرا مجھے ہے دین اور میرا مجھے ہے ناصح — مین اور جنون ہو میرا تو اور شعور تیرا

اے حامی دو عالم کیا ہے شہید کو غم
جب آسرا ہو اوس کو روز نشور تیرا

۳

خاک اوس کوچہ سی اوٹہین ہم جہانگا گردباد
تا ابد دامن نچہوڑی خاک رخصت خواہ کا

ہی تن کاہیدہ کو کتنا غنیمت رنگ زرد
ہر قدم پر ہے تماشا کہربا و کاہ کا

حکم کوچ آیا رفیقان طریقت الرحیل
یہان سی رستہ ہی نرالا بندہ درگاہ کا

شہ نصیر اوستاد کامل ہے جو میرا ای شہید
شاعرون مین مرتبہ مجہکو ہے شاہنشاہ کا

زرد رخ دکہلا دیا داغ جگر دکہلا دیا
تہا میرا سرمایہ جتنا زور و زر دکہلا دیا

چشم نے اشک اونکو اور لخت جگر دکہلا دیا
لعل کا صندوقچہ درج گہر دکہلا دیا

آہ نے میری اوسے اپنا اثر دکہلا دیا
تہا تو نخل سوختہ لیکن ثمر دکہلا دیا

بنگیا تار اوس کی چلمن کا مرا تار نگاہ
جلوہ چلمن سی جو اوس نے اک نظر دکہلا دیا

گرچہ کہنے کو تو ممکن ہے مگر تو نے ہمین
قدرت واجب کا نقشہ ای بشر دکہلا دیا

جب دل پر داغ کا احوال پوچہا یار نے
لیکے طاؤس چمن کا مین نے پر دکہلا دیا

مینے قد کی یاد مین اک آہ کہینچی دل نے جب
باغ مین شمشاد کا مجہکو شجر دکہلا دیا

مینے جب پوچہا عدم کی راہ کا اون سی سراغ
دست نازک رکہہ کے بالائی کمر دکہلا دیا

ق

دل جو سینہ مین تڑپتا ہی سنایا اسکا حال
تہا جگر پہلو مین وہ بھی چیر کر دکہلا دیا

اور کیا منظور ہی دریافت ای خانہ خراب
گور مردے کی تہا جیتے کا گہر دکہلا دیا

سنکے آج اشعار تیرے جان مین جان آگئی
طرفہ اعجاز ای شہید نکتہ ور دکہلا دیا

[illegible]

یاد رخ نے صورت آئینہ حیران کردیا
فکر نے زلف پریشان کے پریشان کردیا

بوے گل سا سیر دل مین اوسکو پنہان کردیا
مجہکو شکل جسم اوسکو صورت جان کردیا

دل سوی پر وقف شوخ چشم فتان کردیا
مین نے مرقد موقف سیر غزالان کردیا

دل میرا خون کردیا لعل بدخشان کیطرح
جسنے وہ لب غیرت لعل بدخشان کردیا

زلف دکہلا کر کیا ہندو مسلمان کو نہ صرف
رخ دکہا ہندو کو بھی تونے مسلمان کردیا

دم مین دم جبتک ہے اوسکا نام ہی وردزبان
جسنے مشت خاک سی بندی کو انسان کردیا

ق

کشتہ اوسکا گرچہ بیکس تھا جناب عشق نے
فاتحہ کا عاشق مفلس کے سامان کردیا

برگ گل لخت جگر اور نقل ورانی اشک کے
کر کے شیرازہ دل سے سی پارہ قرآن کردیا

رشک خوبی سے تیرے دیوان رنگین کے شہید
باغ مین ہر گل نے اپنا چاک دیوان کردیا

اک جہان سی جو سدا بر سر اخلاق رہا
مجہسے ملنا اوسے اطلاع بد شاق رہا

اک جہان اوسکا سدا مورد اشفاق رہا
لیکن اک میری ہی قسمت سے بد اخلاق رہا

طی کیا منزل جاوید کو جن یارون نے
پاؤن سے اونکے لگا وادی اطلاق رہا

تب ہجران نے جلایا غضب سوز درون
شمع کی طرح مجہے رات بہر احراق رہا

مذہب عشق کا جسپر ہوا اطلاق اے شیخ
کفر و دین کا نہ بہر اوسپر کبھی اطلاق رہا

اوسی زلف ڈسے سے جسکو وہ بچتا ہی نہین
اعتقاد اپنا تو اب تجہپہ نہ تریاق رہا

میری رسوائی تو اوس سے بھی کہین ہے بڑہکر
قیس کب میری طرح راندہ آفاق رہا

جواب خط ملا شاید ہوئی جو بیخودی طاری
کہ خط بھی ہاتھ سے وہان نامہ بر اوٹھ نہیں سکتا

گریبان چاک کس آشفتہ کا اوس کو نظر آیا
کہ دامان حیا منہ سے سحر کے اوٹھ نہیں سکتا

خودی اوٹھے تو پردہ خلق کا اوٹھ جاے سب لیکن
یہ پردہ اپنی آنکھوں سے نظر کے اوٹھ نہیں سکتا

نکالیں ہم شہید اب کس طرح دل کا غبار اپنے
جگہ دل میں غبار عشق کر کے اوٹھ نہیں سکتا

یہ ہے پردہ طلسمات جہان کا اوٹھ نہیں سکتا
حجاب اوسکی بہار عمر دو روزہ کا اوٹھ نہیں سکتا

اوٹھائیگا کوئی کیا خاک ہمکو نقش پا ہوکر
وہان بیٹھے ہیں اب بیٹھا جو ہمکا اوٹھ نہیں سکتا

یہ جذبہ عشق ہمکو ہے اوسکے اے توانائی
جنازہ اب جو مجھ سے ناتوان کا اوٹھ نہیں سکتا

ہے چارہ رحم اے صیاد کیونکر بار قید اوٹھے
کہ خود بلبل سے اوسکا آشیان کا اوٹھ نہیں سکتا

سہے کیونکر شہید اغیار تلخی ستم اوس کی
کہ جب نانا اوس بت شیرین زبان کا اوٹھ نہیں سکتا

مریض عشق سے تیری تو بس غم اوٹھ نہیں سکتا
کہ بستر سے کوئی دم اب وہ بیدم اوٹھ نہیں سکتا

نگین پر نام کہوداہو تو وہ کاغذ پر اوٹھتا ہے
کہ دانا نام اوسکا لوح دل پہ ہمدم اوٹھ نہیں سکتا

پیالہ حیرت سے گراشب ہاتھ سے میرے تو وہ بولے
کہ اپنا جام بھی لو اب جم جم اوٹھ نہیں سکتا

میں وہ گریہ کنان ہوں شہید مو اس باغ عالم میں
کہ جسجا بیٹھا مثل شبنم اوٹھ نہیں سکتا

شہید اس بحر میں کیونکر غزل چوتھی یہ لکھی ہے
نہ سمجھو بوجہ فن شعر کا کم اوٹھ نہیں سکتا

٥

[illegible]

دیوانہ ہوں ساقی تیری جادو نظری کا
جلوہ نظر آیا مجھے شیشہ میں پری کا

لٹ جاؤں نہ کیوں فکر میں جوں تار رگ لعل
باریک دقیقہ ہے تیرے مو کمری کا

ہے شور جنوں سر میں بہرا جوں سر طنبور
ہنگامہ یہ گرم اپنے ہے شوریدہ سری کا

اک جنبش دل ہی سفر عشق میں درکار
پھر آئینہ ہی راستہ خشکی و تری کا

تب چاک جگر بخیہ ہوئے سوزن مژگان
وہ تار نظر رشتہ ہو جب بخیہ گری کا

اڑ تو بھی کہ جاتا ہی اڑا رنگ ہمارا
اے ہوش ارادہ ہی اگر ہم سفری کا

کندہ کروں میں نام تیرا ہو جو میسر
ٹکڑا کوئی خوش رنگ عقیق جگری کا

بیمار محبت کی ہی گو او خبر آج
اتبک وہی عالم ہی وہاں بے خبری کا

ہے صبح کا دھڑکا تو شہید آج بھی کہ
قدرت سے ہو شُنہ نبد عروس سحری کا

گھر گھر جو یہ چرچا ہی میرے سوز نہاں کا
میں شمع صفت کشتہ ہوں کمبخت زبان کا

اس الفت ہستی نے عدم مفت پھرایا
آخر کو ہوا میں نہ یہاں کا نہ وہاں کا

وہ کون جگہ ہی کہ نہیں وہاں تیرا جلوہ
حقا کہ خداوند ہے تو کون و مکان کا

حیرت سے جو ہی آئینہ پھر دم بجو دالیا
دل آئینۂ حسن ہی کس جان جہاں کا

اس عالم اسباب میں اک دم کا ہے لانا
یہ پردہ جو اوٹھ جائے تو پھر کون کہاں کا

اے کوزہ گر د کاسۂ گل خاک نہ سمجھو
ہر کاسہ سر ہے یہ فلاں ابن فلاں کا

یہ راہ بڑی سخت ہی اے یار مسافر
تو محو شہید اتنا نہو خواب گران کا

آنکھین میری مرقد پہ بنین گی گل نرگس
دیکھی ہے تیری دست حنائی کی جو سرخی

دل مین جو میرے وصل کا ارمان رہے گا
کیون خون مین نہ تر پنجۂ مرجان رہیگا

ہستی ہے شہید اہل سخن کی تو سخن سے
گر مین نہ رہونگا میرا دیوان رہے گا

حلقہ خمیدہ ہے سر زلف دراز کا
دعوی سرکشی کو ہوا ہے نماز کا

نغمے ہین عشق پردہ نشین کے بھرے ہوے
صندوق ارغنون کی طرح دل ہے راز کا

دن بھر جبین جو مین نے پہ در پر تیری گھسی
ہے آفتاب داغ جبین نیاز کا

مژگان نہین سیاہ ہین نیزے لئے ہوے
ترک نگہ کو یاد ہے ڈھب ترکتاز کا

جلتی ہین آنکھین اشک ہین جاری ہین لب پہ آہ
اے شمع حال سن مرے سوز و گداز کا

دراصل ہے یہ عشق حقیقی کی قنطرہ
کم جانئے نہ مرتبہ عشق مجاز کا

کیا کہئے اپنے حال پریشان کا سلسلہ
طول امل ہے یہ تری زلف دراز کا

ظاہر مین گر غلام ہے محمود کا ایاز
باطن مین دیکھئے تو ہے محمود ایاز کا

جون آہ تن کا دم کے سہر رشتہ یہ ہے مدا
یارب یہ بادبان نہ ٹوٹے جہاز کا

اک پل نہین قرار پہ رہتا ترا مزاج
تو رنگ ہے جہان کے نشیب و فراز کا

کالا ہے رنگ شیخ کا اور لنبے لنبے دانت
ملتا ہے اسکی شکل سے نقشہ گراز کا

نرگس کی طرح صرف نہ بیمار ہے وہ آنکھ
ہے اوس کی زلف کو بھی تشنج گراز کا

کیا کارسازی ہوگی میری تم سوا ہے تجھ
جبتک نہو ارادہ میرے کارساز کا

7

دل پر خون فسحت می کا ہے ساقی | لبوں تک جام جسم آیا نہ آیا
قناعت کیا بری ہے ہاتھ میرے | سلیمان کا حشم آیا نہ آیا

شہید اور سینہ پر داغ کی سیر
نظر باغ ارم آیا نہ آیا

حقا ہوں میں عدم ہی دہن جیسے یار کا | تار نظر ہے تار میرے جسم زار کا
کیونکر نہ مرغ نامہ بر اب بیقرار ہو | مضمون خط میں ہے دل پر اضطرار کا
گو خاک ہو گیا ہوں پہ اونچی ہے میری قبر | ہوں خاک پا میں کس بت نخوت شعار کا
ہو بات زرسی چوٹی ہے شیری وبال خلق | ہر شب ہے بحر عل ستارہ دنبالہ دار کا
روتا کبھی تو سنگ سے سر مارتا کبھی | نقشہ میرا ہے غم میں ہے آبشار کا

پڑھ وہ غزل کہ شیشہ ساعت کی طرح حال
ہو مضطرب شہید دل بیقرار کا

گلنار جامہ ہے میرے رشک بہار کا | ہوئے نہ کفن شہید کو گلبرگ انار کا
زخموں سے تن بنا ہی میرا صورت چمن | داغوں سے سینہ تختہ ہے اک لالہ زار کا
ہدیہ ہے عاشقوں کے لئے باغ عشق میں | منصور کا ہے سر جو ثمر نخل دار کا
مصراع میرا ابروے پرخم کے وصف میں | کرتا ہے کاٹ تیغہ آب دار کا
دم بھر نہ کھولی آنکھ کہ گرم فنا ہوا | یعنی ہے ایک حال میرا اور شرار کا
مرقد پہ اپنے کشتہ چشم و نگہ کی رکھ | کوئی سیر کا پھول کوئی پھول کٹار کا

مین اوس کا یار رہا اور وہ میرا یار رہا ۔ ہوا جو درد سرا وسکو مجھے بخار رہا
نہ صبر دلکو نہ جی کو میرے قرار رہا ۔ رہا تو صورت سیماب اضطرار رہا
نہ کوہکن ہی رہا اور نہ کہسار رہا ۔ فقط جہان مین فسانہ ہی یادگار رہا
رفیق ایک نہ خواب عدم سے چونکا ہای ۔ پکارتا ہی صدا مین سر مزار رہا
نہ پوچھ زیست کا وقفہ جہان مین کتنا ہی ۔ یہان رہا جو کوئی پل تو جون شرار رہا
برنگ شیشہ ساعت ہی انقلاب زمان ۔ کبھی چڑہاؤ رہا اور کبھی اوتار رہا
خط اوس کے رخ پہ جو نکلا تو کیا تعجب ہے ۔ کہ ساتھ گل کے ہمیشہ چمن مین خار رہا
ہمیشہ جنبش ابرو سے قتل عام کیا ۔ علم کئے وہ صدا تیغ آبدار رہا
یہ تیرے باغ انا الحق کا میوہ ہی منصور ۔ کہ باردار تیرے سر سے نخل دار رہا

شہید نقش جبین ہے میرا سیہ بختی
نگین کے طرح سے روسیاہ کار رہا

کب شگفتہ گل اے صبا نہ ہوا ۔ مین قفس سے کبھی رہا نہ ہوا
کبھی منت کش صبا نہ ہوا ۔ غنچہ سان دل کا عقدہ وا نہ ہوا
کب وہ غیرون سے آشنا نہ ہوا ۔ مہربان مجھ پہ دلربا نہ ہوا
کام اوس سے میرا روا نہ ہوا ۔ حاصل اس دل کا مدعا نہ ہوا
قد وہ موسی کا کب عصا نہ ہوا ۔ ہمسر زلف اژدہا نہ ہوا
جذب الفت میرا اور اوس کا دیکھ ۔ کاہ سے ربط کہربا نہ ہوا

زاہد لطافے سی کیون ڈرے ہے	کیا بودہ ہے یہ الاغ دل کا
کیون بجتہ نہوین داغ کے قرص	ہے گرم سدا اوجاغ دل کا
فارغ ہوے وہ جہان سی پہر بہی	حاصل نہ ہوا فراغ دل کا

کس فکر مین ہو شہید ہشیار
پہر تازہ ہوا ہے داغ دل کا

جام مے کا ہے نہ تشنہ نہ سبو کا پیاسا	ہے وہ خونخوار تو عاشق کی لہو کا پیاسا
دانہ و آب مقدر ہے تجھے شکل گہر	آبرو کر نہ تلف گرچہ ہو بہو کا پیاسا
جون گلو اپنے کو رکہہ تشنہ عدو کو سیراب	تیغ کی طرح نہ رہ خون عدو کا پیاسا
دل ہے اوس چاہ زنخدان مین غریق رحمت	آب چشمہ کا ہے پیاسا نہ ہی جو کا پیاسا
چشمہ آئینہ سی تشنہ دیدار کو کیا	وہ تو ہی چشمۂ آئینہ رو کا پیاسا
سوز تن شمع نمط کیون نہ جلاوے مجھکو	عشق ہو جب عرق ہر بن مو کا پیاسا

دیکہہ کر گردن قاتل کو ہوے ہم تو شہید
تہا وہ خونخوار ز بس خون گلو کا پیاسا

ہے وہی ہوتا جو لکہا ہے تیری تقدیر کا	کیون تو ہے مغرور غافل خوبی تدبیر کا
کوئی دیوانہ کری اب کوہ و صحرا کی ہوس	بس ہے اپنا کنج زندان گہر ہے زنجیر کا
جو طبیب اپنا تہا وہ بہی دیکہا کب کا جواب	ای طبیب مہربان اب فائدہ تدبیر کا
کوئی دم ای روح فرہاد استعانت شرط ہے	کام پہر ہے کوئی لیتا ہے جوئے شیر کا

ق

تجھہ سی کیا چشم رکھے کوئی بھلا بعد از مرگ
فاتحہ کو بھی گذر تو نے نہ اک آن کیا

چادر گل تو کہان پہر نہ برسوین دن بھی
آگے دو پھول سی شرمندہ احسان کیا

حضرت عشق کے قربان کہ جنکی دولت
عرس کا آپ ہی عاشق نے یہ سامان کیا

یعنے تبخالۂ سینہ کو بناکر فانوس
اوسمین سوزش کو نئے شمع شبستان کیا

عوض عود واگر سوز میان محفل
داغ کو بیشتر از مجمر لوبان کیا

گل کے جا لخت جگر نقل کی جا قطرۂ اشک
فاتحہ خوان صف مژگان کو بیک آن کیا

ختم پڑہنے کے لئے مجلسیون سکے اپنے
دل سے پارہ کو سیپارۂ قرآن کیا

حسرت و درد و فراق و الم و محنت و یاس
رونق افزا جو ہوئے بزم کے شایان کیا

ہون وہ با ہمت عالی مین بپا اس فن مین شہید
ہر اک ادنیٰ کو بیان صاحب دیوان کیا

رشک بہار آیا جو سجے تو ماتھے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا
رکھتے ہین گل اور سرو لب جو ماتھے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا
کاہکشان پروین و کواکب دور فلک شرمندہ ہوئے سب
نور تن اوس کے تھا سر بازو ماتھے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا
زہرہ ہو تیرا کوکب طالع طوق نبات النعش قدم لے
گر تو مزین شاہد و لجو ماتھے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا
بدر کا جلوہ چودوین شب ہر دلمین بسے ہر آٹھہ پہر تو

ناصح خدا کے واسطے جا اپنی راہ لے — بیٹھا ہے کیون عبث میری چھاتی کا سل بنا

پھر کیا ہوا یہ کسلیئے پھڑکا کسی کو دیکھ — دشمن بغل کا کیون میرے کمبخت دل بنا

حسن غزل سرائی دکھاتا مین اے شہید
دیتا اگر زمانہ نہ یون مضمحل بنا

کہین مین حق کا طالب تھا کہین بندہ صنم کا تھا — یہ داغ دل ہی باعث جلوۂ دیر و حرم کا تھا

کہان ہستی کے جلوے تھے کہ ہر عرصہ عدم کا تھا — ہوی بیدم تو سمجھے سب ظہور اپنے ہی دم کا تھا

کمر کی فکر مین جب اوٹھ گئی ہستی سی تب ہمکو — ہوا محسوس نازک بال سے رستہ عدم کا تھا

ہوی غش طور پر موسیٰ گیا دل ہاتھ سی میرا — جہان دیکھا وہان اک شعلہ رو تیرا ہی چمکا تھا

برنگ سرو گذری اس چمن مین ایک حالت پر — نہ شادی ہمکو شادی کی نہ غم تازیست غم کا تھا

بسان طایر قبلہ نما وہان سب تڑپتے تھے — برنگ وحشی تصویر کسکو ہوش رم کا تھا

دل مرحوم بھی تھا جمع ہشیاری و مستی — مقابل جام کیخسرو کے روکش جام جم کا تھا

جو وہ تصویر مانی سے کھینچی نازک تعجب کیا — کہ صفحہ برگ گل کا تھا قلم گل کے قلم کا تھا

صنم پیش نظر تھا جس جگہ سجدہ کیا ہم نے — ہر اک محراب مین نقشہ اوسی ابرو کے خم کا تھا

شہید آنکھین ہوین جب بند اپنی بحر ہستی مین
حباب آسا کھلا اوسدم کہ سب نظارہ دم کا تھا

ہے سینہ پر آبلہ انگور کا منڈوا — موسیٰ وہ کہان ہی شجر طور کا منڈوا

شب چرخ پہ انجم پہ نظر کرکے بتایا — ہے یہ بڑے اک صاحب مقدور کا منڈوا

صدقے اوسپر سے کرے کوئی دہن کی تصویر	گہڑ کے جسم پر سے اوتار د کوئی نل کا تپلا

مین ہوا تیغ نگہ دیکھ کے قاتل کو شہید
پہر گیا بس میری آنکھون مین اجل کا پتلا

مقدور کسیکو وصف دہن مین ہی سخن کا	یہان قافیہ ہی تنگ ہر اک غنچہ دہن کا
ہے مشرق خورشید وفا سینہ عاشق	جون صبح یہ بیوجہ نہین چاک کفن کا
کیون سادگی آئینہ حیرت سی نہ ہو آب	دیکہے جو یہ عالم تیرے بے ساختہ پن کا
برباد ہون جب عالم غربت مین سبکبار	جون نکہت گل خاک ہو پہر قصد وطن کا
اوس لب کی نزاکت نہ کہنچے تجہسی مصور	ہو صفحہ تصویر اگر برگ سمن کا
جون عکس چراغان ہو تہ آب نمایان	یون جامۂ آبی مین ہی رنگ اوسکی بدن کا
بکہری ہی رہی زلف جو چہرہ پہ تمہارے	کیون خلق پہ آشوب نہ ہو چاند گہن کا
طومار جگر سوز کو اپنے وہ کرے تہ	گر شمع سنے قصہ میرے سوزش تن کا
اے شوخ سیہ مست ذرا آنکہ دکہادے	پہر تازہ ہوا ساغر صہبائے کہن کا
رشک سہ کنعان اوسی کہئے تو بجا ہی	جو دل متوطن ہی تیرے چاہ ذقن کا

ہین ایسے شہید آج میرے نالہ موزون
دم بند ہوا سنکے جنہین مرغ چمن کا

شب چاندنی مین کون یہ پیتا پیالہ تہا	جام شراب بدر و خط جام ہالہ تہا
جب پردۂ زخم دل کا صبا نے اولٹ دیا	تب سیر جیب زخم گل و داغ لالہ تہا

١٣

حیرت سوا تو دیدۂ خونبار خشک ہے — وہ دن گئے کہ غیرت ابر بہار تھا
گلگشت لالہ زار سے دل داغ ہو گیا — یعنی نمونۂ جگر داغدار تھا
ہم مٹ گئے مگر نہ مٹی اپنی یہ خلش — تیر مژہ کا کس کے چبھا دلمیں خار تھا
اے تربت سوی یہ بھی نہ مجھے تو نے خاک دی — واللہ تیرے دلمیں ابھی تک غبار تھا

جوش جنون یہ ہو کہ موی پر بھی یہان شہید
دیکھا تو شکل جیب کفن تار تار تھا

کوچے مین جو اوسکے مجھے بسمل نظر آیا — حسرت سے تڑپتا وہ میرا دل نظر آیا
مہتاب جو یون سیری طرح داغ بدل ہے — کیا چاند سے چہرے پہ تیرے تل نظر آیا
تھی موج صبا خاک بسر صحن چمن مین — وہان کون گرفتار سلاسل نظر آیا
رندان طریقت سے ہوئی بحث تو زاہد — پھر مدرسۂ عشق مین قایل نظر آیا

مطلع ہو شہید اور یہ تبدیل قوافی
اس فن مین غرض تو مجھے کامل نظر آیا

تھا طرہ یہ جس شخص کا جہل پل نظر آیا — کل ہمکو وہ اک تاک کے اوجھل نظر آیا
مجھ آج تڑپ مین تیری انداز ہی میرا — اے برق تجھے کونسا اجمل نظر آیا
وہ مطلع ابرو ہے تیرا جسکے مقابل — مصرع سہ نوکا مجھے مہمل نظر آیا
فردوس تیرا کوچہ ہے اے حور بہشتی — فردوس تیرے بن مجھے جنگل نظر آیا
پھر مجھکو تیرے سر سے دیا درد سرا سنے — ماتھے پہ لگائے ہوئے صندل نظر آیا

شکل نگین فلک نے جسے نامور کیا
تیر بلا سے پہلے مشبک جگر کیا

جون شمع جس نے بزم مین کچھ سوز دل کہا
قصہ ہے اوس کا یا سے بس مختصر کیا

قاصد خدا کیواسطے وہ کیا خبر بھی ہائے
اب جسنے مجھکو آپ سی یون بیخبر کیا

سوز و گداز عشق کے اظہار نے مجھے
مانند شمع اشک ندامت مین تر کیا

کرنا تھا مہربان اوسے میرے حال پر
اے عشق تونے تھا مجھے رسوا اگر کیا

پرواز اس چمن مین نہو جا اپنی ہمصفیر
صیاد جور پیشہ نے بے بال و پر کیا

ویرانہ گھر ہوا دل خانہ خراب کا
جب سے ہے تونے یار سے دل مین گھر کیا

یہ دوسری غزل تیری کیا سحر ہے شہید
افسون کی طرح جسنے ہے فوراً اثر کیا

جسنے تجھے ہے غیرت گلبرگ تر کیا
بلبل کی طرح اوس نے مجھے نوحہ گر کیا

گردش نصیب کی مجھے مانند مہر و ماہ
جس نے تجھے ہے غیرت شمس و قمر کیا

بخشی ہے جسنے صبح بناگوش تجھکو یار
چاک اوس نے میرا جیب برنگ سحر کیا

جون سنگ رہ کہلائین مجھے اوسنے ٹھوکرین
مسجود خلق جس نے تیرا سنگ در کیا

مانند مو کیا مجھے اوس نے نحیف و زار
جسنے کہ اے صنم ہے تجھے مو کمر کیا

سنبل سی بال جسنے دیئے تجھکو اوسنے ہائے
آشفتہ دل کیا میرا زخمی جگر کیا

بے نام و بے نشان ہی کیا اوسنے مجھکو یار
عنقا کی طرح جسنے تجھے نامور کیا

تجھکو لطیف طبع کیا مثل بوئے گل
مجھکو برنگ باد صبا دربدر کیا

گلفروشو مین جو رشک گل تر ہی اک طفل	ہے یہ گوندہا ہوا اوس شوخ پسر کا گجرا
ہاتھ جون شعلہ جوالا جلاتا ہے میرا	بن گئے حلقہ میرے آہون کی شرر کا گجرا
لطف تازہ ہے کیا مجھکو عنایت تونے	خشک و پژمردہ بنیا لیس پہر کا گجرا

تم نے گجرا ایسی یہ غزل لکھی ہے شہید
ایک پیدا نہ کرے فہم بشر کا گجرا

کس روز خیال رخ زیبا نہین آتا	کس رات سر زلف چلیپا نہین آتا
کب دلمین تیرے خال کا سودا نہین آتا	کب گاؤ تمین گوکل کے کنہیا نہین آتا
کب دہیان عدم مین بھی کمر کا نہین آتا	کب قبر پہ یہان طوف کو عنقا نہین آتا
کیا آئے وہ تنہا کہ بغیر از غم واندوہ	خاطر مین خیال اوسکا بھی تنہا نہین آتا
جب اوسکو بلاتا ہون تو جون آہوی وحشی	کہتا ہے کہ جا مین نہین آتا نہین آتا
ہون کیون نہ تیری رخکی مقابل مین آنکھین	کب سامنے خورشید کے حربا نہین آتا
کیا اوس کے رخ و زلف کا ہو وصف کہ ہمکو	ڈہب عشق کا جون قیس و زلیخا نہین آتا
والشمس کا سورہ ہمین از بر نہین یوسف	واللیل کا پڑہنا تجھے لیلا نہین آتا
جون شبنم و گل ہون کبھی گریان کبھی خندان	ای رشک چمن مجھکو بہلا کیا نہین آتا
غیر از دل پر آبلہ محفل مین ہمارے	اے بادہ کشو ساغر و مینا نہین آتا
وحشت مین پسند اپنی گریبان ہوس کو	اے قیس بجز دامن صحرا نہین آتا
کہنے کو تو شاعر ہین مگر شعر کا لکھنا	مانند شہید ایک کو اصلا نہین آتا

قافلہ اشک کا ... آواز درا پر آیا
ان صیاد ستم لطف و عطا پر آیا
صحن گلشن مین ...
ماہ وش حسن مین ...
توجو مہندی نہ لگا تو مین ...
خون میرا اوس کی حرف حنا پر آیا

17

چشم دل کھول کے اندک حق و باطل سمجھا
صاف ہین دل کی زبان میری زبان دل سمجھا

نیک و بد سہرگز نہ سیہ دل سمجھا
آتش راہزنان آتش منزل سمجھا

دل کو خونناب کیا تب سخن دل سمجھا
مشکل آسان ہوی آسانکو جو مشکل سمجھا

خوار ہے جہل مرکب کی بدولت جاہل
وہی عالم ہے جو اپنے کو ہے جاہل سمجھا

ذکر قلبی اسے کہتے ہین کہ پاس انفاس
کیا ہی غنچون کو گیلا ہے کوئی کامل سمجھا

وہم ہرگز نہ تھا اس خفقانی دل کا
حل کی تختی کو چھاتی پہ بڑی سل سمجھا

چین سینے جنبش پہ او سکو نہ آیا اکدم
راحت بال زدن خاک نہ بسمل سمجھا

کیا تجھے عالم حیرت کی خبر آئینہ
لطف یہ دیدۂ وا ماندۂ بسمل سمجھا

کون تھا قیس کہان بانگ انا لیلی کے
یا رمدت مین زبان جرس دل سمجھا

کس کے ابرو کے تصور مین خراش دل تھے
دم کی تحریک کو مین خنجر قاتل سمجھا

اتبو رنگین کوئی سے کہئے شہید ایک غزل
یہ تو تک جوڑ کے حضرت نے لیا دل سمجھا

مرتبہ شاہ کا حق سے فقر لے گیا ہا
اوج حسن آپکا بندہ کی دعا نے چاہا

بے وفا تجھکو مرے صبر و وفا سے کیا کام
تو وہ کر جو کہ تیرے جور و جفا نے چاہا

اول حسب مین پہونچی فلک ہفتم پر
عرش تک اپنا عروج آہ رسا نے چاہا

کب وہ ہوتا ہے جو بندہ کی رضا مین آیا
وہی ہوتا ہے جو مولا کی رضا نے چاہا

بزم ہستی سے اٹھا دے انہین صبح پیری
شمع کی طرح یہ ارباب وفا نے چاہا

[illegible]

لالہ رو کے عشق مین کہاں ہے جو داغ
سینہ میرا تختۂ لالا ہوا

صاف دل ہون شکل آئینہ مجھے
جامہ عریان تنی زیبا ہوا

مین تو پروانہ ہون تجھپر شمع رو
مجھسے کیون اتنا تو بے پروا ہوا

ہے دل صدچاک وابستہ میرا
زلف مین شانہ نہین اولجھا ہوا

دشت مین وحشت کے مجنون آجتک
کون مجھسا بادیہ پیما ہوا

دلمین گل رو کے ہی مژگان کی خلش
سو کہہ کر اس غم سے مین کانٹا ہوا

مین نے جو چومی زلف تو کہنے لگے
مار کہائیگا تجھے سودا ہوا

شیشۂ مے آبلہ سا اے کلیم
ہاتہہ مین میرے ید بیضا ہوا

عکس رخ سے ایک بحر حسن کے
چشمۂ آئینہ اک دریا ہوا

اف رے زہر افعی زلف سیاہ
سنگ میری قبر کا نیلا ہوا

ایک بہی نالہ نہ بلبل کا سنا
کان گل کے پہوٹے مین بہرا ہوا

صبح تیری ہے جبین رخ آفتاب
خال روشن صبح کا تارا ہوا

سورۂ جن صبح پڑہکر دم کرو
اک پری کا ہے مجھے سایہ ہوا

وہان گلے مین نرگس بیمار کے
خط سرمہ نیلگون گنڈا ہوا

سنکے شاعر کہتے ہین شعر شہید
زندہ ہندوستان مین پہر سودا ہوا

گرگٹ کرو ملاحظہ اہل زمن نیا
ہر لحظہ رنگ بدلے ہے چرخ کہن نیا

[illegible]

وله

ہے کاٹ سی تیرے خم ابرو کے دل دو نیم — تیغا ہے بدوان کا او تیغ زن نیا

ہے طرز کہنہ شعر کی اب مجھ سے لو شہید
مضمون نئے زبان نئی ہے سخن نیا

نکتے سیرے قلم کے شرر ہین غزل ہی گرم — مارا ہے اس زمین مین مینے یہ گن نیا

آنکہ تیری نہین پتلا ہے غضب جادو کا — سامری سحر سے گو سالہ بنا کر جو کا
لطف بوسہ بت شیرین لب ترش ابرو کا — لب پہ دیتا ہے سیرے ذائقہ شفتالو کا
شور بلبل تہا نہ قمری کی اثر کو کو کا — صبح مین نے جو کیا باغ مین نعرہ ہو کا
رخ پہ جلوہ نظر آیا جو تیرے گیسو کا — دین مسلمان کا اور کیش بنا ہندو کا
کند ہے تیغ قضا دشنہ ہی تیز ابرو کا — فوج مژگان نے نشان چہین لیا بازو کا
دھیان ہے قبر مین بھی مجھکو تیرے ابرو کا — کاٹتا دلکو ہے جوڑا میرے ایک پہلو کا
جلوہ گر رنگ ہی اس باغ مین ہین ہر تو کا — مجھمین او راوسمین ہی رابطہ گل اور بو کا
دوست ہاتھ آئے تیرے چشم کے گر آہو کا — رنج وحشت کو مین تعویذ کرون بازو کا

وہی مالک ہی شہید اپنے بد و نیکو کا
ہاتھ سر پاؤن نہ جسم اور نہ دل قابو کا

خزان کے آنے سے گلزار کا مزا تو گیا — چمن سے ہو گئے بیگانہ آشنا تو گیا
نہ کیجیو میرے دلبر سے کچھ سوال وجواب — نہ تذکرہ نہیں معقول جی گیا تو گیا
تلاش دین نہ رہی فکر دنیوی کے سبب — بتون کو چھوڑ دئے اب سلئے خدا تو گیا

گل جو محفل مین وہ بت خود آرائی تھا
آئینہ پشت بدیوار تماشائی تھا
نام مجنون کا بھی دنیا مین نہ باقی رہتا
گوش زد طفل کی افسانۂ رسوائی تھا
سرو گلشن کو بہت دعوی رعنائی تھا
بادہ و ساغر و مینا سے رہا مست مدام
گنبد قبر میرا گنبد مینائی تھا
وہ تری آنکھون سے ہوا ہوگا گرفتار جنون
اوسکو کیا کام ادب سے کہ وہ صحرائی تھا

غنچہ سان کچھ کہا نہین جاتا	مثل گل چپ رہا نہین جاتا
پرزہ پرزہ ہوا ہے پہلو مین	چاک دل کا سیا نہین جاتا
دم گریہ بھی مثل شیشۂ مل	لب سے بیان قہقہا نہین جاتا
اوسکی دانتون کی آب و تاب کو دیکھ	آنسون سے بہا نہین جاتا
صبر و تسکین ہے اب نہ تاب و توان	درد فرقت سہا نہین جاتا

مین ہون بلبل اسیر زلف شہید
دام مین چھپا نہین جاتا

خال ابرو ہے کہ اختر ماہ نو کے پاس کا	صبح کا تارا ہے یا تکمہ ترا الماس کا
دل میرا اثر مردہ ہے اوس گل کے چہرہ پر بجا	لب گل گلشن روش کہلتا ہے گل قرطاس کا
اے سحر چاک گریبان مین تیرے آیا نظر	رنگ و بو کچھ حضرت عیسے کے سی انفاس کا
چاک مین دیوانہ کرتا ہون گریبان اسلیے	ہاتھ مین آیا ہے میرے جب سے دامن یاس کا
جرم حق اللہ بندہ کے جز منہ ہو تو ہو	مظلمہ لاکن برا ہے اس سے حق الناس کا
کیون نہ پھر کون جرعۂ می خاک پر مین ساقیا	دہیان آیا تشنگان رفتگان کی پیاس کا
دیکھنا چشم حقارت سے نہ ہمکو منعمو	فقر کی دولت یہ کرتے ہو گمان افلاس کا

عشق کی تعلیم مین اوستاد رستم ہون شہید
مینے سر توڑا ہے دیو نفس سے خناس کا

ہجر کی شب کوئی مونس تنہائی تھا	زلف کی فکر تھی اور آپکا سودائی تھا

۲۱

کیون پہر گئین اوسکی مری جانب سے نگہین تیز
ایسا کبہی برگشتہ مقدر نہوا تہا

اوس خط کے تصور نے کیا خاک کا پیوند
جون مور مرا از زیر زمین گہر نہوا تہا

قامت ہی ترا موجد آشوب قیامت
دنیا مین بپا فتنۂ محشر نہوا تہا

آشفتہ سر سلسلہ مویان جنون ہون
سر وز ازل طالب افسر نہ ہوا تہا

اب بیچ وہ کہتا ہی ترو تازہ تہا آگے
سنبل ترے جب زلف سے ہمسر ہوا تہا

محراب حرم آج نہ کچہہ ہے خم ابرو
کب سجدہ گہ خلق ترا در نہ ہوا تہا

اوس لب کی مسی جوش سے چمکا ہی مرا رنگ
اکسیر سے تہا دور تو مس زر نہ ہوا تہا

اوس روے مخطط کی ہون قرآن کا حافظ
جو قاضی بیضا کو بہی از بر نہوا تہا

دہو ڈال کتابین کہ دلا عشق تہا موجود
جب جلوہ نما علم کا دفتر نہوا تہا

رخ کان سے کے بالے مین ترا دیکہہ شب ماہ
ہالے مین رخ بدر منور نہوا تہا

خوشبو تری اے رشک گل آتی ہی چمن سے
ایسا تو کبہی باغ معطر نہوا تہا

دولت سے قناعت کے تہید اپنی لگا ہاتہہ
وہ ملک جو مقسوم سکندر نہوا تہا

ہے شال برف سے جسطرح پیرہن ٹہنڈا
وفور اشک سے یون ہو مرا کفن ٹہنڈا

کہلے گا اور نیا گل جو آہ کا جہوکا
پہر آ گیا کوئی اے بلبل چمن ٹہنڈا

فسردہ ہے جو بہت دل مری طرف سے ترا
کیا کسی نے تو اے رشک یاسمن ٹہنڈا

جو مارتا تہا ہی دست و پا ترا بسمل
تڑپ تڑپ کے ہوا بس وہ خستہ تن ٹہنڈا

پرتو مہر سے ہے گل پہ سنہرا پانی	یا ترے ہاتھ میں نازک ہے یہ زر کا پنکھا
تونے اس میں جو دُرّ و لعل پروئے تو ہوا	حلقۂ زلف ترا لعل و گہر کا پنکھا

دم کا پنکھا تو یہاں بات کا تکیہ ہے شہید
ہے کہاں بالش سر اور کدھر کا پنکھا

یاد میں زلفوں کی دل کہتا ہے گھوڑا سانپ کا	راجہ بسی کی طرح بچیا نچھوڑا سانپ کا
دی مہاف زر کو چوٹی کی جو شب اوسنے گرہ	طور کر شعلہ ذی گویا سر مروڑا سانپ کا
ہے ارے موذی ترے زلفوں کی ماریگی وہ خبر	اک سرہانے جسکے مرقد کے ہے جوڑا سانپ کا
مار اپنے نفس سرکش کو کر اس موذی کو زیر	یعنی اک رسی ہے پھر جب جنت توڑا سانپ کا
میں ہوں بیمار اوسکی زلفوں کے لٹوں کو دیکھکر	گھولکر مجکو پلا دو زہر تھوڑا سانپ کا
خاک پا مردان حق کا ہو کہ اونکا ہے یہ حکم	رکھتے ہیں جیتے کا گھوڑا اور کوڑا سانپ کا
جب نہا کر یار نے اپنی نچوڑی سر کے بال	میں یہی سمجھا کہ اوسنے رس نچوڑا سانپ کا

مانگ میں موتی بھرے اوسنے تو میں نے اے شہید
اشرفیاں آئیں نکل یہ پیٹ پھوڑا سانپ کا

ہے پڑا اول قدم یہاں حضرت انسان کا	تختۂ جنت ہے تختہ ملک ہندوستان کا
رخ پہ اوسکی لاجوردی کب ہے پتا کان کا	برگ لالہ پر پڑا ہے سایہ نافرمان کا
ماہ رو دیکھا جو جانے حسن کی اپنی بہار	روبرو رکھ آئینہ میرے دل حیران کا
سکے خویش و اقربا بھائی یہہ سب جنجال ہے	مرد کو کچھ بھی پھر ڈرا ہے تو اپنی جان کا

افعی زلف ذی کا لما کہ بن موسے ترے
پڑ گئے سیکڑون پانی کی گہڑی سنبل کے
منفعل آب دم تیغ سے خجلت کا عرق
قد دلجو وہ نظر مین ہی کہ قمری تیری
شاخ سے تاک کے انگور ہین جہڑتے جسطرح
مضطرب برق صفت شوخ ہی گہبر جانیکو

عرق ای ابروے خمدار کی بچہو ٹپکا
غسل کے وقت ہر ایک وسکا جو گیسو ٹپکا
پر عرق دیکہہ کے قاتل ترے ابرو ٹپکا
آنکہہ سے اشک سر سر و لب جو ٹپکا
مژہ تر سے مری یون ہر اک آنسو ٹپکا
ترا احسان ہو لگا ابر جو دے تو ٹپکا

عشق کا تیر مگر تونے جگر مین کہایا
جائی اشک آج شہید آنکہہ سی لوہو ٹپکا

یہہ حوصلہ میرا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا
ڈرتا ہون طبیعت نہ کہین ہاتہہ سی جاے
سو باتین نہ کہنی کی وہ کہتا ہی پہر اوپر
کرتا مین سفارش تری ہی بلبل نالان
جاڑے مین نہ یون ہٹ کی ذرا سوچئے مجہہ سے
مہمان کی خاطر ہی عزیز اہل جہانکو
مجکو بہی فسون یاد ہی لیکن تری لب مین
جون شمع تری شعلہ رخ اب گرم زبان ہے
تہا شعر کا چرچا تو شہید اور وہ تہا دور

یا منہ مجہی تیرا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
پہر اور سبب کیا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
گل کان سے بہرا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
یہہ موسم گرما ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
تو گہر مری آیا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا
اعجاز مسیحا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
پہر اسپہ یہ دعوی ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
وقت آج کل ایسا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا

[illegible]

تدبیر سے وہ مٹ نہیں سکتا ہی زینہار
ہر چیز کی ہے گردش دوران یہ سر نوشت

جو کچھ قلم نے دفتر تقدیر پر لکھا
میرے جنون کو حلقۂ زنجیر پر لکھا

قصہ شہید میرے دل بیقرار کا
گرچہ نہیں ہی قابل تحریر پر لکھا

نامہ جو ہمنے تمکو بتوا کِ قلم لکھا
عاری ہی نقش طول امل سے دل حزین
پرہیز تجکو ایدل بیمار کیا ضرور
جن سے ہی یادگار نشان وہ کدہر گئے

جون خامہ ہاتھ جوڑ کی دو لفظ ہم لکھا
جاتا ہی جسطرح ورق نم پہ کم لکھا
اتنو ترا علاج مسیحا نے سم لکھا
نکتہ یہ ہی بصورت نقش قدم لکھا

حرف وفا کو لوح دل خاص و عام پر
تونے شہید سحر بیان نے قلم لکھا

ہار بنا اِن پارۂ دل کا مانگ نہ گجرا پہولونکا
دیکہو ہے وہ صبح چمن مین جا کے تماشا پہولونکا
کاش دل صد چاک یہ بنکر بیچنے والا پہولونکا
صبح نہیں ہی جہ جلایا گلشن مین لالہ نے چراغ
مجھکو نہ لیچل باد بہاری رنگ چمن ہی وحشت خیز
دہوپ مین اوسکا ہی قفس صیاد ستم ایجاد رکہی
تونے لٹایا انگاروں پر صبح تلک گل عیدہ خلاف

عاشق مفلس اور کہان سے لاوے گہنا پہولونکا
داغون سے بنجای یہ سینہ کا شکی تختہ پہولونکا
کوئی بتا نہیں جا کے پکارہی لوکوئی گہنا پہولونکا
دیکھہ رخ گلنار ترا نکلا ہی دوالا پہولونکا
جیب سے لیکر دامن تک سو ٹکڑے ہی کرتا پہولونکا
رہتا تہا جس مرغ چمن کی سر پر سایہ پہولونکا
تیری خاطر ہمنے کیا تہا شبکو بچہونا پہولونکا

[illegible]

عہد پیری ہے جو کرنا ہو عمل کرلے شہید
پہر ترے ہاتہہ ارے وقت نہین آنیکا

روکے طالع سے کہا قیس نے تو کیا اولٹا
کہ نہ سیدہا ہی سمجہتی ہے نہ لیلا اولٹا

ایک اولٹا نہین تو مجہسے زمانا اولٹا
کیا نظر ملتی تری میرا نصیبا اولٹا

جلوہ گر ابر تنک سے ہوا نور اوسنے جو مین
جون مہ چاردہم منہ سے دوپٹا اولٹا

ناگ کالا کوئی جون ڈس کے پلٹ جاتا ہے
دلکو یون مار کے گیسوے چلیپا اولٹا

ہوکے گررو تقفا تو اوسی آنکہین دکہلائے
رم کرے ڈر سے وہین آہوے صحرا اولٹا

مے کوئی میکدہ دہر مین ہووے کیا خاک
جسنے چرخ ہے اک مے کا کٹورا اولٹا

جنکا جامہ ہے سفید اونکا ہے دل بہی ستہرا
چاندنی کے نہین کچہہ جامین سیدہا اولٹا

گہر مین آیا مرے صد شکر وہ بحر خوبی
بارے احسان خدا کا بہا دریا اولٹا

زلف اولجہی ہوے سلجہانے جو بیٹہے اوسکے
تو کہا اوسنے کہ جون لفظ اسی لٹکا اولٹا

دلمین رہجائے نہ ارمان شہادت قاتل
حلق پر پہول کے تیغا نہ لگانا اولٹا

مین نے اوس سے جو کہا مایل رخسار ہون مین
آئینہ مجکو دیا یار نے دکہلا اولٹا

بات سیدہی کو مری تو ہے سمجہتا اولٹی
پہر مجہی پر یہ عتاب اب ترا اولٹا

ق
یار کی شربت دیدار سے اچہا ہوگا
سارا منصوبہ تمہارا ہے اطبا اولٹا

نسخہ لکہو نہ رکہے ہے مرض عشق شہید
کہ مداوا کا اثر ہووے مبادا اولٹا

پرتو افگن وہ بھوین کیون نہون دل پرمرم
سایہ رہتا ہی سر مرد پہ تلوارون کا

بوسہ لینے سے ترے خال لب شیرین کے
بھول جاتا ہی مزا مجکو شکرپارون کا

چاک قرآن نکرا سبت زندیق مزاج
دل صدپارہ بھی ہے ترجمہ سیپارونکا

دشت مین شعلہ جوالہ جو آتا ہے نظر
گرم وحشت ہی یہہ حلقہ ترے آوارونکا

چومتے پاؤن ہین چنگیز و ہلاکو ترے
تو وہ سرخیل ہے دنیا کے ستمگارونکا

کیون ملایک نہ مرے زائر تربت ہون شہید
خاک پا ابن علی کے ہونہین زوارونکا

مانگ کا خورشید رو کے خط جو پیدا ہوگیا
دن ڈھلے ظلمات کا موجود رستا ہوگیا

مین نے وہ نازک کمر دیکھی تو دبلا ہوگیا
سوکھ کر یہانتک ہوا کانٹا کہ تنکا ہوگیا

جلوہ گر شب کان کا جب اون کے جھمکا ہوگیا
آسمان پر منفعل عقد ثریا ہوگیا

کیا کہون پہلے کیا تھا اور اب کیا ہوگیا
وصل دریا سے ہوا قطرہ کا دریا ہوگیا

شوخ کا دیدہ جب اپنے حسن پر وا ہوگیا
شکل آئینہ وہ اپنا آپ شیدا ہوگیا

چودوین کا چاند وہ آیا مرے گھر مین جو رات
چاندنی کا فرش میرے گھر مین اجلا ہوگیا

خط سبز اور لب کی جان بخشی تمہاری دیکھکر
زہر کھایا خضر نے مردہ مسیحا ہوگیا

اب جو گہری دوستی پیدا ہوئی ہے غیر سے
اور بھی پردہ ہمارے اون کے گھر کا ہوگیا

پر تو روح القدس سمجھا تو عیسے کیطرح
مجھسے بیعت یاب رہبان کلیسا ہوگیا

حلقہ طوق کمر اوسکے ہوے دونون یہ تمام
دام مین اپنے مقید آج عنقا ہو گیا

٢٧

اف رے زہر افعی زلف سیاہ ۔ سنگ تربت تک بھی نیلا ہو گیا

مین تو مضمون کمر کی فکر مین ۔ سو کہہ کر افسوس تنکا ہو گیا

اک نگارین پا جو آ نکلا شہید ۔ حال مرقد کا مری کیا ہو گیا

اوس بہبھو کے سے قدم رکھنے کے ساتھہ
تا فلک اک شعلہ اونچا ہو گیا

یہہ تحمل نکرے کیون ترا بسمل پیدا ۔ کھا کے پیکان کیا اوسنے نیا دل پیدا

بحر الفت مین سمجھہ رکھیو قدم حضر مثل ۔ یہہ وہ دریا ہے کہ جسکا نہین ساحل پیدا

سلسلہ بار کا چاہے جو تری محفل مین ۔ پہلے جون شمع کرے اشک مسلسل پیدا

قیس بیہودہ جو محمل کے پڑا تہا پیچہے ۔ دلنشین کیا کر نہ سکا لیلی و محمل پیدا

مثل فرہاد کہین ایک تو پیدا ہو کوئی ۔ سیکڑون ہوتے ہین شیرین کے مقابل پیدا

اور اگر راست کوئی پوچہے تو اب دنیا مین ۔ نہ وہ مقتول مین پیدا نہ وہ قاتل پیدا

واہ عشق خلف شحنہ بازار نجف
کیون شہید ایسا کیا مرشد کامل پیدا

مسیحائی کو جب مثل مسیحا یار اوٹھہ بیٹھا ۔ صدائے قم باذنی سنکے مین کئی بار اوٹھہ بیٹھا

خدا ہی جانے دیوانے کو تیرے کیا خیال آیا ۔ جو سوتے سوتے زانو پر دو ہتڑ مار اوٹھہ بیٹھا

سگ لیلے کو شاید قیس کا دہوکا ہوا اوسکو ۔ جو سنکر مری زنجیر کی جہنکار اوٹھہ بیٹھا

ملی دشت جنون سے مجکو داد آبلہ پائی ۔ دہرا جس کوہ و صحرا مین قدم ہر خار اوٹھہ بیٹھا

بول بالا ہے مرا عالم بالا پہ شہید
کہ تصور مین وہ موزون قد بالا ٹھیرا

آستین کا ہر شکن یہان موج طوفان ہوگیا
صورت گرداب گریہ سے گریبان ہوگیا

باغ اک طرفہ خیال چشم فتان ہوگیا
دل کو میرے شوق سیر نرگستان ہوگیا

دیدہ اوس آئینہ رو کو دیکھہ حیران ہوگیا
جب پریشان زلف دیکھی دل پریشان ہوگیا

ابروے پرخم تری قاتل خراسانی ہے تیغ
زر گلفشان جوہر تیغ خراسان ہوگیا

کوہکن کو غسل کی خاطر ہے پانی شیر جو
اور کفن ہی بیستون کا اوسکو دامان ہوگیا

دور ہے دامان صحرا کا مری زنجیر پا
ہے گلے کا طوق وحشت مین گریبان ہوگیا

عشق مین ترسا پسر کے شیخ صنعان کی طرح
رشتہ زنار یہان تار رگ جان ہوگیا

عشق کی دولت ہوی تسخیر اقلیم جنون
داغ دل ہر اک مرا مہر سلیمان ہوگیا

عشق دندان مین ہوئین آنکھین مری دُربار جب
دیکھہ کر پانی ہی پتلا ابر نیسان ہوگیا

تیرے لعل لب سے مین نے سیکڑون بوسے لئے
آج بندہ والی ملک بدخشان ہوگیا

جب سے دیکھی ہین عرق آلودہ پلکین یار کی
کیون نہ تڑپون میرے دل پر تیر باران ہوگیا

تیرے زلف و رخ پہ آشفتہ ہین شیخ و برہمن
اب مسلمان ہندو اور ہندو مسلمان ہوگیا

عشق تیرے ابرو کا ہے مجھے جون ماہ نو
ہے تہ خنجر گلا مین تیرے قربان ہوگیا

وادی وحشت مین ٹھوکر کہا ہوئین آنکھون سے رام
میل چشم آبلہ خار مغیلان ہوگیا

آفتاب تازہ مضمون اور چمکا ای شہید
میرا مقطع مطلع مہر درخشان ہوگیا

کہتا ہی آدمی سے زمین کا ہر اینٹ
رہتا ہے گور مین لب خاک کفن کہلا

خبطی سٹری جنون زدہ کہنے لگا مجھے
منہ اوسکا دیکھکر مرا دیوانہ پن کہلا

انجام کار کوہ کنی کا ہے جان کنی
جب سر دیا تو تیشہ پہ سر کوہکن کہلا

رہتا ہی رات دن تری رخسار کیطرف
جون ماہ و مہر دیدۂ اہل زمین کہلا

سرخ و سفید تہا ہی ترا رنگ و سیہ آج
اوڑا دیٹہ اور ہی گل پیرہن کہلا

ہے آفتاب فکر شہید اوس سے مثل صبح
اہل جہان پہ رتبۂ شعر و سخن کہلا

جذب عشق اوسکے دل سخت مین گہر کیا کرتا
نالہ میرا کہو تہپر مین اثر کیا کرتا

جز رخ و زلف کسی شے پہ نظر کیا کرتا
دو سرا مشغلہ مین شام و سحر کیا کرتا

تیر مژگان کا ہدف سینے کو اپنے تو کیا
کہو اور اس سے زیادہ مین جگر کیا کرتا

عشق دندان و دہان لب جانان ہی رہا
لیکے صدرو تجہ لعل و گہر کیا کرتا

نوشدارو کا اثر ہی لب شیرین مین ترے
خال لب زہر جو دیتا تو ضرر کیا کرتا

آہ سے میری ہوا جل کے فلک خاکستر
گر نہ غنچہ کو جلاتا تو شرر کیا کرتا

رخ سے وین اپنا اوٹہا رشک قمر نے زلفین
منہ نہ بدلی مین چہپاتا تو قمر کیا کرتا

ایک سر کٹنے سے پیدا ہوی سو سر جون شمع
تہ خنجر جو نہ رکہتا تو مین سر کیا کرتا

غم فرزند مین یعقوب کی آنکہین ہوئین
نہ پسر کیلئے روتا تو پدر کیا کرتا

دانت منہ مین ترے موتی سی چمکتے دیکھے
منہ صدف مین نہ چہپاتا تو گہر کیا کرتا

[illegible]

ہے فلک دشمن جان اوسکا جو صاحب عزت	کشتۂ ننگ و ملامت زدہ عار رہا

نجد اعشق ہی طینت مین شہید غم کی
جب تلک زندہ رہا عشق دہ و چار رہا

شبنم روش گلو سے زمین آشنا ہوا
وقفہ مین ایکدم کے مرا دم ہوا ہوا

اک بوسۂ دہن سے حیا مین ہوا ہوا
لب اوسکا مجکو چشمۂ آب بقا ہوا

آیا نظر نمونہ مرے ہست و نیست کا
یہان کیا ظہور نمود ہوا کیا فنا ہوا

افتادگان خاک پہ بہی ہے نظر ضرور
تو گرچہ شاہ حسن ہوا مین گدا ہوا

بوے خوش نگار ہے خط کا مری جواب
ممنون سعی قاصد باد صبا ہوا

کس سرو قد کی باغ مین آنیکی ہے خبر
شمشاد ایک پاؤن پہ ہی کیون کہڑا ہوا

پروانہ وار کی جو فدا شمع رو پہ جان
تا حشر زندہ مجسے ہی نام وفا رہا

قاتل کب ابرو پہ ترے وسمہ سبز ہے
تیغا ہی آب ہر نے تیرا بجہا ہوا

دل سے نہ ابرؤن کا گیا یار کے خیال
ناخن کبہی نہ گوشت سے ہرگز جدا ہوا

مانند شمع زندۂ جاوید ہو گیا
جو شخص اوسکا کشتۂ تیغ جفا ہوا

کٹتی ہے ماہ نو سے گریبان کی تری
جون ماہ نو مرا نہ خنجر گلا ہوا

پہرتی ہے جیتون اوسکی یہہ ہر اجکے جہان
گستردہ وہ نہین ہوا مجسے خدا ہوا

آنکہون سے آہوؤن کے ڈہلا نیا دیکہکر
آنکہون مین غبار کے سرمہ لگا ہوا

لکہہ اور اک غزل کہ شگفتہ زمین ہے
کیا حال تہا شہید ترا اور کیا ہوا

[illegible]

اک موتیون کا ہار بنا چشم تر بنا
جو قطرہ اشک کا مرے ٹپکا گہر بنا

رنگ صبیح اور لب شیرین سے جانمن
تیرا دہن ہے کاسۂ شیر و شکر بنا

کس شعلہ رو کی یاد مین روتا ہون مین لہو
ہر قطرہ خون گرم کا میرے شرر بنا

گو قالبون مین صورتین ڈہلتی رہین مگر
پتلا بنا جو درد کا وہ ہی بشر بنا

تصویر اوسکی کہینچے تو صورت گر خیال
کنج عدم دہن پر عنقا کمر بنا

تعمیر دل کو چشم بصیرت ضرور ہے
تو گہر بنا کرے تو اری پہلے در بنا

ہر دم نگار پردہ نشین میرے دل مین رہ
تیرے ہی واسطے ہی یہ خلوت کا گہر بنا

وہ رخش حسن ابلق لیل و نہار ہے
زلف اوسکی شام تنگئی عارض سحر بنا

میری جگر کا چاک رفو کر تو اے مسیح
سوزن مژہ کی رشتۂ تار نظر بنا

خنجر سے تو شہید مجہے کر کہ مثل شمع
کٹنے کے واسطے ہے مرے تن پہ سر بنا

عشق بت کافر دل غمناک مین آیا
وہ پاس کب آئیگا کہ دم ناک مین آیا

واقف ہوئی ہم ذوق کباب نمکین سے
جب درد محبت دل صدچاک مین آیا

نام اوسکا مرے دل پہ نہ کیون نقش کرے عشق
نگ لعل کا نادر کف حکاک مین آیا

سرگشتہ بگولے کیطرح اوسکی رہی خاک
جو دائرۂ گردش افلاک مین آیا

جتنک کہ وہ تہا صاف جو آب اوسکا تہی صاف
خط یار کو آیا ہی کہ خط ڈاک مین آیا

خال لب جانان کا لیا بوسہ بصد کیف
کیا مجکو مزا نشۂ تریاک مین آیا

سراغ مین کمر یار کے رہی تشویش
برنگ ہالہ منور رہا مرا آغوش

وجود مین دہن تنگ کے کلام رہا
تمام رات جو بر مین مہ تمام رہا

نہ کیونکہ لالہ ہو خاک شہید سے پیدا
صدا تصور رخسار لالہ فام رہا

دست دنیا مین جا دون رنگ حنا رہجائیگا
خون میرا تیرے دامن سے لگا رہجائیگا

دلمین گر اندیشۂ زلف رسا ہو جائیگا
یار غار قبر ساتہہ اک اژدہا رہجائیگا

باغ مین شرمندگی سے تو عروس گل کی طرح
سر تمہارے آگے غنچہ کا جہکا رہجائیگا

محو دیدار بتان ہون یا درخ مین بعد مرگ
دیدۂ شوق دیدمین حسرت سے وا رہجائیگا

سر قد شمشاد اوٹھے گا تری تعظیم کو
باغ مین اک پاؤن پر غنچہ کہڑا رہجائیگا

یوسف مصری لب شیرین کے تیرے ذوق مین
جون زلیخا ہونٹہ اپنے چباتا رہجائیگا

گلرخون کا مین ہون عاشق بعد مردن اے صنم
قبر کا گنبد برنگ گل کہلا رہجائیگا

زمزمہ سنجی مین تو مجھسے نہ ہم آواز ہو
بلبل نغمہ سرا نغمہ ترا رہجائیگا

گور سے منہ پر اوسکے دیکہیو دو دوپٹہ کی تہا
برق کا ابر سیہ مین کوندنا رہجائیگا

مثل بوے گل جریدہ کاروان سے اب ہو تو
یہہ بکہیڑا اکدن سارا دہرا رہجائیگا

مرگیا مین تو عیادت کو نہ آیا میرے ہاے
مرتے دم تیری تغافل کا گلا رہجائیگا

ناصحا جوش جنون ہے تو نہ دیویگا رفو
فصل گل مین جیب مثل گل پہٹا رہجائیگا

کہینچا اوسکو جو دیکھے گا محبت سے مرا
تنکے جتنا شرم سے تو کہربا رہجائیگا

۳۳

آیا جو نام بزم مین اوس ناتوان کا
سو کہا جو پہلا تو جلا کہیت دہان کا

فرماتے ہین مرا دل خون گشتہ دیکہکر
ملتا ہی اسمین نقشہ مری پیکدان کا

سو کوس اشتیاق مین دوڑا چلا گیا
چہوڑا نہ ساتہہ قیس نے پر ساربان کا

خوبان دہر گرچہ ہین سارے حسین مگر
کچہہ اور رنگ روپ ہے اوس نوجوان کا

پرتو پڑا ہے جب سے ترا سینۂ شمع رو
جلوہ ہے میری دلمین عیان شمعدان کا

موج ہوا نے چرخ پہ پہونچا دیا غبار
خوب آسرا ملا مجہے اس نردبان کا

آغاز رخ پہ خط کا ہوا بوسہ دیجیے
دینا ضرور چاند گہن مین ہے دان کا

خون گشتہ دل کو میرے چبا رکہے گال مین
خوش ذایقہ لطیف یہہ بیڑا ہے پان کا

گرگٹ سدا یہ گرچہ بدلتا رہا ہے رنگ
ہر آج کل کچہہ اور ہے رنگ آسمان کا

ظاہر مین گرچہ وہ نظر آتا نہین مگر
ہر چیز مین نشان ہے اوس بے نشان کا

بیمار اب پڑا ہے کہ مرتا ہے سنکے کون
یہ ڈہب نیا ہے دوستی کے امتحان کا

لیتا خراج چین سے ہی اور حلب سے باج
شفاف آئینہ ترے ہر ایک آن کا

تیغ نگاہ کو نہ چٹا سنگ سرمہ تو
بران یہ ہیچہ نہین محتاج سان کا

کرتا تہا خاکسار کبہی لامکان کی سیر
کیا پوچہتے سراغ ہو میرے مکان کا

ہم اور وہ دو چار ہین جون عکس و آئینہ
حایل یونہین حجاب ہی اک درمیان کا

روزی پہ شکل ماہ قناعت ضرور ہے
ساری کبہی تہی ہی کبہی اک پارہ نان کا

سو بار اسپہ برق گری ہم صفیر باغ
پر خار و خس جلا نہ مری آشیان کا

جاتی ہے آہ شرربار ہماری تا عرش	جل کے طوبی کی نہ چوٹی کا ہو ڈالا کالا
جلوے اے مہ کرے ابر سیہ میں بجلی	گورے منہ پر ترے دیکھے جو دوشالا کالا
دیکھ لی داغ جگر کی مری جس وقت بہار	جلکے یکدم میں ہوا رشک سے لالا کالا
وہ سیہ بخت ہوں میں گوندھکے کالی مٹی	تن کا سانچا ہے قضائے مری ڈھالا کالا

باغ سوسن کا بنا میں نے دم ذبح شہید
خون یک مشت ہوا پر جو اچھالا کالا

خال رخسار ہے اوس رشک قمر کا تارا	شب ہے لف اور ہے عارض بہی سحر کا تارا
خال رخسار صنم کا ہے سحر کا تارا	مہر و مہ ہوگئے بے نور کدہر کا تارا
رشک مہ تیغ ہے ابرو کی تری رشک ہلال	آسمان تیری سپر پہول سپر کا تارا
زیر ابرو ہے ترا دیدۂ روشن ایسا	مشتری جیسے کہ ہو قوس کے گھر کا تارا
تری آنکھوں میں ہے دنبالہ کھنچا کاجل کا	اوس کے پہلو سے یہہ دم وارنہ سر کا تارا

آسمان کے ہوں غروب اختر سیار شہید
ہو طلوع اپنے اگر نور نظر کا تارا

لب ہر اک غیرت یاقوت یمن ہے اونکا	صاف ہر دانت مگر در عدن ہے اونکا
مرتبہ عشق میں ہے دل سے زیادہ میرا	حسن مشہور جہاں رشک دمن ہے اونکا
کتنے ہیں نقطہ موہوم دہن کو جو تری	صرف ہیں ہیچ مدان وہم ہی ظن ہے اونکا
ور دکشتوں کو تری کیوں نہ ہے نام ترا	لب وا گشتہ ہر اک چاک کفن ہے اونکا

جون صبا ہر وقت آوارہ سفر ہی رہا
جیب و دامن بوئی سنبل سے معطر ہی رہا

یہان خیال بوسہ ہاے لعل احمر ہی رہا
ہان بدخشان کا مری قبضہ مین گوہر ہی رہا

شایق نظارۂ ابروی دلبر ہی رہا
شکل ماہ نو گلے پر میرے خنجر ہی رہا

جلوہ گر چہرہ ترے خط معنبر ہی رہا
رات دن سے اور دن شب سے برابر ہی رہا

دل مین رہتا ہے ہمیشہ اوسکے گیسو کا خیال
رات دن بیٹھا مرے سینہ پہ اژدر ہی رہا

محو حیرت ہو گیا مین دیکھہ کر تصویر یار
آئینہ حق مین مرے سد سکندر ہی رہا

آشناوم کا رہا اس بحر مین مثل حباب
ایک دم یہان زیست کرنا مجکو دوبھر ہی رہا

ہمنشینی غنچہ و گل کی خوش آتی ہی مجھے
ساقیا پہلو مین یہان مینا کے ساغر ہی رہا

دیکھہ کر تیری جبین صاف مین مر گیا
قبر کا تعویذ رشک سنگ مرمر ہی رہا

ناتوان ہون گو کہ مین افتادۂ راہ فنا
جادہا سے وحشت سان اور و نکا رہبر ہی رہا

داغ دل مین خشک شر مردہ ہوئے مین آہ سے
یہہ چمن پامال فوج باد صرصر ہی رہا

گو مین شکل آب ہون پر بات مین ہے تیغ موج
اور حباب آب جو کا سر پہ مغفر ہی رہا

اے فرہ کتنا سنبھالا پر نہ سنبہلا میر اشک
تربت کی جسقدر یہ طفل ابتر ہی رہا

تیری زلفون کے جو وحشی تہون نے کاٹے مجھے
رات رسی کو بھی جو دیکھا مجھے ڈر ہی رہا

ہے شہید اپنا قلم شیرین تر از شاخ نبات
شعر اپنا رشک قند مکرر ہی رہا

مرا نالہ بہ رنگ شور بلبل جا بجا پہنچا
چمن مین کان تک تیرے نہ رنگ گل ذرا پہنچا

تہی مجھے چشم میں یا گوشۂ دامن میں جگہ
اشک ساں تہا مری طفلی کا زمانہ اچھا

شیخ تعمیر پہ کعبہ کی ہے مصروف عبث
کسی ٹوٹے ہوئے دل کا ہے بنانا اچھا

سرخ جامہ کی تری دیکھہ کے گلشن میں بہار
لالہ ساں مجکو لہو میں ہی نہانا اچھا

ڈالتے طوق اقامت کا یہاں کچھہ ہم بہی
آسمان کا نہیں خیمہ یہہ پڑانا اچھا

خوف سے چرخ کے تو شور و فغاں کر اے دل
شیر کے سامنے دف کا ہے بجانا اچھا

مثل گل دست جنوں چاک کریگا اے دل
موسم گل میں نہیں جیب سلانا اچھا

ابر میں برق کا جلوہ ہے خوش آئندہ بہت
منہ دکہانے سی ہے گہونگٹ میں چہپانا اچھا

نظر آئیگی تمہیں اب گل و لالہ کی بہار
خاک میں خون کا میری ہے ملانا اچھا

شور محشر سے کہو نیند کا ماتا ہے شہید
ابہی سویا ہی نہیں اسکا جگانا اچھا

حباب جو سا مرا دم آنکہوں میں کہنچکے انتظار آیا
قرار آیا نہ صبر آیا نہ نیند آئی نہ یار آیا

چڑہاؤ کا حال کچھہ نہ پوچھو کہ ساتھہ اوسکو اوتار آیا
سرور خاطر کا نشہ میں تہا کہ ساتھہ اوسکی خمار آیا

کماں میں جوڑی تیر مژگاں چڑہائی ابرو جو یار آیا
لگائی کتنوں کو تیغ اوس نے چہری سے کتنوں کو مار آیا

گل جراحت میں تیر سر کے ہوئے ہیں مہندی کی کیونکہ خوشبو
حنائی پاؤں سے ماری ٹہوکر نظر مزار آیا

وہ خود سراپا ہی نخل مرجاں دو ساعد اوسکی دو شاخ مرجاں
نگار آلودہ دست و پا سے ہی تیر برمیں نگار آیا

رفیق خواب عدم سے چونکے نہ ایسے مدہوش سورہے ہیں
سرہانے اون کے بہت میں بیٹہا بہت میں اونکو پکار آیا

مرا دل چاک اوس نے دیکھا تو دل میں شک وہ رخور سمجہا
کہ خوب تختہ بچہا ہوا ایک ہاتہہ شیریں انار آیا

خال رخ دیکھہ گئی کرک شب تاب سے تاب
لیگئے سرخ وہ لب دیدۂ سرخاب سے خواب

آگ جسطرح کہ پارے کو اوڑا دیتی ہے
لیگیا حسن ترا یون دل بیتاب سے تاب

تشنۂ جام شہادت ہون بجھا پیاس مری
جلد تو مجکو پلا خنجر خوش آب سے آب

شیخ سعدی کی گلستان جو نہین تو نے پڑہی
پانچوان عشق کا پڑہ اوسکا تو احباب سے باب

لب شیرین کے تصور سے مٹا خون کا فساد
بادہ پیتا ہون مین اس شربت عناب سے تاب

اے شہید اوسکا خط سبز مجھے یاد آیا
دیکھکر مخمل کاشانی خوش خواب سے خواب

وہ برق طور اوٹھائیگا رخ سے حجاب جب
شمس و قمر نہ دید کی لا ئینگے تاب تب

خاطی رقیب ہے مرے دلمین ہے تیر زن
کردے کمان کی طرح سے خانہ خراب اب

نے پوچھی بخشیگا عمل زشت کو غفور
روز شمار مجھسے نہ لیگا حساب سب

قاتل بہت ہون تشنۂ شہادت کے جام کا
سیراب کربلا کے تو خنجر کا آب اب

تاریکی سے شفق صبح ہو گئی
چمکا لب صنم کا جو لعل خوش آب تب

جسدم تجلی رخ روشن کا ہو ظہور
روشن نہ اوسکے حسن سے ہو آفتاب تب

گلقند طرفہ ہے دل بیمار کا علاج
شیرین دہن وہ قند ہے برگ گلاب لب

اے شہسوار حسن ترے رخش ناز کو
چشمان مہر و مہ ہوے ہین رکاب ب

نار و شرار و شعلہ و شمع و چراغ و برق
کرتے شرارت آپ سے ہین اکتساب سب

بے نور سارے ہو گئے ہین جون پیش آفتاب
جاتے حسین ہین دیکھہ ترا رعب و داب دب

[illegible]

وہ دن نہیں یہاں ذکر نہو آپ کے جگا — مذکور نہو زلف کا وہ رات نہیں اب
کیونکر نہ دم سرد بھرون آہ شب و روز — وہ گرمی صحبت وہ مدارات نہیں اب
وہان غیر کے ہوتے مرا قاصد نہ پہنچتا — کوچہ میں مگر او سکے وہ بدذات نہیں اب
گر چاہ جتاؤن تو وہ کہتا ہی غلط ہے — باور مجھے زنہار تری بات نہیں اب
آگے جو وہ دیتے تھے کبھی بوسۂ عارض — سو وہ بھی میسر ہمیں ہیہات نہیں اب

ہنستا ہی شہید اب وہ غنچہ دہن اکثر
الگی سے مجھے تنگی اوقات نہیں اب

ہے وصل کی شب کیجیے نہ اب ہٹ مرے صاحب — لگ جائیے بس آکے گلے جھٹ مرے صاحب
دروازے کی کہولو کہیں زنجیر نہیں آج — سر ہے مرا اور آپکی چوکھٹ مرے صاحب
کیون دل نہ پریشان ہو مرا آپکی گھر میں — ذرات ہے اغیار کا جمگھٹ مرے صاحب
لڑ تمیں بہی اک لطف نیا ہی کہ شب وصل — دیتی ہے مزا آپکی کھٹ کھٹ مرے صاحب
منہ چودہویں کے چاند سا دیکھون جو تمہارا — لوان کیون نہ بلائیں کہو جھٹ پٹ مرے صاحب
پریاں ہوئیں قربان ارم کی جو ہیں دیکھیں — سونے کا تمہارے یہ چھپر کھٹ مرے صاحب
چوکھٹ پہ ہیں ٹیکا کیا سر رات بہر اپنا — دروازے کے لیکن نہ کھلے پٹ مرے صاحب
نیند آئی نہیں شب کسی کروٹ کہ تمہاری — یاد آتی ہی وہ پیار کی کروٹ مرے صاحب
دستی دل عاشق کو ہی ناگن کیطرح سے — سنبل سے بہی بالوں کی ہر اک لٹ مرے صاحب
تم ساتھ جو غیروں کے پیئو می تو نہ کیون ہیں — لو ہوکے پیئون گھونٹ غصہ کا مرے صاحب

[illegible]

[illegible]

جب ترا آئینہ ٹہیرا آفتاب — عکس رخ سے تیرے چمکا آفتاب
ناز سے گردن نہ سٹکا آفتاب — دیکھہ اوس گردن کا ڈورا آفتاب
کسکے کھایا ہے طمانچہ ہاتہ کا — گال تیرا ہے جو نیلا آفتاب
مرہم کافور کا بن جاے ہے — زخم دل پر مرے پھاہا آفتاب
پھر لب مینوش ساقی سے لگا — بن گئے اک مے کا کٹورا آفتاب
گرمی رخ سے ہے کسکے سوز دل — ہے مرے سینہ کا چھالا آفتاب
اقتباس نور کو مہ سان ہوا — رو کش رشک مسیحا آفتاب
پاسبانی کیا ترے در کی ملے — ہے جلیس بزم عیسے آفتاب
دیکھکر خورشید رو کے منہ پہ زلف — شام کو مغرب میں ڈوبا آفتاب

اے شہید اوس زلف کے منہ سے لگا
صبح بنکر جام صہبا آفتاب

گدا کو سایہ بال ہما سے کیا مطلب — درخت خشک کو نشو و نما سے کیا مطلب
مریض عشق کو دار الشفا سے کیا مطلب — ہمارے درد کو عیسے دوا سے کیا مطلب
جو اہل دل ہیں کیا آہ سرد سے اونکو — دہان غنچہ کو باد صبا سے کیا مطلب
ہمارا غنچہ دل بس اسی سے وا ہوگا — شمیم زلف ہے کافی صبا سے کیا مطلب
مراد گل سے فقط بوے یار ہے بلبل — اگر نہ ہمکو ترے آشنا سے کیا مطلب
نہیں ہے خضر کی حاجت طریق الفت میں — ہوں رہ شناس مجھے رہ نما سے کیا مطلب

[illegible]

کیا ہو یوسف کا خریدار کوئی
تو گیا مصر کے بازار مین اب

ناتوان دیکھ کے چشم بیمار
طاقت آئی ترے بیمار مین اب

چشم مشتاق ہے وا آئینہ سان
یار کے حسرت دیدار مین اب

لیلی و یوسف و شیرین مین تھی
دلربائی ہے جو دلدار مین اب

حسن و نیرنگ خط و لب نے ترے
حل کیا لعل کو زنگار مین اب

وصل ہے گل سے تو کچھ اور ہی رنگ
نالۂ مرغ گرفتار مین اب

دانہ کہتا ہے سلیمانی صاف
رشتہ ہے سبحہ و زنار مین اب

کہئے بندے سا قدیمی خادم
کون ہے آپکی سرکار مین اب

مثل گل زخم سے خالی نہین جا
تن شیدا ہے دل افگار مین اب

شور محشر کی صدا ہے مجنون
میرے زنجیر کی جھنکار مین اب

ہونٹہ پڑھتے ہے سے چپکتے ہین شہید
ہے حلاوت مرے اشعار مین اب

چشم کا تیرے ہے پیمانہ خراب
ایک عالم کا کیا خانہ خراب

کیا عنایت ہے کہ بندے کا لقب
ظالم و جاہل ہی دیوانہ خراب

کر دل صد چاک شانہ زلف کا
توڑ کر شانہ کا دندانہ خراب

مست آنکھین اوس نے دیکھی ہین تری
دل مرا ہو کیون نہ مستانہ خراب

زلف و رخ کے عشق مین عاشق ترا
ہے شبانہ خستہ روزانہ خراب

مین تصور مین ترے کان کے موتی تہ زلف
بسکہ چوٹی کا تصور ہے ترے دیکھے ہے

کیون نہ کالا ہو جگر کا مرے چہالا ہر شب
خواب مین سانپ ترا چاٹنے والا ہر شب

دہیان مین خال تہ زلف کے سوتا ہون شہید
خواب مین دیکھتا ہون مین گل لالہ ہر شب

رخ آپکا ہے حسن کا مخزن مری صاحب
اک زلف ہے ناگ ایک ہے ناگن مری صاحب

ہے دیدۂ تر ابر کا دامن مری صاحب
بہادون کہین کون ہے برسا ساون مری صاحب

بیکار ہوے عیسی و سوزن مری صاحب
مژگان کے جگر دوز ہین ہون مری صاحب

چتون سے ملاتے نہین چتون مری صاحب
تم دوست ہو تو کون ہے دشمن مری صاحب

چہرہ پہ ملے راکھہ نہ کیون آرسی اپنے
منہ دیکھہ تمہارا ہوی جوگن مری صاحب

نظارہ کرے بزم مین تیرا کوئی کیا بات
کٹتی ہے یہان شمع کی گردن مری صاحب

شب طور کے آتش سے ہی نالے ہین مرے گرم
منہ ہے طرف وادی ایمن مری صاحب

جب جوش جنون اوٹہتا ہے مجنون کیطرح سے
مین اور وہی نجد کا ہے بن مری صاحب

سب سانپ جسے کہتے ہین چوٹی ہی تمہاری
موباف زری سانپ کا ہے من مری صاحب

پہیر پان سے ہونٹہ آج ترے رخ مین چلکر
ہو راکھہ نہ یاقوت کی معدن مری صاحب

کانٹے ہی رکہو کاش عوض چادر گل کے
اکروز تو آؤ سر مدفن مری صاحب

شمع و مہ مہر آپکے منہ پر ہین تصدق
ذرات تمہین سے تو ہین روشن مری صاحب

پہوٹین مری آنکہین کہ منہ آپکا دیکہین
اور دیکھے تمہین دیدۂ روزن مری صاحب

پرتو سے رخ کے شکل کتان دل مرا ہے آب
روشن فلک تلک ہے ترا مہ لقا خطاب

کھینچا ہے جذب دل نے او شکل برگ کاہ
اب رنگ زرد کا ہے مرے کہربا خطاب

اے رشک گل شہید مجھے کہہ کے تو پکار
لایق نہیں ہے میرے لئے دوسرا خطاب

گلگیر کی صورت سے رہتے ہیں جلے لب
تب شمع کی جو سے ہیں لب جیسے لگن لب

سنبل ہے تری زلف ہیں آنکھیں گل نرگس
قد سرو ہے رخسار گل اور برگ سمن لب

سرسبز ہو سرو اور نہ روشن رخ بدخشان
جب سرخ کریں پان سے سبزان دکن لب

دنبالہ یہ کاجل کا ہے آنکھوں میں تیری شوخ
یا جیب نکالے ہوئے کہولے ہیں ہرن لب

نکلا ہے سر شام ہلال آج شفق میں
اب جلوہ نما تو بھی کرے اے سیم بدن لب

اک صبح قیامت ہو تری صبح بنا گوش
سورج ہے وہ چہرا تو ہے سورج کی کرن لب

کیا خضر کے چشمے سے خط و لب کو ہو تشبیہ
تسنیم ہیں کوثر ہیں ترے نہر لبن لب

راہ روش اس بحر کی اب ہے کہ جوں گنج
ہیں بند سے کئے راہ نوردان زمن لب

شوخی سے شہید اپنے مضامین غزل کے
مر مٹے سے ہے نل رشک سے کاٹے ہوئے من لب

لب پان میں سرخ ترے غنچہ دہن لب
رشک گل تر ہیں ترا اے رشک چمن لب

مردے کو کریں بات میں ہم زندۂ جاوید
کہتے ہیں مسیحا تری وقت سخن لب

تو جوہری اور گوہر عمان و عدن ذات
اور ہیں صدف گوہر عمان و عدن لب

مے چلا اور کہ اب بادہ کشی کا ہی صلاح | ساقیا رفع نہ ہوئیگا خمار آپ سے آپ

کیون نہ آغاز ہو خط حسن کا تیرے ہی شباب | فصل مین جوش پہ آتی ہی بہار آپ سے آپ

ہے مقرر یہ ترے کشتۂ مژگان کا مزار | کہ اوجتے ترے دامن سے ہین خار آپ سے آپ

جب تلک وصل نہو تجھسے تو جائے کسطرح | میرے دل سے ہوس بوس و کنار آپ سے آپ

طرفہ گلریز کا دیکھ آکے تماشا اے طفل | کہ مری آہ سے جھڑتے ہین شرار آپ سے آپ

بجھ گیا یار کا دل میری طرف سے شاید | گل جو مرقد پہ ہوئی شمع مزار آپ سے آپ

تپش غم سے نہ قابو مین رہا دل میرا | اوسکے کوچہ مین گیا مین کئی بار آپ سے آپ

آج کس غیر نے آغوش مین تنگ اوسکو لیا | کہ ہے مرقد مین ہوا مجھکو فشار آپ سے آپ

یان بھی اشک مسلسل تو گلے سے اوسکے | گر پڑا موتیونکا ٹوٹ کے ہار آپ سے آپ

دست و پا کو تو وہان تونے لگائی مہندی | خون یہان دلکا بہا میرے نگار آپ سے آپ

تار انفاس بجاتا ہے مرا مطرب عشق | نغمہ سنجو کہین بجتا ہے ستار آپ سے آپ

گل کھلا فصل بہار آئی چمن مین شاید | ورنہ یون آتی ہی کب صوت ہزار آپ سے آپ

تار برقی کیطرح حاجت تحریک نہین | شور کرتا ہے نفس کا مرے تار آپ سے آپ

اے فسونگر ترے ابرو پہ جو بکھری زلف | متفق آج ہوئے عقرب و مار آپ سے آپ

دل بیتاب کو ہے عشق کی گرمی سے سکون | ہو سیماب کو آتش پہ قرار آپ سے آپ

یون مسامات سے ہر میرے نکلتی آتش | کہ شرربار ہو جون نخل چنار آپ سے آپ

رخ روشن پہ ترے سبزہ جو آغاز ہوا | جلوہ پرداز ہوے لیل و نہار آپ سے آپ

کل خوردہ ہاتھہ دیکھہ کے کہنے لگے مرا
رسوائی کے لپیٹے محضر کو اپنے آپ

دریا کے سطح پر ہو روان صورت حباب
چھیڑین اگر ہوا سے رنگا ور کو اپنے آپ

ہو پاس کہکشان کے ثریا نہ جلوہ گر
شب تانگ مین دکہائین جو جوہر کو اپنے آپ

دل ہو مرا شہید پورتن کا جواون دین
آن و اداؤ ناز کے لشکر کو اپنے آپ

اوس در پہ ہم تو چھوڑین نہ شام و سحر نشست
ٹھہری جو شکل حلقہ بیرون در نشست

باد صبا کے شکل ہین آوارہ جو غریب
کب ایکجا پہ اون کی ہوا ہمسفر نشست

ق

امید وصل کیا ہو کہ موقوف ہو گئے
تھی اپنی اونکی وہ جو کبھے ہمدگر نشست

مجھہ دل جلے کا اب گذر اک پل نہین وہان
رہتی تھے شکل شمع جہان تا سحر نشست

اوس رشک مہ کے ہی یہہ دلیل عروج حسن
یعنے ہی اکثر اوسکی وہان بام پر نشست

چالین یہ شکل مہرہ شطرنج ظلم مین
رخ ہو مین دیکھکر ترے در بہ در نشست

سچ کہہ وہ شکل دیکھتے ہی تیری اوٹھہ گیا
یا کوئی دم وہان رہی اسے نامہ بر نشست

جو دل جلے ہین گرم رہ منزل فنا
ہے ننگ عاشقی و نہین شکل شرر نشست

بیٹھا ہون تیرے گھر مین تو یون جم کے آج مین
خاتم مین جون نگین کے ہوا سیم پر نشست

کوچہ سے تیرے مست کے اوٹھے بشکل نقش پا
رکھتی ہی خاکسار تری اسقدر نشست

رہتے ہین سر جھکائے دو زانو میان شہید
اس شکل وہان ہے ان کی تو دو دو پہر نشست

گر نہ پانی سے لطافت کا اثر ہو تو شہید
اک ہے اشک یتیم اور گہر کی صورت

ابنائے زمان کرتے نہین غیر حسد بات
کیون نیک سمجھتے ہین کہ ہے سخت یہہ بات

کب فہم مین آوے دہن یار کا نکتہ
ہر چند کرین غور سے ارباب خرد بات

سرسبز مری بات ہوا اب یا اسد اللہ
جب تیری مدد ہو تو ہے طالع کی مدد بات

سن قصۂ زلف اوس نے یہہ بل کہا کی کہا رات
طولانی ہے اتنی کہ یہہ رکہتے نہین حد بات

کیون مرتبہ شعر دوبالا نہوا اون کا
موزون کرین شاعر جو ترا دیکھے قد بات

ہووے ادب آموز ارسطو کو سر النطق
مین کیا ہون کہ لقمان کہے یہان ہوتی ہے رد بات

کہتا ہے شہید اپنے کو شاعر تو کہا کر
رکہتے ہین سخن سنج کوئی تیری سند بات

کیا کیا نہ اوٹہایا دل مدہوش کی دولت
جو ہے سو ہے آتش خاموش کی دولت

بیہوش جو تھے نہ تجھے دیکھتے ہرگز
یہہ جو تو خود رفتہ ہوئی ہوش کی دولت

مرغان نوا سنج کو صیاد نے پہانسا
محفوظ رہے ہم لب خاموش کی دولت

کی عمر سبک روئے بڑی کوچ کے جلدی
ہم اوٹھ نہ سکے اپنے تن و توش کی دولت

مرنے پہ بھی ہو زندۂ جاوید کا رتبہ
بیدار کو اب خواب فراموش کی دولت

اسطرح شناسائی جنون کا ہیکو تھے
گنتی مین ہوی پیرہن دوش کی دولت

کیا مفت شہید آبلہ پائی کو بہی کہویا
محروم مگر رہ گئے پاپوش کی دولت

صید دل عشاق کو ناوک سے نگہہ کے
کرتا ہے نشان وہ قدر انداز سر دست

شکوہ مرا لکہا ہے تجہی غیر جنلخور
کرتا یہہ عداوت ہے وہ غماز سر دست

عارض کے ورق پر تجہے تقدیر کا منشی
کرتا ہے خط ارقام بصد ناز سر دست

مجلس مین مرے سامنے دہولین ہے لگاتا
یون غیر کو کرتا ہے سرافراز سر دست

ہشیار کہین آ کے ترے سر پہ نگر جائے
آہ اپنے ہوائی ہے فلک تاز سر دست

شیراز کدہر اور کہان بلبل شیراز
نالون سے مرے بنہ ہی شیراز سر دست

حاضر دم تحریر شہید اپنے ہی خاطر
پرورده ہے یہہ مرغ خوش آواز سر دست

جو کہٹ ہی اوسکی اور مرا سر ہے تمام رات
آنکہہ اپنی اوسکا حلقۂ در ہی تمام رات

تارون کے طرح جاگتے گذری فراق مین
وقت اپنا اسطرح سی بسر ہے تمام رات

ہوتا ہے گو کہ شمع کا پروانہ کو وصال
مجہہ سے بگاڑ یار کا پر ہے تمام رات

تارے نہین ہین جلوہ نما تا سر فلک
آہون کا یہہ ہمارے شرر ہے تمام رات

کوچہ مین اوسکے میرا شب و روز یہہ حال
ہو حق ہے دنکو شور ہے شر ہی تمام رات

فرقت مین اب یہہ حال مرا ہی کہ دوڑتا
ہے اوسکے کاٹ کہانیکو گہر ہی تمام رات

سوتا ہے پیٹ پہیر کے یارب کبہی یہہ
دیکہون توجہ اوسکی ادہر ہی تمام رات

دن ہی ہی سخت ہجر کا چہاتی پہ پہیر وصل
بہاری پہاڑ سے یہہ مگر ہے تمام رات

کرتا نہین جو وصل مین تو مجہہ سی اختلاط
ہے میرے پاس ہیان کدہر تمام رات

جلوۂ ماہ وکواکب دیکھتا ہون اے شہید
ماہ سا چہرہ ہے اوسکا اور ہین اختر ذات

گلرو سے مری کرتے ہین اغیار ملاقات	کچھ غم نہین ہو لون سے رکھین خار ملاقات
ہر روز مین کوچے مین تری آتا ہون سو بار	ہوتی نہین افسوس ہے اکبار ملاقات
ہے اوسکو جو سمجھو پوچھو تو عالم سی محبت	اک مجھسی ہی رکھتا نہین وہ یار ملاقات
اب کس سے کرون ہاے مین قسمت کی شکایت	دل لیکے نہین کرتا ہے دلدار ملاقات
ان روزون بہت زلف و رخ یار مین ربط ہے	کیونکر نہ رکھین کافر و دیندار ملاقات
ہے عشق و محبت سے مجھے مژگان صنم سی	اب کہتے ہین دل سے مری سوفار ملاقات
وہ دوست نہین ہی کہ جو مشکل مین کام آئے	ہم ایسون سے کرتے نہین زنہار ملاقات
مین اوسکے نہ ملنے کی شکایت نہین کرتا	رکھتی ہے کسی سے نہین عیار ملاقات

کسطرح ملون سیم تنون سے مین شہید اب
مفلس سے نہین کرتے ہین زردار ملاقات

یہان مد نظر ابرو سے خمدار ہے ذرات	خنجر کی مرے حلق پہ اب دھار ہی ذرات
یوسف کا نہین ہی کوئی عالم مین خریدار	گرم آپکے اب حسن کا بازار ہی ذرات
مژگان کا تصور ہے مری دلکو شب و روز	آنکھو نہین کھٹکتا مری اک خار ہی ذرات
کسطرح سے اب ہوگا مسیحا سے مداوا	دل نرگس بیمار کا بیمار ہے ذرات
ظالم کو نہین ملتا ہے آرام جہانمین	چکر مین سدا چرخ جفا کار ہے ذرات

نسبت ہے مین اوس سے ناف تری حلقہ گرداب محبت
تو نظم حسن اور مرا دل ہے کشتاور گرداب محبت
رخ کہوی ابرو خم محراب محبت
سجدہ نکرین کیون ہے ارباب محبت
تبدیل قوافی سے ہو اک فرد محبت
تو اور حشر محبت کا روز ہن ہی تشہید اور
ہے نامہ اعمال مرا فرد محبت
[illegible]

سن حدیث ایک نبی اور علی مین ہے تشہید
نسبت دوستی موسی ہارون ثابت

تو غیرت فردوس ہے گل داغ محبت
ہم زیر کفن لیکے چلے باغ محبت

عالم کے خرابات ہین آ رنگ برنگی
غوطے مجہے دیتا ہی یہہ صباغ محبت

او شیر دل اوس شوخ کی مژگان نیستان
تجکو نظر اغت یہہ بلا راغ محبت

زلف اور وہ تل جہاڑ ہے جامن کا ترا آ
دل کا ہی نشیمن کہ یہہ ہے زاغ محبت

تبدیل قوافی سے تشہید اور غزل لکہہ
پر لفظ محبت کا ہے ابلاغ محبت

از بسکہ ہون مین حادثہ پرور محبت
رکہتا نہین کچہہ دل مین بجز درد محبت

اک حسن کی ہی نرد اور اک نرد محبت
جتوائی گی بازی یہہ جگر اور نرد محبت

اک حسن کی ہی نرد اور اک نرد محبت
جتوائی گی بازی یہہ جگر اور نرد محبت

پژمردگی اسباغ مین چہرہ پہ ہے میرے
دیکہلے گل صد برگ رخ زرد محبت

منہ کو بہی آتے ہین جگر کے مرے ٹکڑے
جون نکہت گل ہی مین جو ہی درد محبت

سونگہے چمن عالم امکان کے سب گل
خوشبو سمجہ حسن ہی اور ورد محبت

ہم حسن کی گرمی ترے بہڑکاتی مین انگل
جون باد صبا بہر کے دم سرد محبت

تو اور رخ مشعلہ افروز وجاہت
مین اور دل حادثہ پرور محبت

تل زلف کے حلقہ مین نہین روز چمکتا
چمکی ہے سحر اختر شب گرد محبت

[illegible]

بلبل چمن حسن کا اوسکے ہے مرا دل | ہر نغمہ سرا مرغ خوش آہنگ محبت

ہر چند ہے چالاک تہہ بدا سپ ہوس چھوڑ
پہونچاویگا منزل کو خر لنگ محبت

ہے شاخ نہال چمنستان قد و قامت
بوٹا سا ترا غیرت ریحان قد و قامت

رخ طور ہے موسی کا ہی ثعبان قد و قامت
یا ہے مری اک آہ ترا مان قد و قامت

کب سیر چمن کا ہی خرامان قد و قامت
سرو چمن حسن ہے جانان قد و قامت

ہین قوۃ و حول اوسکے تصور کے مقوم
ہے ضعف کا پیر ہے وہ عصا یہان قد و قامت

نالے کو مرے تا فلک اس سے ہے رسائی
سیڑہی ہے وہ آن ایدی نالان قد و قامت

اے شوخ ترا رخ تو مہ چاردہم ہے
ہے کاہکشان اے مہ تابان قد و قامت

طوبا کیطرف آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے
دیکھے اگر اک بار بھی رضوان قد و قامت

جیسا قد و قامت ہی تمہارا کہے ایسا
غلمان نہ پری حور نہ انسان قد و قامت

شہپر مین لگے طائر سدرہ کے بھی اک تیر
دکھلا مجھے تو مین ترے قربان قد و قامت

دیکھے وہ اگر خم کو ترے خار قرہ سے
سیدہا نہ رکھے خار مغیلان قد و قامت

ہے روشنی بزم بتان ذات سے تیرے
ہو کیون نہ ترا شمع شبستان قد و قامت

ہو جایگا لاریب عراق چہ خجلت
دیکھے جو ترا یوسف کنعان قد و قامت

ہے راست الف سے اوسے اللہ کی نسبت
الحق ہی اسی طرح کے شایان قد و قامت

جون آئینہ مین شمع فروزان کا پڑے عکس
ہے جائے آبی سے نمایان قد و قامت

کوچہ مین ترے غیر کرے مجھسے جھگڑا
مین تجکو جتاتا ہون تو اوسکو یہہ جتا بات

یہہ گرم کہین باتین کہ زبان جل گئی اوسکی
جون شمع دہن سے وہ جو بین کہنے لگا بات

مین بات کرون اوس سے تو کہتا ہی جہڑک کر
لگتی ہے مرے دل کو تری تیر قضا بات

اوروں سے تو ملتا ہی ہنسی اور خوشی سے
جب مجہہ سے وہ کرتا ہی تو پہر ہو کے خفا بات

جب اوس سے مین کہتا ہون کہ اک بات تو مجہہ سے
کہتا ہی کہ تجہہ سے مری کرتی ہی بلا بات

خاک اوسکی گلی سے ہی صبا میری اڑاتی
اے دیدۂ تر وہان مر رہنے کی جتا بات

افسوس ہے مجھکو جو ترے لب جلاوین
دے رشک مسیحا تری مردہ کو جلا بات

لو ہے کے جنے خال کے لب مین ہو جیا با
تجہہ ہو نہ ہون ہی ہو نہین جو کہتا نہ ہو جیا بات

کہتے ہین جسے ظل ہما سایہ سے ہے تیرا
مشہور زمانہ مین ہے اک ظل ہما بات

اک آن نہیں بات اوسکی نہ رد کر ترے صدقے
عاشق جو کہے تجہہ سی کوئی ہو کے فدا بات

تو شعلہ نمط جلوہ نما ہو تو چمن مین
بلبل سے بناؤن مین گل سرخ قبا بات

بلبل کی روش غیر فغان لب خشک گل تر
کیا تجہہ سے کرے عاشق بے برگ و نوا بات

گنبد کی صدا جیسے کہ آتی ہی پلٹ کر
جیسے کہ کہے تجہہ سے وہ سنتا ہی بابات

جون رعد گرجتا ہے تو جون برق چمکتا
عاشق سے وہ کرتا ہی بصد جور و جفا بات

جاتا کہ کری غنچہ دہن بات چمن مین
پر کی نہ گئی تجہہ سبب شرم و حیا بات

تم جو مجھے کہتے ہو شہیدا ایک ہے لسان
کہتا ہون بُری کونسی ایسی ہی بہلا بات

بوسہ نہ لے ملا لب جان بخش یار کا — آب حیات یہہ تری حق مین ہے سم بہت
لب کہول ہنس تا در دندان کی ہو نمود — لب دو تو تیری شکل صدف مین بہم بہت
ہر داغ دل یہہ رشک پری کا ہی جلوہ گاہ — رکہتا فضا کم اس سے ہی باغ ارم بہت
تو تیر سا جوان ہی مین پیر جون کمان — میری ہی قد مین اور ترے ابرو مین خم بہت
ہرگز ملا دہان و کمر کا نہ کچہہ نشان — کی دل نے ہے سیاحت ملک عدم بہت
تیرا ہی نقشہ ایک صنم کا نہ حسن فرنگ — آذر نے خوب شکل تراشی صنم بہت

مشہد ہی سینہ لخت جگر کا مری شہید
ہے سربلند آہ کا میرے علم بہت

مہمان تہا شب نور جو دلبر تمام رات — روشن تہا شکل دیدہ مرا گہر تمام رات
تہا مجہہ سے ہمکنار جو دلبر تمام رات — تہی گہر مین جلوہ گر مہ و اختر تمام رات
گل رشک باغ تہا جو مری گہر تمام رات — خوشبو سے تہا محلہ معطر تمام رات
داغون ہی دل کے تئین ہی خوب روشنی — روشن ہمارے گہر مین ہے لشکر تمام رات
مین اور وہ ہیے جمع مہ و مشتری کی طرح — تہی بزم عیش خوب منور تمام رات
وہ برق وش تو جلوہ دہ بزم غیر تہا — یہان مین تڑپتا رہا تہا زمین پر تمام رات
اوس گرم رخ نے بکہ عرق شمع بزم نے — برسا ہی اشک چشم کے گوہر تمام رات
اللہ رے صدمہ غم ہجر بتان ہند — چہاتی پہ اک رہا مرے پتہر تمام رات
مژگان رخنہ گر کا کسی کے جو تہا خیال — دل مین چہبا کئے مرے نشتر تمام رات

دیر و حرم مین کرتے ہین اوس زلف و رخ کی یاد
ہندو تمام روز مسلمان تمام رات

تہا چودہوین کا چاند مرے گہر مین جلوہ گر
مد نظر جو تہا رخ جانان تمام رات

سویا وہ صبح دیدۂ رخ گل کے شوق مین
کیا جاگتا تہا مرغ گلستان تمام رات

گہڑیان ہی گنتے گنتے شب ہجر کٹ گئی
دل تہا جرس کی طرح سے نالان تمام رات

تہی بسکہ دم کے ساتہہ مری آہ کی خلش
چبہتا تہا دل مین تیر کا پیکان تمام رات

کسکا تہا اسکو سوگ کہ استادہ بزم مین
اک پاؤن پر تہی شمع شبستان تمام رات

تا صبح ناز و غمزے رہی اوسکے تیر ساتہہ
مین تا سحر تہا مورد احسان تمام رات

قیدی ہوا تہا کون اوسجا کہ شور سے
ماتم سرا تہا خانۂ زندان تمام رات

نور بصر بغیر تہا جون چشم بے بصر
تاریک میرا کلبۂ احزان تمام رات

آہٹ پہ اوسکے حلقۂ در کیطرح لگی
در کے طرف تہے دیدۂ حیران تمام رات

تہی یاد کسکی گیسو و رخسار کی کہ مین
کرتا رہا تلاوت قرآن تمام رات

گہر وس کے کیون نہ جاؤن مین تلکو کہ اتہے بید
وہان در کا پاسبان ہے دربان تمام رات

جگر مین شمع کے تہا کیا سوز ساری رات
جو ایک پاؤن پہ کمبخت نے گذاری رات

گلا نہ کاٹون تو مین کیا کرون بہلا ہمدم
کسیکی میری ہوئی پہر چہری کٹاری رات

نہ ملنے پائے جو یار رونے ہاتہہ مجلس سے
تو وہان سے دے کے اوٹہی ہم گناہگاری رات

جو تجہہ سے ہووے نہ ہرگز دریغ کر تو رقیب
کبہی تو ہوگا دن اور ہوئیگی ہماری رات

مرے ہی چہرہ پہ آتی ہی گل روش سرخی
خیال بوسۂ رخسار گلعذار کے وقت

بوقت لیل ہی پیلے منش کے زلف کی یاد
اور اوس کے رخ کا مجھی ورد ہی نہار کیوقت

وہ نغمہ سنج ہون مین غزل پڑھون جسدم
چمن مین زمزمہ پردازی ہزار کے وقت

وہ ناز کیون نہ کرے حسن پر کہ دنیا مین
غرور شخص کو ہوتا ہے اعتبار کیوقت

ہوا اوس کے ہاتھہ سے کیا آدمی جو ہو محبوب
کوئی کرے تو جوانمردی اختیار کیوقت

ہے نشۂ مئی دولت کی لطف و بے لطفی
کبھی بیڑہا کیوقت اور کبھی اوتار کیوقت

ملون مین خون دل اپنا کہ ہاتھہ ہون رنگین
جو بار پاؤن حنابندی نگار کیوقت

ہے وعدہ آنیکا جو وقت وہ نہ وقت ملے
وفای وعدہ ہے لازم تمہین قرار کیوقت

سمجھہ کے صید زبون مجھکو یار صید فگن
نہ صیدگہ مین ہوا ملتفت شکار کیوقت

ایک اور جرعہ پلا جلد بادہ لب سے
کہ درد سر ہے مجھے ساقیا خمار کیوقت

ترے فراق مین مضطر ہون کہ سرگردان
برنگ شعلۂ جوالہ اضطرار کے وقت

دم اب ہی آنکھون مین جون نکہت گل ہی
پہونچ شتاب کہ مری پاس انتظار کیوقت

وہ دیکھہ لے تمہین اک بار رشک گل دم مرگ
جو آؤ نزع شہید جگر فگار کے وقت

بولا سن نالہ و فریاد دل زار کی رات
سچ ہے ہان کاٹے سے کٹتی نہین بیمار کی رات

سوتے ہی سوتے جو یاد آگئی اوس یار کی رات
مفت مین رات مجھی ہوگئی بیمار کی رات

کہین گلریز ٹپکتی ہوئی دیکھی ہوگی
وہی حالت ہے مری چشم شرربار کی رات

دکھا رہے ہین سفید و سیاہ عالم کا
مین پیر فانی ہون اور نوجوان ہے وہ گلرو
رہیگی دل مین قیامت تک اوسکی خلش

ہے روئی زلف کو لیل و نہار سے نسبت
مجھے خزان ہے اسکو بہار سے نسبت
نہین ہے خار کو مژگان یار سے نسبت

کیا شہید مجھے اوس نے اک اشارہ مین
کہان ہے تیغ کو ابروے یار سے نسبت

صورت دکھا گیا ہمین یوار کل کی رات
عاشق کو زندگی ہے خجالت کہ مر گیا
صاحب برا نمانو تو اک بات مین کہون
موقوف رکھیئے اپنی بزرگی کو شیخ جی

مانند ماہ چار دہم یار کل کی رات
پروانہ کرکے عشق کا اظہار کل کی رات
کچھ یاد ہے ہوا تھا جو اقرار کل کی رات
ظاہر ہوی کرامت سرکار کل کی رات

ہر طرح صبح آج بھی ہو جائیگی شہید
جسطرح سے گذر گئی ہے یار کل کی رات

شوق دیدار سکا ہی ایجاد ہوس ناک عبث
تھی ہوس بیٹھنے کی دل کو تو خاک عبث
دل نہ دنیا پہ رکھا اے صاحب ادراک عبث
موتیا کی کھلی اک ٹھنی بتیس مین پھول
نشہ کے نیلے سر خنگ پہ مین رند سوار
فلک کہنہ ہی سنگ حوادث کا نزول

برق کے ساتھ ہی ربط خس و خاشاک عبث
نکلے اب خاک سے بنکر شجر تاک عبث
خاک تو ہی تو ہوس خاک کے ایجاک عبث
ور زندان مین وہ کرتے نہین سوراخ عبث
نہین آمیزش سنگ دمی و تریاک عبث
کہ سکونت ہے تہ گنبد کاواک عبث

وہ بولے آج تلک جانتا نہین تو شہید
مرے خموشی کا ہے ترک مدعا باعث

گر عدم کا دیس یارب ہی پیدا وارث — وہ کمر کہتی ہے مین ہون کسی عنقا وارث
کیون نہ ایمان رکھا ہو یہ رخ قبلہ و کعبہ وارث — کفر کے ہوگی یہ جب زلف چلیپا وارث
کیون نہوا رشک فلاطون کا ارسطا وارث — یعنے شاگرد ہی اوستاد کا ہوتا وارث
ہوا موسی کا تمہارا ید بیضا وارث — لب مسیحا کے ہین ارشک مسیحا وارث
یوسف رخ کو سمجھے ہے زلیخا وارث — زلف کو چھوڑ گئی ہی تری لیلا وارث
باغ مین گل ہی ترا بلبل شیدا وارث — سرو قمری کا مرا وہ گل رعنا وارث
دشت مین خاک کا میری ہی بگولا وارث — کون کہتا ہی مجھی مشفق من لا وارث
دشت مین اب جو نہ مجنون کا ہین پیدا وارث — کوہ مین کون ہی فرہاد کا تیشہ وارث
مین ترا بندہ ہون میرا ہی تو مولا وارث — اب شب و روز وظیفہ ہے مرا یا وارث
ارث مین اوسکے ہون اور وہی میرا وارث — ہر ذرہ کا ہی قطرہ کا ہی دریا وارث
طفل اشک اپنا ہوا چشم کے گہر کا وارث — باپ کے مال کا مت ہووے بیٹا وارث
سب کا مالک ہے خدا کون ہے کسکا وارث — میری خون کا کرین قاتل ہی دعوی وارث
مال کیا جان مری غصب ہے اور لا یا ملک — ہین فقط ور فقرا ہوتے ہین لاوارث
عاشق اپنے کو کہا مین نے تو بولا ہو خفا — اپنا منہ دیکھو جو ہے عشق کے کیا کیا وارث
دل کے حقدار ہے اعضا ہین خصوصا وہ کمر — جانے دیتا نہین اک ہاتھ سے سنگا وارث

جیتے جی اپنی ہے پروا مجھے اپنے کو ضرور
بعد میرے نہ کرینگے مری پروا وارث

شاعری ارث مجھی پہونچی ہے سودا سے شہید
کہ ہی سودا کے مرے جوشش سودا وارث

عشق گل باغ میں ہے بلبل گلزار کی ارث
عاشق زار ہون چہوڑون نہ غم یار کی ارث

گل نرگس کو ملے نرگس گلزار کی ارث
دل بیمار نے لی نرگس بیمار کی ارث

چشم سرشار وہ اور ساغر سرشار کی ارث
جو کہ مے خوار ہے لیتا ہی وہ مے خوار کی ارث

لب شیرین سے ضرور اسکو ہی پہونچی میراث
شیرنی ہی جو ترے لعل شکربار کی ارث

رشک گلشن ہے مرا لخت جگر مژگان پر
ارث گل اسکو ملے اوسکو ملے خار کی ارث

بولے ہی جنبش ابرو سے نزاترک نگاہ
ہون سپاہی مجھے اب چاہیے تلوار کی ارث

تہا بلا روز ازل حرف بلیٰ کا کہنا
عشق پشتین سے ہے میرے دل زار کی ارث

شرع کے حکم سے ہی باپ کا بیٹا وارث
اشک کے طفل نے لی دیدۂ خونبار کی ارث

عشق کیون مجھکو زلیخا سے پہونچے میراث
حسن یوسف کا ہی یعنی مرے دلدار کی ارث

سلسلہ سنبل و ریحان سے درست اوسکا ہے
پیچ و خم کیون نہو اوس طرۂ طرار کی ارث

شکل منصور ہی دار قرہ پر طفل سرشک
سر کا دینا ہے سردار یہ سردار کی ارث

ارث گل حسن ہے وہ یار کو دو اور نالہ
دو مجھے بلبل شیدا سے دل افگار کی ارث

دعوی تیغ دو دم ہے کہ برش مجھہ مین جو ہے
مین نے قبضہ مین کی وس ابروے خمدار کی ارث

خط سیہ دل ہے ترے پرتو رخ سے او سے کیا
یعنے کافر کو پہونچتی نہین دیندار کی ارث

ہمہ تن چشم ہون آنکھون کے تصور مین ترے
نہین نرگس کا گلے مین ہے مرے ہار عبث

مین نے تکرار کی اون سے تو خفا ہو کے کہا
بس مرا مغز نہ کہا کر کے تو گفتار عبث

چشم مخمور کے ساغر کا ترد ہون مخمور
جام مے ہے ترے بے ساقی میخوار عبث

رشک گل تو ہو تو صحرا مجھے اک گلشن ہے
تو نہو بر مین تو سیر گل گلزار عبث

اونکو سمجھا کر ترے کوچہ مین آتے جاتے
ہم پہ آوازہ کسا کرتے ہین اغیار عبث

آپ کے نرگس بیمار کا بیمار ہون مین
نہین بیمار عبث مین نہین تیمار عبث

کوئی کہدے اوسے دیکھے مرے رشک گل کو
گل کو دیکھے ہے شہید جگر افگار عبث

عقل پائی تھی ارسطو نے فلاطون کی ارث
تجھکو بھی وحشت دل ہو مجھے ہے مجنون کی ارث

انبیا کی تجھی میراث ملی علم و ادب
مال و زر لیوین جنہین چاہیے قارون کی ارث

دُر مکنون سے جو لبریز ہے کیسہ اسکا
چشم دربار کے ہاتھ آئے ہی جیحون کی ارث

خال تارون سے زیادہ ہین تمہاری روشن
تمکو دریا سے ملی ہے دُر مکنون کی ارث

مین سیہ روزی تقدیر پہ صابر ہون شہید
ہو مبارک مہہ مرے طالع و اثرون کی ارث

ہے بے نشان مراغ کمر مین نہ تو عبث
عنقا ملا ہے کسکو مگر جستجو عبث

آگے نہ روئے یار کے آ شرم کر ذرا
لے آرسی تو اپنے نہ کھو آبرو عبث

جون سایہ تو نہ دیکھے گا خورشید رو کا منہ
دل اوسکے آگے جانے کی ہے آرزو عبث

[illegible]

گل سا ہنستا نہیں اے رشک چمن کیا باعث
بات کرتا نہیں غنچہ دہن کیا باعث

چشم فتان کا جو مین کشتہ نہیں تو مرقد
ہے چراگاہ غزالان ختن کیا باعث

وہ قد و زلف دکہاتا نہیں شکل منصور
کیون نہیں مین محق دار و رسن کیا باعث

چہٹے رنگ سیکا نظر آیا شاید
زرد ہے رخ جو ترا برگ سمن کیا باعث

کیون پسند آئی ہی غربت تجہی جون نکہت گل
رخ نہ پہیرے نے کیا سوے وطن کیا باعث

کبہی بوسہ لب دلدار کے تہے ہمکو نصیب
اب تصرف سے گیا اپنے یمن کیا باعث

شب قرار اوس نے کیا تہا مری گہر آنیکا
یہان نہ آیا وہ بت عہد شکن کیا باعث

شیفتہ اوسکے ذقن پر جو ہوا یوسف دل
نظر آیا تجہے چاہ ذقن کیا باعث

گرمجوشی تجہے غیرون سے ہی اور ہمسے ساتہہ
چرخ کرتا ہی جو تو حیلہ و فن کیا باعث

دل پر خون کا مرے لب سے تری ایساقی
نہ لگا شیشۂ صہباے کہن کیا باعث

گرم رخ کی تری غیرون کے تو ہلین ہی جگہ
شمع ایک اور ہزارون ہین لگن کیا باعث

مین شہید رخ رنگین ہون ترا اے گلرو
برگ گل کا نہ دیا مجکو کفن کیا باعث

ہوا فکر دہن مین زرد رخ کا رنگ کیا باعث
برنگ غنچہ مین گلشن مین ہون دل تنگ کیا باعث

ذقن کے گرد کسکا سبزۂ خط یاد آتا ہی
قدح بہر کے اب پیتا جو ہون مین بنگ کیا باعث

مری نالون کو سنکر بند کی منقار بلبل نے
بجاتے کیون نہیں وہ باغ مین اب چنگ کیا باعث

کسی نے خندق پاسے کیا پامال گلشن کو
چمن مین خوب ہو لاہی گل اورنگ کیا باعث

[illegible]

مجہ سے گناہ گار کو گردن نہ مار آور	عالم کا خون کرے بت جلاد الغیاث
کوچے مین تیرے رات کو بانگ جرس کی طرح	کب تک پکارے یہہ دل ناشاد الغیاث

مثل شہید دور ہے گل سے بہار مین
تیری بجا ہے مرغ قفس زاد الغیاث

گر تو مست ہوا جور و جفا کے باعث	میرا بھی نام ہوا مہر و وفا کے باعث
زال دنیا ترا جنجال نہین زال سے کم	تاب جنبش کی نہین حرص و ہوا کے باعث
پاکبازی کا مزا جس نے کہ پایا پایا	صحبت پاک گروہ فقرا کے باعث
دردنوشان خرابات ہی بے منت خضر	پہونچے منزل کو کسی آبلہ پا کے باعث

راہ چوکا تھا مگر آن کے پہونچا ہے شہید
کوچۂ یار مین اس فکر بجا کے باعث

جب کہ سودائے ہو وین تو ہے زنجیر عبث	ہم سے بل کہائی ہے وہ زلف گرہ گیر عبث
جیتے جی اوسکو چہوڑونگا نہ چہوڑونگا کبہی	ناصحا مجہ سے ہی بیہودہ یہہ تقریر عبث
کام ایک جنبش ابرو مین ہے آخر میرا	قتل کو میرے علم کرتے ہو شمشیر عبث
روز میثاق سے مین پیر مغان کا ہون مرید	مجکو کہینچے ہے اودہر واعظ بے پیر عبث
ناتوان اوس سی زیادہ ہون بلائی ہو کیون	میری تصویر سے تم قیس کی تصویر عبث
خلوت دل مین ہی ای شیخ و برہمن وہ یار	کعبہ و دیر کی ہو در پئے تعمیر عبث
عقدہ اوس فکر دہن کا نہ کہلے جز تقدیر	یہان تری سعی ہی اے ناخن تدبیر عبث

ردیف جیم

گردش چرخ سے مشکل ہے تو عالی قدر	در بدر پھرتے ہیں پھر طلب نان محتاج
جو غنی تر تھے وہ مفلوک تر آتے ہیں نظر	جو تھے محتاج الیہ وہ ہوئے یہاں محتاج
آہ بھی دل میں نہ باقی ہے کہ کھینچے کوئی	ہو گئے ہائے سب اس دہر میں یکساں محتاج
تاب و طاقت نہ حواس و خرد و صبر و قرار	مجھ سا ہوگا نہ کوئی بے سر و ساماں محتاج
حکم غیرت ہے کہ دو ہی در دسے جان اپنی مگر	در پہ جائے نہ کسیکے پہ درماں محتاج
آج وہ صاحب تمیز ہوں بے تنک و ریب	عقل کے سیکھنے کو مجھسے ہیں لقمان محتاج
طالب مال ہے در پر نہیں آنے دیتا	رات کیوقت سمجھ مجھے دربان محتاج
جتنے آفات ہیں نازل ہوں الٰہی لاکن	جیتے جی ہو نہ کسیکا کوئی انسان محتاج
آپکے ہی در دولت کی گدائی ہو نصیب	نہ کرو دوسرےکا یا شہ مرداں محتاج
دولت حسن کی تو لیجئے زکوٰۃ اک بوسہ	دے او سے تجھسے جو مانگے کوئی جاناں محتاج
رحم کر مجھپہ کہ بدحال ہوں بیتاب خراب	خستہ دل سوختہ حیران و پریشاں محتاج
ایسی ہے ایک جنبی مجھ میں اور وسعیں جیسے	جیب داماں کا ہوا اور جیب کا داماں محتاج
تیری پاس آئی زلیخا ہے گدائی کے لئے	دولت حسن کی اے یوسف کنعاں محتاج

فصل گل میں نہ رہی سوزن عیسے سے غرض
کچھ رفو کا نہیں اب چاک گریباں محتاج

ہے واغدا تن میں دل زار نغمہ سنج	گلزار میں ہے بلبل گلزار نغمہ سنج
سحر اپنا سامری ابھی اک دم میں بھول جائے	زہرہ کے طرح گر ہو مرا یار نغمہ سنج

پانی بھرتی ہے ترے آگے غزال رعنا
سے چلنے پھرنے میں ہر اک آہوی چین کی سج دھج

شوخ سج دھج پہ تری جان ہیں دیتے انسان
دل کش ایسی ہے کہ جان اوس پہ ہیں کرتی سج دھج

شاہ خوبان جہان تو ہے سر محفل ناز
قابل دید ہے تجھ صدر نشین کی سج دھج

تو مری حلقۂ آغوش میں اسطرح سے بیٹھ
کہ ہو جسطرح انگوٹھی میں نگین کی سج دھج

گرچہ میں نقش دو نگار فلکی خوب شہید
پر قیامت ہے نگاران زمین کی سج دھج

ہے گرم برق سے مری محبوب کا مزاج
کس شوخ نے ہے پایا اس اسلوب کا مزاج

چلمن سے جہانکو اوسکو تو ڈر ہے خفا نہ ہو
نازک کمال ہے بہت محبوب کا مزاج

خط لیکے نامہ بر نے مرے پوچھا حال دل
ہے خیریت سے کاتب مکتوب کا مزاج

چغلی کسی نے کہائی ہے شکوہ کیا مرا
راغب سے پھر گیا ہے جو محبوب کا مزاج

یوسف سے میرے کہدے کوئی کہ جا کے درد دل
غم میں ترے علیل ہے یعقوب کا مزاج

اے شیخ ایسا تو مجھے تعویذ لکھ کے دے
طالب سے پھر رجوع ہو مطلوب کا مزاج

بڑ مارتا کبھی ہے تو مدہوش ہے کبھی
ابتر ہے تیرے عاشق مجذوب کا مزاج

ایسا ہی رنج کا متحمل ہوں میں بھی آج
صابر تھا جیسا حضرت ایوب کا مزاج

تسکین دل ہو ساقی اگر تو مجھے پلائے
ہے گرچہ گرم بادۂ مقلوب کا مزاج

رنگین غزل شگفتہ زمین میں ہوئی شہید
کیا پوچھنا ہے نکتہ در خوب کا مزاج

٦١

ہے اپنی اصل کی جانب ایک شے کو رجوع
غریب دو رہو اگرچہ مین وطن سی آج

فقط نہ چین جبین ہی ختن پہ حلقۂ زلف
کہ منحرف ہے وہ چشم آہوی ختن سے آج

چلا ہون مثل سکندر جہان سے خالی ہاتہہ
کہ دو نو ہاتہہ ہون باہر مری کفن سے آج

ہین سبز وار و ہرات اوسکے خط کی باج گزار
خراج لیتے ہین لب شوخ کے یمن سے آج

مشابہ اوس کے نہ ابرو ہی کعبہ کے محراب
مقابل اوس کے نہ زمزم چہ ذقن سی آج

فقط نہ شوخ مین لب لعل سی بدخشان کے
ہین آب دار وہ دندان در عدن سی آج

عجب نہین جو گلستان مین گل ہوبے موسم
پسینہ ٹپکے ہی خوشبو ترے بدن سی آج

تمہاری چشم سے ہم چشم کیونکر ہو بادام
کہ تنگ قافیہ پستہ کا ہے دہن سے آج

قبا سخن کی مری قد پہ دوختہ ہے شہید
سخن ہے مجہہ سے عزیز اور مین سخن سے آج

ہے خون جگر کے چہرہ بہت لال لال آج
لعنت اوسے کری جو نہ مجھکو حلال آج

پہر کہولے اوس نے رو بہ ہوا سر کی بال آج
آہستہ چل ہے مین نسیم شمال آج

اے صید دل سمجہہ کے قدم رکہہ الٰہی خیر
ہو وے نہ پہر بچہا کہین زلفو نکا جال آج

پہرلے ترنج ہاتہہ مین دیکہین زنان مصر
آتا ہے پہر نظر وہی یوسف جمال آج

گل سے کلی کا لالۂ نعمان کے شور ہے
یون پہر نہ پہینکیو کہین منہ کا اگال آج

گل نے چمن مین کیا کیا نرگس کے سامنے
کیون دیکہتی ہی اسکو یہہ آنکہین نکال آج

سنتے تہے جو خرابی عشاق بد نصیب
نکلے وہی شہید کے طالع کی فال آج

٦٣

آشنا کو پہوچی اتنا بس ہے نامہ پہ نقش
لکہہ کے تو خط کے لفافہ پہ میرا نام بہیج

زلف کے ترسا ہین گرد اور رخ کر رومی پیچ مین
تو طفیر یارب برای شکر اسلام بہیج

ایلچی کو میرے مت سوغات سی محروم رکہہ
حرف شیرین ایک جانب تحفہ دشنام بہیج

تو جو آیا تو جیا مین تو گیا تو مین موا
خیر گر چاہے مری تو وصل کا پیغام بہیج

غائبانہ جو کوئی شکوہ سی میرا نام لے
نام پر تو تین حرف اوسکے بت خود کام بہیج

نام سنتے ہی مرد سے سی تو گالیان
قدردان ہی کچہہ تو خدمت کا مری انعام بہیج

یا تو از راہ عنایت مجکو پاس اپنے بلا
یا طلب کا میرے شوخ سنگدل پیغام بہیج

میون شہید عارض رنگین ترا از راہ لطف
برگ گل پیرے کفن کو دلربا گلفام بہیج

وصل صنم ہے عشق مین زردار کا علاج
ہے صبر و شکر عاشق ناچار کا علاج

ہے لاعلاجی اپنی دل زار کا علاج
عیسی کر اوس کے نرگس بیمار کا علاج

اعضا کی ٹوٹنے کا اسے بدہی عارضہ
اے مرغ باغ کر گل گلزار کا علاج

بوسے نہ دی ہی عاشق رنجور کو شفا
جان بخش ہی مسیح لب یار کا علاج

دل ہی اسیر زلف کہ گل کے رگون کا دام
وحشت کرو ہے مرغ گرفتار کا علاج

رخنہ پہہ دل مین ہی کہ گل اندودگی سی وہان
کس نے کیا ہی رخنہ دیوار کا علاج

کرنا تجہے سفرح نظارہ سے ضرور
ہے اے مسیح طالب دیدار کا علاج

او تری نہ اوسکا نشہ جو منصور ہی کرے
جام شراب عشق کی سرشار کا علاج

ردیف جیم فارسی

عشق بیباک کے کوچہ میں قدم پیچھے رکھ
پہلے اے طالب عشق اوسکی تو آفات کو سوچ

مطلب انسانکا ہو تب نہیں بر آتا
کارسازی ہو جو منظور تو آفات کو سوچ

ہے ملاقات کا قصد اوس سے تو قابو ہی شرط
گر ملا چاہیے تو اوس سے تو دلا گھات کو سوچ

چشم تر نے مری ساون کی لگائی ہے جھڑی
بھیگتا گھر کو بچا موسم برسات کو سوچ

وقت خواب اوسکو تو ایدل کوئی افسانہ سنا
روشناسی کیلئے حرف حکایات کو سوچ

کیا کہیگی تری اوباشی پہ ساری خلقت
دیکھ تو آپ کو اور سیر خرابات کو سوچ

آج مہمان ترے گھر میں وہ آتا ہے شہید
کر ادا اوس سے رہ و رسم مدارات کو سوچ

بوسے جو مانگے عاشق بدنام چار پانچ
دیتا ہے گالیاں بت خود کام چار پانچ

ساقی نہ ایک جام سے ہو رفع تشنگی
بھر کر مجھے شراب کے دے جام چار پانچ

دو چار اوسکے کوچہ میں ہوتے ہیں سنگسار
دیتے ہیں سخت کو مجھے دشنام چار پانچ

وہ چاند دیکھنے کو جو نکلا ہے چاند رات
ہیں گرد و پیش اوسکے لب بام چار پانچ

صیاد کیا ستم ہے کہ فصل بہار میں
ظاہر تڑپ رہے ہیں تہ دام چار پانچ

آؤ ملاؤ قتل کرو نہ رویا جلاؤ
قاصد پیام اوکو دے مرے پیغام چار پانچ

جھڑکے ہی گالیاں ہیں ملامت ہے یا عتاب
قسمت سے لیتے ہیں یہی انعام چار پانچ

آسودگی سے جان دل آرام سے ہے دور
دن ہو گئے ہیں مل کے دلآرام چار پانچ

اوباش بیٹھے رہتے ہیں دن رات تیری ساتھ
بلبل کی طرح دلبر گلفام چار پانچ

ردیف حای حطی

ہے آشنائی جیو تری او سے پیشتر
جس روز سے کہ تن سے مرا آشنائی روح

پوچہو مثال روح تو جون بوی گل لطیف
پوچہو نظیر جسم تو جون گل قبائے روح

وہ اپنے گہر چلا تو کہا مین نے وای جان
پہلو سے وہ اوٹہا تو کہا مین نے ہای روح

جون چہرہ تیرے وصل کا دن ہے ضیای چشم
جون زلف تیری ہجر کی شب ہے بلائے روح

لب پر مری پہونچ نہ سکے جان ناتوان
قد کا ترے خیال نہو گر عصائے روح

تو روح سے لطیف ہی کیونکر نظر پڑے
تیری لقا وہ دیکہے جو دیکہے لقای روح

پہلو سے وہ مرے نہ جدا ہو ملا رہے
قالب سے میری جائی تو کیا غم ہی جائے روح

تیرے خیال رخ مین ہی جون شمع زرد رنگ
مین کیا شب فراق کہون ماجرائے روح

وہان بال او سکے پہونچی ہین سر زمین تلک
یہان تا فلاک زمین سے گئے نالہائے روح

جنت ہین سایہ سدرہ و طوبی کا یک طرف
قد یار کا ہو سایہ فگن ای خدائے روح

سفاک تو وہ ہی ملک الموت بہی سنے
گر نام کو ترے تو وہین تہرتہرائی روح

مرقد پہ وہ کبہی مری آیا نہ بعد مرگ
حاصل ہوا نہ اوس سے مرا مدعای روح

مین لجہ جہان مین شہید اک حباب ہون
پہر جسم ہیچ ہے جو مین نکلے ہوائے روح

ہے اب یہ تازہ چلن مجھسے جنگ غیر سی صلح
غضب ہے مشفق من مجھسے جنگ غیر سی صلح

کبوتر اب ہین اوڑاتے تو صید ہے مجھسے
یہ کیہ حیلہ و فن مجھسے جنگ غیر سی صلح

کبہی سمجھتے تہے گل ہمکو اور کو کانٹا
سو اب ہی رنگ چمن مجھسے جنگ غیر سی صلح

شاداب برگ گل سی زیادہ ہین انکی نسیم	سرخ اوسکی لب ہوے ہین عقیق یمن کیطرح
لب سرخ دو نو لعل بدخشان فقط نہین	دانت اوسکے بہی چمکتے ہین در عدن کیطرح
ناخن سواے جنون ہی سیرا مرا فگار	کب تن گلون کے چاک ہین جو خستہ تن کیطرح

دنیا کے نکتہ ور ہین مری تاج سر شہید
پر سب سے کچھ انوکہے ہے اپنے سخن کیطرح

گالیان گرچہ ہین کہانا بہت خود کام قبیح	پردہ مین ہی تری سننا نہین دشنام قبیح
اسقدر مجسے ہی نفرت کہ مری دلبر کو	لب پہ لانا ہی کراہت سی مرا نام قبیح
بیگناہ ہون تو محبت کے نکر جرم پہ قتل	یہہ نکر کام تو سفاک ہی یہہ کام قبیح
زلف و رخ اوسکی دکہاتی ہین بہار نیرنگ	بی رخ و زلف ہی حسن سحر و شام قبیح
دشمنی کا سبب اے شیخ و برہمن تجہ سے	کفر جانون نہ قبیح اور نہ اسلام قبیح
کیون نہ وہ شرم سے کٹ جاے کہ سمجھے نرگل	شاخ سنبل کو تری زلف سیہ فام قبیح
کرو سے ساتہہ تو آرام کہ تیرا ہون رام	صحبت غیر مین خلط ہی دلارام قبیح
منہ چہپا ابر کے گہونگٹ مین کہ مشکل ہے نو	تجکو ابرو کے اشارے ہین لب بام قبیح
چشم شوخ بت چین سی تو نکر ہم چشمی	چشم سوزن زدہ ہی تیری تو ہی بادام قبیح

کیا وہ دنیا کہ ضرر جس مین ہو عقبی کا شہید
وہ نکر کام ہو جس کام کا انجام قبیح

سنکے فرمانے لگی سن تجہہ سی وہ شب کی صلاح	واہ صاحب ہر گہڑی اپنی ہی مطلب کی صلاح

[illegible]

شام تک کیون نہ پھرے چشم سے میری پرسے
تم جو اوٹھ جاؤ سحر کو میری بر سے گستاخ

شمع رو آتشکدہ کا ہے غضب ہے اوسکی
دیکھے اوسکو جو کوئی گرم نظر سے گستاخ

رنگ اسکا نظر آیا نہین کیا لعل تجھے
ہی جو اس رنگ مری لخت جگر سے گستاخ

لے گیا کوے شہادت جو شہید و لئے شہید
مر گیا کیون نہوا اوس تیغ و دست سے گستاخ

ساعد سے منفعل ہوی تیری سمن کی شاخ
قامت سے پائگل ہوئی ہر چمن کی شاخ

تازہ شگوفہ ہی کہ پھوٹے ہے رنگ گل
تیری ادا کی نخل مین اک بانکپن کی شاخ

گلشن مین کب ہین زرد چنبیلی کے شاخ و گل
خورشید کا گل اسکو کہو تم کرن کی شاخ

پودا درخت کا وہ چہرا ہے میوہ دار
پستان جو نارون ہی تو قد نارون کی شاخ

آنکھین تری تو آہوی دشت ختن ہین اور
ابرو تری ہی آہوی دشت ختن کی شاخ

پیری مین ہی تیرا قد خم گشتہ زاہدا
جیسے خمیدہ ہو کسی نخل کہن کی شاخ

لکڑی کیطرح آتش غم سے جلا جو قیس
جلتی ہی نجد کی ہر اک اس غم سے بن کی شاخ

تحریر وصف دیدۂ جانان کے واسطے
کاغذ سرن کا پوست قلم ہو ہرن کی شاخ

غم مین ہوا دمن کے جریدون کے واسطے
ہو سبز کے شہید کو تہ مین کفن کی شاخ

برق یا صاعقہ یا طور کا شعلہ ہے وہ رخ
عقل حیران ہی مری کیا کہون مین کیا ہی وہ رخ

نہ تو خورشید و قمر ہی نہ ستارا ہی وہ رخ
صرف اللہ کی قدرت کا تماشا ہے وہ رخ

[illegible]

[illegible]

تخت زرین پر یہ شاہِ گل سحر ہو جلوہ گر
باغ مین جوڑا پہن کر آئی جب گلنار سرخ

خون عاشق کا بہی وہ قاتل ترے سر پر چڑہا
کیون نہ ہو پشواز تیری کہلی دستار سرخ

جوش خون کشتے کو مرقد سے ہے او رشک بہار
برگ گل کے ہین رنگین پاس کفن کے تار سرخ

آسمان دو نوکری ہے تجہ صدقے رات دن
مہ کا دینا سفید اور مہر کا دینار سرخ

دشت وحشت مین جو پہوٹے پاؤن کے چہالے مرے
ہو گیا گلزار صحرا کے ہوئی ہین خار سرخ

ہو سحر جس رنگ مشرق سے طلوع آفتاب
نشہ مین چہرہ ہوا کا ہے بت میخوار سرخ

ہے شفق کے پار رہتا غرق خون مین آفتاب
برگ گل کا دیکہکر تیری گلی مین خار سرخ

وقت غصہ کے ہے چہرہ شوخ کا گرگٹ کی رنگ
زرد نیلا سبز سو سو بار سو سو بار سرخ

ہر سر مژگان ہمارا لخت دل سے ہے جلوہ گر
پہر سر منصور کے خون سے ہوئی ہے دار سرخ

ہے بہار اک بیستون پہر بہی جوش لالہ زار
پہر سر فرہاد کے خون سے ہوا کہسار سرخ

وہ پہن ہی گل اندام اوسکو پیا ہی کمال
پہنے وہ تار رگ گل کا اگر زنار سرخ

لاجوردی کان کے پہولون مین اوسکی سرخی لگا
بن گیا ہی سبز مین جون خوشنما ہو بار سرخ

ہے نگینہ نیلا اور لال آنکہین کیا کس کو شہید
جون شفق مین ماہ نو قاتل کی ہے تلوار سرخ

تلخی سے موت کی ہی زیادہ بیان تلخ
خنجر کے پہل سے تیز ہے تیری زبان تلخ

دشنام و بوسہ ہان ہین تو یہان ہے کا ذائقہ
شیرین ہے ایک آن تو ہے ایک آن تلخ

شیرین ہی جس قدر کہ ترا شربت وصال
زہر غم فراق ہے اے میری جان تلخ

[illegible]

ہے خوف بہار چمن اپنا نہ کرے جون
گلشن مین جو دیکھے تری گل پیرہنی سرخ

حاضر ہے مرا لخت جگر اسمین کرو نصب
ٹہلاؤ نہ خاتم مین عقیق یمنی سرخ

گر قتل نہ ہے رشک بہاران کو صبا دا
محشر مین شہیدون کے ہو گلگون کفنی سرخ

یون نشۂ مے سے ہی رخ ای شفق من سرخ
پرتو سے شفق کے ہو کہین جیسے چمن رخ

ناخن سے تری زخم تو حاصل ہوئی لذت
ہے جوش خراش اس لئی جون لالہ ہی تن سرخ

ہین گنج شہیدان کی لگی سیکڑون تودے
کوچے مین تری خون سی کشتونکی ہی ران سرخ

ق

مرغ چمن قدس نہ کیون فاتحہ خوان ہو
برگ گل ترسے ہین شہیدون کے کفن سرخ

بلبل نہ کلی چونچ مین لے گل کی جو دیکھے
منہ پان کے بیڑی سی ترا غنچہ دہن سرخ

کیون خون نہ مرا دل ہو جو اغیار کو دیوے
مے بہر کے پیالے مین بت عہد شکن سرخ

کس شمع سی لو میری لگی ہے کہ قبا مین
جون شعلۂ فانوس سراپا ہے بدن سرخ

یہہ ہی شجر گل تو وہ تار رگ گل ہے
خون سر منصور سے ہین دار و رسن سرخ

لب کو تری سمجہین کہ سلیمان کا نگین ہے
خوش رنگ جو دیکہین یہہ عقیق اہل یمن سرخ

ٹکڑے کئی آئے ہین جگر کے مری لب تک
اس جوش سی نکلا ہی لعاب ہی دہن سرخ

ہوتی ہی کہین سیب مین سرخی کہین زردی
ظرفہ نظر آتا ہی ترا سیب ذقن سرخ

معشوق اگر گل ہی تو عاشق بہی ہے صد برگ
ہی چہرۂ گل زرد تو رخسار من سرخ

تبدیل قوافی سی شہید اور غزل لکہہ
لاکن ہو ردیف اوسکی بہی ای شفق من سرخ

Checked
1987

ردیف دال

رہا قفس سے کر اب یا حلال کر صیاد	جگر کے تو نہ مری باندہ بال و پر صیاد
قفس میں جھڑ گئے ہیں میرے بال و پر صیاد	کہ یاد اب نہیں پرواز کا ہنر صیاد
یہان جو لب پہ ہی بلبل کے نالہ و افغان	تو چاک چاک ہی گل کا وہان جگر صیاد
مرا تو زمزمہ دلکش ہے کیا سبب اسکا	کہ میرے حال سے رکھتا نہیں خبر صیاد
جو اُف کرون تو گری برق باغ جل جاوے	وہ گرم رکھتے ہین نالے مرے اثر صیاد
کھلے بہار میں گل میں قفس میں بند رہون	ذرا تو اس مری حسرت پہ کر نظر صیاد
قفس میں بند رہا یا اسیر دام رہا	نہ دیکھی صورت گل میں نے عمر بھر صیاد
گل اوس نے توڑ کے دل توڑا اونسے قید کیا	عدو اور تو ہی گلچین مرا دہر صیاد

شہید ناز ہوئی ہے گلون کی الفت میں
چمن سے بلبل شیدا کا ہے سفر صیاد

نکلا ہے خط ہے یار کو مشق ستم زیاد	سر عاشقون کی ہوتے ہین اب ان قلم زیاد
آگے تھے ہمپہ یار کے لطف و کرم زیاد	اب اسکے بدلے ہو گئے جور و ستم زیاد
کیا خاک عمر چین سے اپنی گذارئے	بزم جہان مین عیش ہی کم رنج و غم زیاد
زیبا ہی خم ہو ابروی جانان مین جسقدر	اوتنا ہی خوب لگے ہین جتنا ہو خم زیاد
موج ہوا کی اور مری ایک ہے مثال	مقدور کیا شمار سے لون ایکدم زیاد
ہے حال دو جہان کا مرے دل مین منکشف	ہرگز نہیں ہی دل سے مری جام جم زیاد

کونجی سے مری آہ کے کہلتا یہ نہین قفل
غربت مین سدا رکہتی ہے دل اہل وطن بند

دلمین جو گذرتے ہین مضامین نہین نکلے
نافہ مین نہ آہو کے رہی مشک ختن بند

صحبت مجہے ایسون سے ہے جون ایک قفس مین
طوطی کی کرے ساتہہ کوئی زاغ و زغن بند

گل تازہ ہے اب مین بہی ہنوا او تو بہی ہے ساقی
کیون ہے دہن شیشہ صہبای کہن بند

مین شکل صبا لبون اگر شکل گل تر
تم کہول دو جامہ کے ذرا شفق بن بند

خواہان نہین اب کوئی شمیم اہل سخن کا
جون درج گہر کیون نہ دہن مین ہو سخن بند

سیب کرتا ہے کوئی اور کوئی انجیر پسند
تیرے رانجہا کو ہین پستان و ذقن سیر پسند

گل ہے بلبل کو تو رانجہا کو ہوی ہیر پسند
ہے پریرو کی مجہے حسن کی تصویر پسند

مرغ جان کو تری مژگان کا ہوا تیر پسند
دل کو ہے ابروی خمدار کی شمشیر پسند

ذبح کرتا ہے سے رکہہ میرے گلی پر خنجر
دیکہنا منہ کو ترے ہے دم تکبیر پسند

میری جانب سے ہے دل اوس بت کافر کا سرد
نامہ لکہنے کو جو ہے کاغذ کشمیر پسند

صدقے رزاق کے سر روز ہے پہونچا تا رزق
متوکل ہون نہین منصب و جاگیر پسند

دیکہہ کر روی مخطط کو تری دل بولا
سورۂ نور کے آئی مجہے تفسیر پسند

آشیان عرش ہے مرغ چمن قدس ہون مین
کیون نہ ہو سیر گل گلشن تقدیر پسند

عمداً اور بہی تقصیر کرونگا اب تو
کہ تمہین آئی کرم سے مری تقصیر پسند

ہون حباب لب جو دم کا بہروسا کیا ہے
ملک ہستی کی نہ معارف کو ہے تعمیر پسند

پلکین مری سفید ہوئین پر ہے یہ مجھے	ق	آیا نہ اپنے اشکون کا ہرگز چلن پسند
یا اسد عزیز اک غریبی ہون ورنہ مین		یار و دیار چہوڑ نکر تا دکن پسند
ہر وقت مجھکو سیلی اخوان کا دہیان ہے		کیا خاک آئے مجھکو ہوائے وطن پسند

سنتے تو ہین شہید کے شعر و سخن کا شور
تب جانین جب کرے کوئی صاحب سخن پسند

عشق بے محابا مین کیا کرے بہلا قاصد	ہر دم اک نیا خط ہے ہر دن اک نیا قاصد
آہ وہ میرے لفظین ہائے وہ میرے معنے	خط وہ میری نالے کے وہ میری صبا قاصد
نامہ و پیام اپنا اوسکو آن مین پہونچے	نامۂ غریبان کی ہو اگر ہوا قاصد
کیون نہو سر بدہد ہے شانۂ بلقیس	ہین کہان زمانے مین ایسے باوفا قاصد
بام بے نصیبان پر جو کبوتر آ گذرا	دل ز فیل دے ہی لو لا آری بہائی آ قاصد

خوب گر نہین تمکو اعتبار قاصد کا
آپ ہی شہید اپنے ہیئے جون صبا قاصد

غنچہ سان کیونکہ نہ ہون حرف و حکایات مین بند	ہنستے ہنستے مجھے کرتے ہین وہ بات مین بند
دل جون کشتہ کو تقیید مین ہون ہے اطلاق	طایر رنگ حنا جون ہے ترے ہات مین بند
سلسلہ جس کا علی تک ہے عمل گرچہ ہون زشت	حشر کے دن ہو نہ زنجیر مکافات مین بند
حلقۂ زلف مین اوسکی نہین محبوس یہ دل	اک سیہ بخت ہوا ہے جہ ظلمات مین بند
میری گریہ سے ہین جو شہر کی راہین مسدود	رستے اسطرح سے ہوتے نہین برسات مین بند

[illegible]

قلب سمجھا کہ زبان مجکو ملی پھر شنا
تیر تیرا جو ہوا سینۂ نخچیر مین بند

نام اللہ جو بسمل کے دہن سے نکلے
کردے منہ اوسکا وہیں ایک ہی تکبیر مین بند

خاک آئینکی نہین ہاتھہ ہوس کیطرح
تو نہ رکھہ دل ہوس نسخۂ اکسیر مین بند

مطلع تازہ لکھے اور نہ کس طرح شہید
جب نہو نوک قلم صفحۂ تحریر مین بند

کیون نہ جون بلبل تصویر ہون گفتار مین بند
غنچہ سان طبع ہی ذکر دہن یار مین بند

مین اکھاڑیکا تری ہون وہ پل روئین تن
دم ہو رستم کا مرے ایک ہی للکار مین بند

مغز مین اپنے ہی یون اونکی شمیم گیسو
جیسے ہو مشک کے بو طبلۂ عطار مین بند

طایر روح بھلا کیون نہ تڑپے صیاد
در قفس کا ہو مری منہ پہ جو گلزار مین بند

شکل نرگس تری آنکھونکا تصور ہو جسے
خاک وہ آنکھہ ہو پھر حسرت دیدار مین بند

نیزۂ آہ کی اپنے تو بہت تیز ہی نوک
کب ہو سقف کہن گنبد دوار مین بند

جہانکے غرفہ سے جو وہ شوخ تو پھر عاشق کے
کیون نگہ جاکے نہو روزن دیوار مین بند

دل مخمور نہین بادہ کش ساغر چشم
مست ہی آٹھہ پہر خانۂ خمار مین بند

ہے شہید کف رنگین کا وہی محضر قتل
سرخ کاغذ کا جو ہی دفتر سرکار مین بند

جو مہرہ کش ہو تو برروی کار ہے کاغذ
جو دل گداز نہین بے اعتبار ہی کاغذ

ہوا ہی شعر مین کس رشک گل کا وصف رقم
مری کتاب کا باغ و بہار ہی کاغذ

نامہ بر کہیو کہ خط کو مرے پڑہنا ہے ضرور
تیری تصویر دکہادونگا قیامت کے دن
موت کا میری لکہو حال اوسی بہی کرو شوخ

ہے یہہ محتاج توجہ کی نظر کا کاغذ
جب طلب ہوئیگا اعمال بشر کا کاغذ
خوش ہو پڑہ کر مری مرنے کی خبر کا کاغذ

مرتسم نقش نگاران معانی ہین شہید
ہے مری فرد زبان اہل ہنر کا کاغذ

رقم کو قصۂ دل کے جو مین لیا کاغذ
اجل چڑہی جو سر نامہ پر یہ اوس نے کہا
یہہ خط کو دیکہہ کے بگڑا کہ آسکے غصہ مین
خفا جو آپ ہوی ایسے کیا تہا حت سے
غرض نہ مطلب دل سے مری ہوا آگاہ

شرر یہہ آنکہہ سے ٹپکے کہ جل گیا کاغذ
کہ آشنا کو ہی لکہتے ہین آشنا کاغذ
لفافہ کہینچ کے سو ٹکڑے کر دیا کاغذ
کسی نے الفت دل سے لکہا لکہا کاغذ
ہرانہ کافر بے رحم نے پڑہا کاغذ

شہید لکہنے مین جب خط کے یہہ برائی ہو
کوئی کسیکو لکہے کاہیکو بہلا کاغذ

چاراونگل نہ کوئی آپ کا لایا کاغذ
چشم گریان نے جو لکہتے ہین بہگایا کاغذ
اب مین کیا لکہے کی خوبی کہون سبحان اللہ
یہہ تو احسان صبا کا نہ مجہے بہولے کا
روئے پروانے مری حال پہ جسدم اوس نے

کیا میسر تمہین اتنا بہی نہ آیا کاغذ
آتش دل پہ وہین مین نے سکہایا کاغذ
نہ پڑہا اوس نے پسند اوسکو نہ آیا کاغذ
آخر اوڑ اوڑ کے مری کوچہ مین آیا کاغذ
شمع پر رکہہ کے مری خط کا جلایا کاغذ

غیر کے ہاتھہ سی امرت ہی مجھے سم اور زہر
ہاتھہ سی تیری ہے ای مایۂ آرام لذیذ

ہونٹہہ سے اپنے لگاکر جو وہ دے جام شراب
جام کوثر سی مری حق مین ہی وہ جام لذیذ

کیونکہ طفلی سے جوانی مین نہوا وسکے مزا
میوۂ پختہ سے کب ہوئی ثمر خام لذیذ

گالیون مین تری ہم دونے اوٹہائے ہین مزے
سخن تلخ لذیذ اوس سے ہے دشنام لذیذ

ذکر سے کیون متلذذ نہوا ے راحت جان
مجھکو لذات جہان سے ہی ترا نام لذیذ

ہجر مین صرف یہان خون جگر پر ہے معاش
ہو خدا تجھکو نصیب ابت خود کام لذیذ

وصل مین بوسہ زنی اوس سے میسر ہی شہید
جس جفا کیش کا ہے بوسہ بہ پیغام لذیذ

٧٥

ردیف راے مہملہ

محو کلام دوست کو افسانہ کیا ضرور
کیون غیر کی سنے دل دیوانہ کیا ضرور

ساغر کی شکل دیدۂ پرنم ہے بس مجھے
مینا کی طرح نعرۂ مستانہ کیا ضرور

مین آپ شمع رو کا جو پروانہ بن گیا
شمع مزار کو مرے پروانہ کیا ضرور

تزئین نہ کیجے آپ کہ جو بحر حسن ہین
مانند زلف موج و نہین شانہ کیا ضرور

ہو اک ذرا تو رمز حقیقت سے آشنا
اے بیوقوف شکوۂ بیگانہ کیا ضرور

ہے وسکی شکل آئینہ دل مین جلوہ گر
نظارہ سوی عارض جانانہ کیا ضرور

مجنون صفت ہمیشہ مین صحرا نورد ہون
وحشت زدون کو مسکن و کاشانہ کیا ضرور

جون اشک میری چشم خلایق مین ہے جگہ
جون سیل کیون ہون مایل ویرانہ کیا ضرور

ای صفیر دیکھو بے رحمیاں صیاد کے	وقت بسمل باندھتا ہی میری بازو کھینچ کر

نشہ مین کہینچا جو اوسکا ہاتہہ مین نے ای شہید
ہوگیا برہم کچہہ اپنے کو وہ بدخو کھینچ کر

اور ہی ہنس ہنس پڑا ہوتا ہے دل دیکھہ کر		اور ہی تغلین بجا اور رقص بسمل دیکھہ کر
چل دیے صبر و خرد ہوتا ہے دل دیکھہ کر		راہ لی ہمراہیون نے وقت مشکل دیکھکر
قبر مین بہی دل نہ سونے دیگا مجکو گورکن		رکہے چہاتی پر مری اچہی کوئی سل دیکھہ کر
یون تڑپتا ہی دل اسہوت اون زلفون کو دیکھہ		زور جون دیوانہ کرتا ہے سلاسل دیکھہ کر
پاؤن کے نیچے خدا ہی جانے کیا کیا خاک ہے		پانو رکہو رہ روان پائی در گل دیکھہ کر
پاؤن سودائیکے چومے آج پہر زنجیر نے		پہر پہنساتا یاد کوئی زلف مسلسل دیکھہ کر
نور کا بکا کہون یارب کہ بجلی کی تڑپ		محو حیرت ہوگئی محفل کی محفل دیکھہ کر
خاک پاک نجد مین اب بہی وہی تاثیر ہے	ق	اب بہی چل جاتے ہین لڑکے گرد محمل دیکھہ کر

منزل اول کا سونا یاد آتا ہے شہید -
بادشاہون کا یہہ قصر ہفت منزل دیکھہ کر

پاڑ رکہتی ہی فرہ اوسکی چہری کی دہار پر	اوسکے ابرو کا ہی تمغا برق کی تلوار پر
داغ تن خندان ہی ابراہیم کے گلزار پر	آہ دل آتش فشان ہے طور کی اشجار پر
دل مرا مائل ہوا ہے ابروئے خمدار پر	ہاتہہ کہون ذوالفقار حیدر کرار پر
جنبش موران خط لب چڑہ گیا قند بار پر	لشکر گیسو ترا شبخون گراتا تار پر

هر چند که مختار حقیقت مین ہے تقدیر
دیکھے ہین جوان تونے بہت ای فلک پیر
وصف دُرِ دندان سلسل ہین مرے شعر
تیرے لب پر خط کے حقیقت مین ہے تحریر
الے سی ہی بالا تری عارض کا مشابہ
کس منہ سی تمہاری لب و دندان کا کرون وصف
کرون کو مری صید کہ حاصل ہو سعادت
اے کاہ کشان بار فلک سے ہو سبکدوش
ہرکارہ نہ جاسوس حقیقت مین ہی کوئی

ظاہر مین کوئی شے نہین تدبیر سے بہتر
ہے کوئی جوان اوس بت بے پیر سے بہتر
کب سلک گہر ہے مری تقریر سے بہتر
یاقوت رقم خان کی بھی تحریر سے بہتر
عارض کی چمک ماہ کی تنویر سے بہتر
خوش ذایقہ مین یہہ شکر و شیر سے بہتر
ہے صید حرم مرغ و عصافیر سے بہتر
توکب ہے مری آہ کی شہتیر سے بہتر
آہ سحر و نالۂ شبگیر سے بہتر

ہر چند کہ میرالشعرا تو ہے شہید اب
لیکن نہین سودا سے ہے اور میر سے بہتر

دل دام مین اوس کاکل پرخم کے پھنسا پھر
مین تیری پرستش کرون تو غیر کے او بت
کیون خون سی مینا اپنی ملا ہاتہ نہ دھوون
ایدل وہ سحر باغ مین جب جلوہ نما ہو
چوٹی ہی پس پشت وہ پھر اپنے دکھاتا
اندیشہ ہے گر ہووی قمر ابر مین روپوش

صیاد کے پھندی مین گرفتار ہوا پھر
تاحشر تری منہ کو نہ دکھلائے خدا پھر
ہاتون کو نگار اپنے لگاتا ہے حنا پھر
گرد اوس گل نورستہ کے جون باد صبا پھر
لیتے مری پیچھے وہ لگاتا ہے بلا پھر
گھونگٹ کو لئے منہ پہ او ماہ لقا پھر

[illegible]

آہ کھینچے رہتی ہے جان مین ٹکڑے جگر کے ہین مژگان مین
سرو اوگا ہے باغ کھلا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سانس ہون ٹھنڈی بھرتا ہر دم اوڑی ہین آنسو جون یم پر نم
سرد ہوا ہے ابر گھرا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سینہ مین لالے کرتے غل ہین دل کے ٹکڑے خرمن گل ہین
حشر بپا کنج شہیدان ہے دل کے اندر چشم کے باہر
نقطہ سویدا کا ہے روشن داغ سے دل کے سیر گلشن
نور خدا جنت کی فضا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شاہد قدسی کا یہہ مکان ہے جلوہ کنان ہر نجم دہان سے
عرش بنا ہے سیر سما ہے دل کے اندر چشم کے باہر
وصل کا طالب ہو نہین یقین ہے سامنے رفعان زہرہ جبین ہے
شوق بھرا ہے سانگ بنا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شمع حرم ہے یار کا جلوہ دل مین خزان گلزار کا جلوہ
سیر بقا ہے دید فنا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
زند سیہ و خال ہے اوسکا مسکن وما داگال ہے اوسکا
بھرتا سد ہے رہنے کی جا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
گوشہ خاطر اوسکی خلوت ہے صف مژگان موجب غفلت

تن و دل خستہ ہوے ہیں اب اندر باہر
در و دیوار گرے ایک ہوا گھر باہر

عکس آئینہ میں ہے صورت دلبر باہر
جلوۂ حسن قدیم اوسکا ہے اندر باہر

جز و تن ہے رخ شفاف سی اوسکی خط سبز
نہیں ممکن کہ ہوا ئینہ کا جوہر باہر

آشنا لجۂ خوبی کے رہا ناف کا دل
اس ہنور سے نہوا کوئی شناور باہر

جلوہ رخسار کا ہی کان کے بالے سی دو چند
ہو نہ ہالے سی کبھی ماہ منور باہر

تیری الفت نہ اسے ہو تو ابھی الدم میں
چیر کر سینہ کو دل پھینک دوں دلبر باہر

خوشنما یار کی چوٹی کا ہے موباف ایسا
من ہی جوں منہ سی اوگلتا کوئی اژدر باہر

گھر سے نکلا تری یوں میں بھی کہ جس حسرت سے
خانۂ تن سی ہوی جان سکندر باہر

یاد دندان میں جو ٹپکے مری آنکھوں سے سرشک
آب نکلا نہ صدف سے ہوی گوہر باہر

جوش وحشت سی نکل جائیگا مرقد سے دل
کرکے صدپارہ کفن کے مری چادر باہر

دل سے ابرو کا خیال اوسکو تو عاشق نکال
میان سی وہ نہ کالے کہیں خنجر باہر

مہر نوروز کو ہو برج حمل سے نہ طلوع
صبح نکلی جو دریچے سے ترا سر باہر

ہے بیان میں خط کی دہن کا بھی تصور سہیل
باغ جنت سی نہیں چشمۂ کوثر باہر

یوں جو سینہ میں طپان ہے کافر
دل ہے یا دشمن جان ہے کافر

جھوٹ دیکھا نہ کبھی قول رقیب
یہہ بھی کیا سیف زبان ہے کافر

کیا گنہ مجھسے ہوا یا اللہ
کیوں مرے درپے جان ہی کافر

جلانہ آتش حسرت کی بیقراری سے	شراب پی کے تو چہرہ کا سرخ رنگ نکر
ہوای عشق مین ناحق ندی تو جان اپنی	ارادہ شمع سے وصلت کا او پتنگ نکر

وہ بیوفا ہی شہید اوس سے کیا امید وفا
خیال دوستی دلبر فرنگ نکر

گل کہا کے جو موی مین کسی گلعذار پر	گل ہی نہ شمع رات کو اونکی مزار پر
پر تو فگن نہو چمن لالہ زار پر	عرصہ فضا کا تنگ نکر تو بہار پر
جنکی نظر ہے صافی دندان یار پر	کب تہو کتے مین سلک در آبدار پر
مژگان سرخ پر مین مری اشک جسطرح	موتی کا دانہ دوڑی ہی ریشم کے تار پر
اوس گل کے بادکش کے لئی صبح باغ مین	بلبل کیطرح ہمنی ہی مارے ہزار پر
مژگانپہ میری اشک کا قطرہ ہے جلوہ گر	منصورنے قرار لیا نوک دار پر

نامہ ہی سب شہید کے اعمال کا سیاہ
لاکن نظر ہے رحمت آمرزگار پر

یارو بناؤ اک مری گر جا مزار پر	تا آسکے طوف کو بت ترسا مزار پر
مین سدرہ چاہتا ہون نہ طوبا مزار پر	اوسکا ہو سایہ قد و بالا مزار پر
مشغول اشک وہ موی پر ہے ابر روح	ساون ہی شور مین ہی پپیہا مزار پر
مین کس غزال چشم کا ہون کشتۂ مژہ	چرتا ہی سبزہ آکے چکارا مزار پر
ہوگا مرا وہ نامۂ اعمال حشر مین	بس ہی کسیکا نقش کف پا مزار پر

بعد فنا بھی ہے ترے آنیکا انتظار	نرگس کا کیون نہو مری دستا فراز پر

گل کہاکے جان تیری نے دی شھید نے
پہولونکا جاکے رکہہ کوئی دونا مزار پر

دیکھے نہ چین کی سیر جنہنے ختن کی سیر
طوبی کی دیکھی سیر نہ سرو چمن کی سیر
کیون برق کو نہ آئے چکا چوند دیکہہ کر
افشان جبین کی مانگ کا جہومر بہت ہی خوب
رم کیون نہ دل پسند ہو رعنا غزال کا
مین اور اپنے گوشۂ دل کا مراقبہ
حیران ہون شکل نکہت گل یہہ دل غریب
ہے روشنی خانۂ دل اس سے رات دن
الفت کے سنگ لاخ زمین ہم پہرے تمام
کرتا وہ جیت اور مرے چومتا قدم
ہاروت مین ہون اور یہی ماروت دل مرا
اے رشک مہ چادر مہتاب سے زیاد
سیر میان یار تو عنقا کی سیر ہے
موباف زر نہین تری چوٹی مین رشک ماہ

چین و ختن ہی زلف شکن در شکن کی سیر
دیکھے ہو جسنے قامت نازک بدن کی سیر
براق برق وش ہی تری پیرہن کی سیر
پروین کے کہکشان کی نہ زیبا پرن کی سیر
یعنے رمیدگی ہے دکہاتی ہرن کی سیر
مجنون تہا اور نجد کی وحشت مین ابکے سیر
غربت مین خوش ہی بہول گیا کیون وطن کی سیر
یہہ آہ دل دکہاتی ہی شمع لگن کی سیر
تونے ہی بیستون کے فقط کوہکن کی سیر
مجنون جو دیکہتا مری دیوانہ پن کی سیر
بابل ہے زہرہ وش تری چاہ ذقن کی سیر
دلکش ہے زیر خاک ہماری کفن کی سیر
ملک عدم کی سیر ہے اور یکے دہن کی سیر
دیکھے اندہیری رات مین افعی کہن کی سیر

[illegible]

فلک پہ رونق انجم ہو جو سطح مہ سے — ہے اس طرح مری مہ رو سے انجمن کی بہار
کرے نہ رات کو پروین و کہکشان پہ نظر — جو تیرے بازون پہ دیکھے نورتن کی بہار
ہوا شہید کہن سال پر جوان ہے فکر
رکھے ہی کیفیت اس بادۂ کہن کی بہار

ردیف زاے معجمہ

گردش سے چشم کے ہے نگاہ نگار تیز — کیون سان پر چھری کو ہی کرتا لوہار تیز
مین ابرو و مژہ کا نچوڑون تری خیال — تلوار لاکھ تو نے کری تو ہزار تیز
اوس تندخو کی آئی خوخال سیاہ یاد — مرچین چبائین مین نی سیہ تین چار تیز
چین جبین و ترشی رو نے کیا ہلاک — سرکے کا اوس نے مجکو کہلایا اچار تیز
کیا گرم و تندرو ہے تو ای ناقۂ حیات — رفتار ہی تری شتر بے مہار تیز
منہ مین تری زبان ہی یا لال مرچ ہے — کرتا ہی بات مجہ سے تجہ ای گلعذار تیز
پرزے کترتی ہی دل نازک مزاج کی — قینچی سے کیا زبان تری چلتی ہی یار تیز
اوڑ جاے نور نرگس شہلا کے آنکہ سے — تو جب کری نگاہ سوی لالہ زار تیز
پہونچا ہی رنج ہر بن مو سے تری مجھے — نشتر مری جگر کے ہوی وار پار تیز
گر اوس کے رخ پہ دیکھے خط سبز کی بہار — گلبرگ مین صبا نہ چبھی نوک خار تیز
مژگان نے لاکھ گنج شہیدان کیا جہان — کیا آبدار ہے تری خنجر کی دہار تیز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شب فرقت طپش دل جو مری دیکھتے ہیں
پند فرماتے ہیں تسکین و تامل ہمراز

سہل سمجھیں مرض عشق کا میرے نہ علاج
نہ کریں کشتۂ شمشیر تغافل ہمراز

کان تک اوسکی کبھی حلقۂ گیسو کیطرح
میرے افسانہ کا پہونچا ہیں تسلسل ہمراز

داد دیتا وہ مری کنہ معانی کے شہید
آج ہوتا جو مرا بلبل آمل ہمراز

باہر ہوا نہ سنگ سے تھا اک شرر ہنوز
ہیں تب سے جل رہے مری دل اور جگر ہنوز

ہے اوسکے دل میں آہ کا میرے اثر ہنوز
موجود نخل سوختہ کا ہے ثمر ہنوز

پہوٹے تھے ہمنوا نہ مرے بال و پر ہنوز
اوس دن سے اپنا کنج قفس میں ہے گھر ہنوز

سر پر لیا ہی کوہ امانت ازل کے دن
ہے تب سے بار کا متحمل بشر ہنوز

مرقد یہ ہے مری پر عنقا کا مور چل
یعنے ہی دل میں اوسکا خیال کمر ہنوز

میں خاک ہوگیا ہوں یہ جاتا ہی اوسکی پاس
میرا غبار دوش ہوا پر ادہر ہنوز

کیا چیز ہے قمر کہ غلامی کا تیرے داغ
موجود اوس کے رخ پہ ہے رشک قمر ہنوز

ہر چند گریہ جوش پہ ہی شکل آئینہ
پر ضبط اشک سے نہ ہوی چشم تر ہنوز

ابرو سے تیغ کھینچ کے ہاتھ اوس نے رکھ لیا
پر سینہ اوسکے آگے ہی میرا سپر ہنوز

آہیں ہزار ہجر میں کھینچیں برنگ شمع
پر ایک آہ بھی نہوی کارگر ہنوز

ہوگا تجہی سے اے طپش دل برا یہ کام
قاصد تو جاکے وہاں سے نہ لایا خبر ہنوز

سر کٹ گیا مرا اگر اعجاز عشق سے
ہے تن پہ شکل شمع نمودار سر ہنوز

زلف و رخ جانان کا شہید اپنی کو ہی دہیان
پہر چار پہر رات ہو یا چار پہر روز

نچاہئے ترے آنکھون کو دیدبان ہرگز — کہ آہوونکو نہین قید پاسبان ہرگز
کہی ہی شمع یہی اہل بزم سے رو رو — کہ جل مرو پہ نہ کہولو کہین زبان ہرگز
جو خضر جانے کبہی زندگی مین درد فراق — تو پہر طلب نہ کری عمر جاودان ہرگز
طلب مین بوسہ کے تو آج کل مجہو نہ پہرا — مین جانتا نہین کچہہ یار این و آن ہرگز

شہید کی بہت اعلی ہی اب سالی طبع
پہونچنے مین نہین محتاج نردبان ہرگز

تمام جسم مین سچ پوچہئے تو جان ہی عزیز — پر اپنی جان سی مجکو وہ نوجوان ہی عزیز
زبان ہی کوزۂ قند آپ کا دہان ہی عزیز — دہان کو شاخ نبات آپ کی زبان ہی عزیز
ہے اوس کے گہر مین ہوس مجکو بار پانی کی — ضرور لطف و مدارای پاسبان ہی عزیز
تری مکان کو باغ جنان سمجہتا ہون — جو تو نہ پاس ہو تو کب مجہی جنان ہی عزیز
مین سنتے خویش و اقارب بدل عقارب مین — کسی عزیز کا اسوقت مین کہان ہے عزیز

نہین ہی گوش زد اب نغمہ مرغ گلشن کا
شہید زمزمہ پرداز کا بیان ہے عزیز

گو جوشش گریہ سی ہوی دشت و جبل سبز — ای چشم ترا اپنی نہ ہوی کشت امل سبز
ساعد کو ہی اوس دست حنا بستہ سی یون زیب — جیسے نظر آتا ہی کسی شاخ مین پہل سبز

ردیف سین مہملہ

کرے ہی غش مجھے اوس رشک گل کی تن کی باس
یہہ پہنچی پہنچی ہی کب خلد کے چمن کی باس

رچی ہی غنچہ میں کس شوخ گلبدن کی باس
کہ میری خاک سے آتی ہی یاسمن کی باس

نہو تسلی یعقوب مصر سے جب تک
نسیم لائی نہ یوسف کے پیرہن کی باس

شمیم حلقۂ گیسو سے ہی مجھے نفرت یہہ
دماغ کوب ہی یہان نافۂ ختن کی باس

دہان غنچہ ہی خوشبو بھی پر یہہ لطف کہان
کہین لطیف ہے اوس تیرے دہن کی باس

دیا ہی کون سی گل پیرہن پہ جی اس نے
ملک بھی سونگھ کے بولی مرے کفن کی باس

شہید کیون نہ مجھی خاک کربلا ہو عزیز
کہ اوس سے آتی ہے فرزند بوالحسن کی باس

سن میرا نالہ کہا رعد خروشان نے کہ بس
نہ کہا پر کبھی اوس دشمن ایمان نے کہ بس

نالہ کر کرکے گلا مفت کہا تا تک بیٹھون
یہہ ستایا ہی اب اس روح کی سوہان نے کہ بس

مسجد و دیر مین سن شور مرے نالون کا
سیکڑون بار کہا گبر و مسلمان نے کہ بس

کفش پا برہنہ پائی پہ نہ تو دانت نکال
یہہ ولایا ہے ابھی نجد کے میدان نے کہ بس

ہوس گریۂ دلخواہ کہا تا تک روون
میرے رونے سی کہا نوح کے طوفان نے کہ بس

جالیا پنجۂ مژگان نے کسی کا دامن
یہہ سلوک آج کیا دیدۂ گریان نے کہ بس

میرے ہنر زخم کو کل ایسا کیا شرمندہ
مسکرا کر وہ کسی کے لب خندان نے کہ بس

کیون نہ اب روئے ایسا کہ اٹھا یا شہ شعبد
فتنۂ تازہ کسی نرگس فتان نے کہ بس

باد در دشت ہون دولت ہی کہ رہبر ہی پاس
مین تہیدست ہون جون گل نہین زر ہیرا پاس

یہہ پہنچی ہی اوس لف عنبرین کی باس
کہ جسکے سامنی مٹی ہی مشک چین کی باس

ادہر سے اوسمن اندام ملگجی کرتی
بہت نسیم لے آتی ہی یاسمین کی باس

غبار دل مرا رونے سی یون دہکتا ہے
کہ پانی پڑنے سی اوٹہتی ہی جون زمین کی باس

کہے لیے بالون کے لٹ کی ہی اوسمین کہ جب خوشبو
کسے خوش آتی ہی گیسوی حور عین کی باس

شہید ہمین مرے روح تازہ بخشی ہے
عجب ہی تربت معصوم نجمین کی باس

کب ہی گل بونگہنی کی اودل صد چاک ہوس
گل اوگا خاک سی ہی خاک کیے کیا خاک ہوس

دختر تاک کی تہی دل مین تہ خاک ہوس
نکلے اب خاک سی بن کر شجر تاک ہوس

جیسا معشوق ہی پاک ایسی مری نیت پاک
پاک طینت ہون مری کیونکہ نہو پاک ہوس

جمع سی زر کے دل غنچہ پریشان ہوا
تو نہ دولت کی کرای صاحب ادراک ہوس

جام سے تیری مئی وصل کے ہووے سرشار
یہی رکہتا ہی کوئی رند فرخناک ہوس

دختر تاک یہ تہی تاک نکالے دل کی
پینے گل باغ مین زیر شجر تاک ہوس

خاک پر بیرستے کہیلے کیون نہ چمن نرگس کا
تیرے دیدار کی ہے اوسے بیباک ہوس

حلقۂ چشم سیہ نے ہی سیہ مست کیا
کیا بجہا ویگا مرے کاسۂ تریاک ہوس

عشق ہی بحر عمیق اسمین سوا عاشق کے
تیرنے کی نہین رکہتا کوئی تیراک ہوس

شعلہ خو وقت غضب تجہے جلانے کے سوا
اور کیا رکہے بہشت خس و خاشاک ہوس

ہی شہید اپنا غلام آپکا دن محشر کے
ہی شفاعت کی اوسے یا شہ لولاک ہوس

مشکل کشا کے جاؤں تصدق پھر یوں تشھیس
حلال سخت عقدۂ مشکل کے آسپاس

ہے وہی صید دفا رشک اسیران قفس
کہ نہ ہے منت زنجیر نہ احسان قفس

قفس تن کی اسیری نہیں زندان سی کم
ہر نفس دام ہے ہر دم وہی زندان قفس

آنکھہ جس صید نے صیاد کے گھر کھولی ہو
نہ اوسے دام کی حسرت ہے نہ ارمان قفس

دل اگر پردۂ دیوار قفس سے نہ رکے
باغ قدرت ہے فضا چمنستان قفس

ہو بہو گنبد افلاک قفس ہے اپنا
دانہ و آب ہے آب قفس و نان قفس

ہر سر راہ یہہ مرغ قفسی کہتا ہے
آج کل کوچ ہے اے خانہ بدوشان قفس

حسرت مرغ قفس آ دیکھہ کہتی ہے تشھیس
حسرت آباد ہے یہہ خطۂ ویران قفس

ردیف شین

کب ہوئی پھر تجکو تری یاد فراموش
اس یاد کی دولت ہوئی فریاد فراموش

تجہکو مری ایجاد معانی کی قسم ہے
تو مجہکو نکر اے ستم ایجاد فراموش

قاصد کو ترے رد و رعایت نے جو گھیرا
بس ہو گئی اوسکو مری روداد فراموش

او شوخ نکر یاد سبق تو کہ ہوا ہے
علم و ہنر حضرت اوستاد فراموش

کیا غیرت عشق آئے کہ سر پھوڑ کے بیٹھے
کیوں کوہکنی ہو گئی فرہاد فراموش

دلکو مرے محویت یاد آ گئی پھر ہے
شاید کہیں پھر اوس نے بدی یاد فراموش

[illegible]

کرتا تلاش کون نہین لیکن اسے شہیل
تیرے سخن کی طرز عجب ہے عجب تلاش

ہے اہل زر کو منصب و جاگیر کی تلاش
ابرو کی اور ہے زلف گرہ گیر کی تلاش
نادر ہے تو مرقع عالم مین او حسین
تحت الثری کریگی رواں حرص مال و جاہ
آیا پسند زلف چلیپا کا سلسلہ

خورشید کو ہے اتنے دن اکسیر کی تلاش
محراب کعبہ کی ہے نہ زنجیر کی تلاش
یوسف کو ہے سدا تری تصویر کی تلاش
قارون کو مرتے دم رہی توقیر کی تلاش
تہی مدتوں سے دلکو مرے پیر کی تلاش

ہم مرتبہ شہیل ہو تیری تلاش سے
سودا نصیر و مصحفی و میر کی تلاش

طنبور ساں ہے منہ سے نکلتی صدائے عیش
دن عیش کے کہاں ہین جوانی گذر گئی
سامان عیش سب ہے مہیا یہ ساقیا
کچھ غم نہین جو عمر کٹی رنج و فکر مین
مانند گل ہے لب پہ شراب طرب کا جام
وہ آشنائے عیش ہین مین آشنائے رنج
مین ضبط کر رہا ہون انہین زمزمون کیطرح
اوس طفل نے نوا سے رہتا ہون لب بلب

عیاش ہو نہین سر مین بھرے ہوائے عیش
پیری مین رو کے اب یہی کہتا ہون ہائے عیش
تو ہو نہ ہمکنار تو کسکو خوش آئے عیش
پیدا نہین ہوے ہین جہان مین برائے عیش
شغل اس چمن مین انکو نہین کچھ سوائے عیش
مین آشنائے رنج ہون وہ آشنائے عیش
دل مین بھرے ہوے ہین مرے نغمہائے عیش
نے کی طرح سے ہے مرے لب پر نوائے عیش

۸۸

[illegible]

ردیف صاد

اگرچہ آپکے لاکھون ہین نہران مخلص		اگرخباب کا مجہا کوئی کہان مخلص
شہید کا سخن باخلوص سنکے کہا	ولہ	تخلص اپنا کیا اوسنے نکتہ دان مخلص
سینے سے نکل کے نالہ کر رقص		کب سنگ مین کرتے ہین شرر رقص
پلکون پہ تہرک رہے ہین آنسو		شادی پہ نہین ہے منحصر رقص

ردیف ضاد

بلبل آشفتہ ہو دیکہہ کے گل کا عارض	رشک گلشن ہی وہ رشک گل حمرا عارض
شیشۂ بادۂ گلگون ہے نہ تنہا عارض	سرخی رنگ اگر مے ہے تو مینا عارض
کونسی چیز بری اوسکی ہے سبحان اللہ	خال و خط چشم و دہن زلف چلیپا عارض
تلوے نازک رگ گل ہی ہوے جون خار نگار	گل آیا جو ترے زیر کف پا عارض
کفر و ایمان سے تم اے شیخ و برہمن گزرو	دیکہو اوسکا جو تہ زلف چلیپا عارض
حال ہسکتہ کا ہی آئینہ سے دریافت ہوا ہے	تو دکہاتے مجہے اے رشک مسیحا عارض
مصر کی جنس کا دیکہا ہے تماشا تو نے	اے زلیخا اگر اوسکا ہے تماشا عارض
مرتے دم اوسکے رخ و زلف کا ہی لب پر نام	رات یا زلف و ظیفہ ہے تو دن یا عارض

خوبرویان جہان کیون نہون تنگ اوسکو شہید
کہین ایسا نہ سنا ہے نہ دیکہا عارض

چاہیے ترے کرم سے جو امیدوار فیض		ممکن نہین کہ ہو نہ اوسے ایکبار فیض

ردیف ظا

نکہت و گل کی طرح دونون باہم محظوظ

٨٩

ردیف عین

کسی طریق سے یہہ عاشقی کا جادہ لحاظ		ادیب کیسا ہی ہووے اوٹھا نہیں سکتا
الامان الامان الحفیظ الحفیظ	ولہ	دل ہے یا قہرمان الحفیظ الحفیظ
لیکے تیر و کمان الحفیظ الحفیظ		قتل پر کسکے اب نکلا وہ شوخ ہے
کسکی جاتی ہے جان الحفیظ الحفیظ		وہ تو آ ہی گیا یارو اب دیکھیے
کتنے ہو بدگمان الحفیظ الحفیظ		بات کرنے سے میرے تم اب رک گئے

تیرا منہ لے شہید اور اوسکا گلہ
اُف رے او بدزبان الحفیظ الحفیظ

کسیکو عیش رہے خوش کسیکو غم محظوظ	ترا خیال و مرا دل رہیں بہم محظوظ
تمہاری یاد میں صاحب سدا ہیں ہم محظوظ	ہمیں بہلاکے رہو تم ہمیشہ خرم و شاد
حباب وار نہیں کوئی ایکدم محظوظ	ستم سے سیل حوادث کے زیر گنبد چرخ

اسی طرح سے لکھا ہے کیجیے شہید غزل
کہ نقش سینہ کرے لوح ہو قلم محظوظ

وہاں رہی آپ کو خوش وقتی عشرت ملحوظ	یہاں ہوا اندیشۂ رنج و غم فرقت ملحوظ
مجھے اغماض رہا اون سے مروت ملحوظ	مجھپہ ہے سردم غضب درون پہ عنایت ملحوظ
پہلے ہوتی ہی رہ و رسم محبت ملحوظ	وصلہ جنکو عطا حق نے کیا ہے اون کو
نہ تو انا ہی ہے مطلوب نہ طاقت ملحوظ	کہت گیا ہوں مرا دوش ہوا پر ہے مقام
تجکو ہے لیکہ خوبی کی رفاقت ملحوظ	گو ہر دسہ نہیں الدہم کا یہہ ہے شل حباب

جہان مین کون ہی اسوقت مجسا دولت مند
تری قسم کہ مین اسکندر ہی مرے طالع

شہید سا تو ین آئی ہے مشتری تجکو
وہ زہرہ وش تری ہنستا ہے دیکہہ کر طالع

ردیف عین

شمع رو روشن ہی تجہپر کیا کہون احوال داغ
ہے مرے سینہ میں اوسکو ربط فانوس چراغ

ہے مے عشرت کا ظالم دمبدم پیمانہ پر
اب تلک افسوس ہی ساقی تو بہرتا ہے ایاغ

کنج عزلت سی دل وارستہ پاتا ہے جو لطف
وسعت صحرا مکان مین کہان اتنا فراغ

ہے ہوس اونکو مری پہولون مین آنا نصیب
جنکے ہاتون سی مرا سینہ ہوا ہی رشک باغ

دے نہ اب تکلیف سیر باغ کی مجکو شہید
تو ہی اے نادان بہلا کہہ تو کہان ایتنا دماغ

یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ
دکہلاتے ہین طرفہ مجہے سیر باغ داغ

ہے مہر کی جبین پہ مرا داغ زندگی
رکہتا ہے آسمان پہ میرا دماغ داغ

گر مدعی کو خوش نہین آتا سخن تو آئے
بلبل کا نغمہ سنکے ہوئی جان زاغ داغ

سینہ مین دل ہی گرم کہ اخگر دہک رہا
اس رشک سے ہوا ہی ترا دل ایاغ داغ

قول شہید عشق مین تیرے ہے لالہ رو
یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ

کم مہر سلیمان سی محبت کا نہین داغ
خاتم جو مرا دل ہے تو خاتم کا نگین داغ

ردیف ف

وله

ردیف قاف

ہے یار نہیں شغل مے و جام سے واقف
اک عمر ہوئی میں نہیں اس کام سے واقف

سمجھیگا وہ کیا درد جدائی کی اذیت
جو شخص نہیں وصل دل آرام سے واقف

گر دیتا اجل کونسا طائر نہیں صیاد
اس باغ میں تیرے قفس و دام سے واقف

تو ہے کہ سبب راحت جان مجھے جلنے
دل میرا نہیں راحت و آرام سے واقف

زلف و رخ جانان کے تصور میں ہوں مدہوش
میں صبح سے آگاہ نہ ہوں شام سے واقف

نیرنگی زلف و رخ جانان کا ہوں عاشق
میں کفر سے ماہر ہوں نہ اسلام سے واقف

ہے خاص کو تو قدر شہید اپنی سخن کی
گو عام نہ مجھسے ہیں نہ ہیں عام سے واقف

پھول کرتے ہیں گلبدن کا وصف
لب پہ غنچہ کے ہے دہن کا وصف

قد و گیسو کو دیکھ اسے منصور
سن مرے دار او رسن کا وصف

حسن جانان پہ دل سے ہے پروانہ
میں اور اس شمع انجمن کا وصف

زلف و رخ کا ہے اوسکے مجکو خیال
کیا سنوں سنبل و سمن کا وصف

مدعی کیا ہے اہل ہند شہید
کرتے ہیں سب مرے سخن کا وصف

عاشق کی زبان پر گفتار بے تکلف
اقرار بے تصنع انکار بے تکلف

اتنے نہیں ہے کوئی نا محرم و مخالف
جو دل میں ہو سو کیجے اظہار بے تکلف

آداب رسم تمکین لتے نہیں ہیں دلکش
جو کچھ ہو خوش نما ہیں اطوار بے تکلف

ردیف کاف

٩٣

سیہ ترے لب نوشین پہ خال ہے اتبک
مقیم چشمۂ کوثر بلال ہے اتبک

لب اوسکا پان کی سرخی سے لال ہی اتبک
بہار دیکھو شفق مین ہلال ہے اتبک

چمک پہ حسن اور اوسکا جمال ہے اتبک
کہ ماہ و مہر سا ہر ایک گال ہے اتبک

مرا جہان مین عنقا مثال ہے اتبک
مجھے عدم مین کمر کا خیال ہے اتبک

ہنوز کوہ و بیابان مین سر پٹکتا ہون
رمیدہ مجھسے وہ رعنا غزال ہے اتبک

کیا تہا بوسہ طلب کل ہو آج چین جبین
تمہارے چہرہ پہ اوسکا ملال ہے اتبک

ترے فراق مین جینا مجھے ہوا دشوار
کہ ایک ایک دن ایک ایک سال ہی اتبک

خطا ہوی جو لیا زلف کا ترے بوسہ
گناہگار مرا بال بال ہے اتبک

جگر پہ داغ ہے لالہ کے لیے نسیم بہار
نظر مین اوس کے جو عارض کا خال ہی اتبک

بہار رفتہ تماشے کو آئی ہے کہ چمن
تمہاری مین قدم سے نہال ہی اتبک

شہید کا ترے اب ہجر مین وصال ہوا
اوسی ہوئے پہ بہی شوق وصال ہے اتبک

سو رنج سے کل ہم جو گئے یار کے در تک
جھڑکے وہ نہ آنے دیتے ہوی گھر تک

آشفتہ حسن اوسکے ملک سے ہین بشر تک
ہے شام سی حیرجا رخ و گیسو کا سحر تک

دل کو نظر تند سے دیکھے نہ کہین شوخ
یہہ روئی کا گالا نہ پہونچ جای شرر تک

مجروح فقط تیغ سی ابرو کے نہین دل
زخمی ہی ترے ناوک مژگان سی جگر تک

کیا ذکر ہے ناصح مری دامان قبا کا
وحشت مین کرون چاک گریبان سحر تک

بس بات کے کہتے ہی سے گئے رک
الفت اور یہہ مزاج نازک

کس مست کو تاک یا دو صد دست
تسلیم کرے ہے آج جہک جہک

صد شکر سہیل تم بہی ابیات
موزون کرنے لگے ملا تک

ہر چند رگ جانکا رشتہ تار ہے نازک
سو مرتبہ اس سے کمر یار ہے نازک

شاعر ہون طبیعت ہے مری بال سے باریک
اس سے بہی مزاج بت عیار ہے نازک

اے رشک چمن جیسے کہ نازک ہین ترے لب
ایسا نہین برگ گل گلزار ہے نازک

رکہتا ہون قدم وادی وحشت مین سنبہل کر
ٹوٹے نہ کہین نوک سر خار ہے نازک

کیا سمجہے سہیل اسکو کوئی گندہ طبیعت
از بسکہ مری معنی اشعار ہے نازک

دل لگی رکہتی ہین یہہ خوش نگہان ایک نہ ایک
بیٹہا ہی رہتا ہے دیوانہ یہان ایک نہ ایک

نالے آہستہ کرا دل نہ سنین ہم آواز
آن پہونچیگا یہان نعرہ زنان ایک نہ ایک

دلدہی مین جو بت سادہ سمجہے یاتی مین
چہیڑتے رہتے ہین خوبان جہان ایک نہ ایک

سیر کی ہمنے جو سفاک ترے کوچے کی
وہان تڑپتا نظر آیا ہے جوان ایک نہ ایک

غم سہیل ابنکرو تم نہ رہوگے بے شغل
عشق پر حسن کی کہولے گا دوکان ایک نہ ایک

عشق اوس لب شیرین کے جو ہی خال سے اتب
مرغوب مجہی مین شکری فالسے اتبک

کسطرح سر بلند ہوون تیرے خاکسار
جون گرد باد اون کی ہی برباد بن مین خاک

اوس شنگ گل سی دعوی نزاکت کا جب کیا
بولی صبا دہان گل و یاسمن مین خاک

کس کے شمیم زلف نے دل انکا خون کیا
آہو اڑا رہے ہین جو دشت ختن مین خاک

اہل صفا کی قدر ہو غربت مین بیشتر
گوہر کو آبرو نہین حاصل وطن مین خاک

سر پھوڑ کر وہ اوسکے لئی جان سے گیا
شیرین اوڑائی کیون نہ غم کوہ کن مین خاک

ردیف گاف

ہے یاد بت مین رگ جانکا نشتر رگ سنگ
ہے اپنا رشتہ تسبیح تار ہر رگ سنگ

غزل مین سنگدلی کا ہے مندرج مضمون
بجا ہی تار ہی مسطر کا ہو اگر رگ سنگ

ترے خیال مین پتہرا گئین مری آنکھین
مژہ کو اور تو مین کیا کہون مگر رگ سنگ

گہر کے دانے حقیقت مین سنگریزے ہین
بجا ہی سے کہئے کہ ہی رشتہ گہر رگ سنگ

جو حال دیکھے ذرا میری سخت جانی کا
تو جوش گریہ سے ہو تار ابر تر رگ سنگ

ہے جو تمہاری یہہ اسدرجی قساوت قلب
جگر ہی سنگ تمہارا رگ جگر رگ سنگ

تری وہ تمکنت آمیختہ نزاکت سے ہے
تو ایک سنگ ہی اے بت تری کمر رگ سنگ

بتان ہند مین پتہر کی تو ہے رشک چمن
کہ ہر رگ گل و سرو و سمن کہ ہر رگ سنگ

ہوا ہے سوکھ کے تنکے کیطرح مجنون قاق
کہ جسم کے ہین شرائین و مو و ہر رگ سنگ

رقم کئے جو مضامین ترے درشتی کے
ہے قلم کا ہوا ریشہ سیمبر رگ سنگ

شہید شاعر نازک کے تار تار ہو جگر
نہ بد ہے ہجو تجہ ہو آرائش دگر رگ سنگ

ردیف لام

رخسار سے خجل ہے ترے گلعذار گل
رکہتا نہین جمال کی تیرے بہار گل

گل کہائے جس پہ قبر پہ اوس گلعذار نے
آکر کبہی چڑہائے نہ دو تین چار گل

ہے بے خزان تمہارے گل حسن کی بہار
رکہتا ہے گرچہ سو چمن روزگار گل

داغ جگر سے قبر ہے روشن ہے غم کسے
گر ہو گیا ہوا سے چراغ مزار گل

سب نخل بار رو رہے اباغین مگر
میری نہال عیش کا لایا نہ بار گل

جوش بہار تو ہے بہت خوشنما یہ حیف
اک ہفتہ اس چمن مین نہین پایدار گل

الفت نے نخل لالہ بنایا مجہے شہید
داغون کی میرے جسم پہ ہین بے شمار گل

جب باغ مین تو ماتہہ مین اک اپنے لائے گل
شادی سے پیرہن مین نہ پہولا سمائے گل

گل کا نشان تو باغ مین ڈہونڈہے ہے باغبان
بلبل کے دل مین دیکہہ کہ ہے نقش پائے گل

کس شگفتہ رو پہ نظر آشنا ہے شہید
بیوجہ کب ہے خندۂ عشرت فزائے گل

ترے سبب سے ہم مین یہان آشنائے دل
تجہ پر جو دل فدا ہے تو ہم ہین فدائے دل

جوہر ہی آئینہ کے لئے مانع صفا
پر عشق کا ہے جوہر ذاتی صفائے دل

ہر چند یار دوست ہے سرمایہ سرور
پر دیکہنا بہت ہی مسرت فزائے دل

رفتار یار جب سی پڑی ہے مجہے نظر
نقش قدم ہے سینہ مین تب سے بجائے دل

شیشہ کو میکدے مین کہین توڑتے شہید
دیکہا تو بول اوٹہا وہین مین ہی کہ ہائے دل

ردیف میم

طایر روح نہ اوڑ جائے کہین ای صیاد	رکہہ قفس مین نہ ہمین تازہ گرفتار ہین ہم
غم یہہ کہائے کہ ہوئی لیت ہی ہم سی بیزار	کون کہتا ہی کہ خود زیست سے بیزار ہین ہم
سخت دیوانہ کیا ایک تری الفت نے	جائو خود ور نہ فلاطون سے بہی ہشیار ہین ہم

چشم بیمار کا سودا نہ کسی کو ہووے
ای شہید اپنی خوشی آپ سے بیمار ہین ہم

غصہ کے وقت سنتے ہین دشنام لب سے ہم	امید لطف رکہتے ہین تیرے غضب سے ہم
ہے بے صدا اگر جرس کاروان غم	جون نقش پا ہین گوش بر آواز کب سے ہم
مین جب سی آشنا ترے ای شوخ بے وفا	بیگانے ہم ہی ہوگئے رب اوس سب سے ہم
ٹہیرے نہین برنگ صبا دم بہر ایک جا	اوس گل کی جستجو مین مین آوارہ جب سے ہم
کب تک جلا کرے کوئی ای سوزش فراق	جون شمع اب تو پہنک گئی اس تاب و تب سے ہم
آپہی تو مجہہ آنکہین نکالو کہو نہ پہر آپ	دیکہین گے تجہکو تیرا نکہہ اوٹہا کر ادب سے ہم

خورشید سا ہے داغ بدل ہجر مین شہید
پہونچے ہین ان دلون کو تمہاری سبب سے ہم

نہ پری ہے نہ حور کا عالم	اللہ اللہ رے نور کا عالم
تحل ہر باغ و راغ کہتا ہے	تہا یہی تجلی طور کا عالم
طلب عقل بے شعوری ہے	جو کہ سمجہا شعور کا عالم
دو جہان عینک بصارت کر	تا نظر آئے دور کا عالم

تقلید کب پہنچتی ہی تحقیق کو شہید
ہندی مین شعر کہتے ہین ہندی زبان ہین ہم

٩٧

مرض عشق کو شفا معلوم / آہ اس درد کی دوا معلوم

گل کو اوس ماہ رو سے کیا نسبت / گو ہوا رنگ پر صفا معلوم

دل ترے عقل پر پڑین پتھر / بس ترا حوصلہ ہوا معلوم

آہ جس بات کا مجھے ڈر تھا / اب تو وہ شوخ کر گیا معلوم

ہم کبھی ہاتھ سے نہ کھوتے دل / پہلے ہوتی جو یہہ بلا معلوم

اے جوانو مزا جوانی کا / وقت پیری ہمین ہوا معلوم

اے شہید الفت اور یہہ بیتابی
بس تجھے ہمنے کر لیا معلوم

اب مرے کام تو آؤ کہ مست آؤ تم / ہمنے اب صبر کیا اپنا کیا پاؤ تم

اپنے حق مین جو مین سمجھا ہون وہی بہتر ہے / ہمدمو اب مجھے ناحق کو نہ سمجھاؤ تم

مین نے غم کھایا نہین غم نے مجھے کھایا ہی / ناصحو بس عبث جان مری کھاؤ تم

آپ کے ہاتھ مرے قتل پہ دو شاہد ہین / اپنے انکار کا شاہد تو بھلا لاؤ تم

دیکھہ بر خاش رقیبون کی لگا کہنے وہ شوخ
کس کے منہ لگتے ہو جانے دو شہید آؤ تم

جسکو ہو اوس قرہ و ابروی خمدار سے کام / نہ چھری سی اوسی مطلب ہے نہ تلوار سے کام

شرر و برق مین زنہار نہین وہ تاثیر / کہ جو نکلے ہی مری آہ شرربار سے کام

شب مہتاب چمن یار اکیلا مین مست / نہ اب اقرار سے مطلب ہے نہ انکار سے کام

ردیف نون

مسافرا یک سپاہی گہر گیا ہی لاکہہ ہزار مین		ادا و غمزہ و انداز و عشوہ دل کے ہین درپے

ہمارا توسن فکر آج لاکہون ہاتہہ اوڑتا ہے
شہیدل ایسے تہے چالاکی سلیمان کی نہ توسن مین

یاد آتی ہین تری جنگ و جدل کی باتین
کر رہی ہین مجھے بیکل تری کل کی باتین

کچھہ نکلتا ہی تو افسون گرئے عشق سے کام
ورنہ افسانہ ہین سب علم و عمل کی باتین

سامنے آپ کے وحشی کی نہین ہے طاقت
قیس و فرہاد کرین دشت و جبل کی باتین

مین بک ضع کہا اونکو تو ہنسکر بولے
آپ مجھہ سے نہ کیا کیجئے یہہ ہلکی باتین

بل تو کہاتا تہا مگر سر ہے دہنا کالے نے
نکل آئین جو ترے زلف کے بل کی باتین

ذکر خال لب شیرین سے حلاوت ہی مجھے
نیش زن کیون نہون زنبور عسل کی باتین

بدر والفت مین تعلق ہی غضب ہے ظالم
وہ لگاوٹ سی تری پہلے پہل کی باتین

حلقۂ دام اجل ہین شکن زلف اوسکی
جی اولجہتا ہے مگر دام اجل کی باتین

داغ الفت کے بدولت جو تونگر ہین شہیدل
اونکو خوش آتے ہین کب اہل دول کی باتین

زہ سانپ زلف کے افعی نہ کوڑیلے ہین
فسون گران سے تو بچ کہیلنا یہہ کالے ہین

وہی خرابی خار اور وہی چہالے ہین
جنون رفتہ نے پہر پاؤن کچھہ نکالے ہین

ہرے بہرے ہین ہمیشہ جنون کی دولت ہم
ہری ہین داغ جگر زخم دل کے آلے ہین

جو اور ہی کوئی دن انکا یہہ ہے رویہ تا
تو بس یہہ چشم ترا اللہ کے حوالے ہین

[illegible]

ادٹھین کب شکل نقش پا مٹے تک تیرے کوچہ سے	ٹلے گو آسمان لیکن کوئی ہم یہان سے ٹلتے ہین
فلک سے کاش گرتے یا فلک ہم پر گرا ہوتا	گرے ہین دل سے ایک بے رحم کے اب کیا سنبھلتے ہین
گلا جاوے نہ کیون دل دیکھہ کر مدہوش کو تیرے	نمک تلوون کو جو ملتے تھے بیٹھے ہاتھہ ملتے ہین

شہید اونکی محبت ہی چھچھوندر سانپ کی ہمکو
نگلتے ہین تو کوڑھی ہوویں اندھے گر اوگلتے ہین

دو عالم لوٹ لوٹ آئے نظر اک آنکہ ہو نہین	زمین و آسمان کا فرق ہے بات اور افسون مین
نہ کیفیت تمہارے حال لب کی حب افیون مین	نہ مستی چشم کی ہے ساغر صہبائی گلگون مین
عوض فہمیدنی مین ستیان اور لولی دل کے	سری اللہ یہہ جوش و خروش ایک قطرہ خون مین
وہ میری آہ و نالہ سی مکدر ہیکے کہتے ہین	نہ کلفت ایسی ندی مین نہ شورش اسقدر لون مین
برنگ سیل تھے ہم کوہ مین ایک عمر سرگردان	بسان گرد باد آوارہ اک مدت تھے ہامون مین
نیاز و ناز میرے اونکی دنیا سے نرالے ہین	نہ یہہ اعجاز لیلے مین نہ یہہ لحاح مجنون مین
تمہارا قامت موزون کہین اوس سے ہی سنجیدہ	فقط ایک نام کو موزونیت ہے سرو موزون مین
کری تجھہ سے اگر فوج تاب کیا اے افعی گیسو	معاذ اللہ کالا کھیل جاوے تیرا اک فون مین
زمین سے آسمان تک موج مارے نوح کا طوفان	جو ٹپکے اپنے اشک سرخ کا ایک قطرہ جیحون مین

شہید آیا نظر یہان ایک ماخذ عقل و مستی کا
کہ فیض خم سے ایک نسبت ہے مجھہ مین اور فلاطون مین

لئے بوسے پہ کچھہ ارمان ابھی اور بھی ہین	تمسے مطلب مجھے ایجان ابھی اور بھی ہین

[illegible]

وہاں آ لگے سر کے بالوں میں بے ساختہ کنگہی رہے
یہاں سے دل صدچاک کے سیر پر آئے چلتے ہیں

مشتاق تمہارے ملنے کے ہم دل اتنے ہیں گی زیر زمین
تم بھول بجا نا ہم سفرو ہم تکو کاری چلے ہیں

ہیہ مارے خوشی کے پہولتے ہیں نا ہم پاؤن تین کہتے ہیں
جب نا زردار آوہ اپنی سج دہج کو سنوارے چلتے ہیں

یہاں زردی رخ ہی رونما ہی اور خون جگر کا بیتا ہی
می کی نشہ میں دور رومال دریا کے کنارے چلتے ہیں

جون موج صبا و نکہت گل ہے قصد عدم یہاں شہید
یکدم تو ٹھہر لے ہم بھی اب تا آئے بارے چلتے ہیں

جاؤ ہمیں کہتی ہو تو ہم بہی گہری تمہارے جاتے ہیں
خوش رہو تم آزردہ نہو جا ہیں پیارے جاتے ہیں

درد ہی اوٹہتا دل میں تو گرم آنسو آنکہ سے بہتی ہیں
جلتے جلتے پانی سے ہم چوٹ کو نہ مارے جاتے ہیں

دلکو ہمارے لیکے کہیں اب لاگ نہیں لگنے دیتا
دیکہہ کے تیری یہہ عیاری ہوش ہمارے جاتے ہیں

خواب عدم سے حشر تک اب جو نکلیں گے نہ اپنی دو رفیق
سوتے میں وہ ہم عشیہ مرنے او نکے پکارے جاتے ہیں

کونسے ایسے آدمی کے ہے لاکہہ برس کی زیست شہید
دن میں گذرتے اب جیسے او سطرح گذارے جاتے ہیں

موت ہے پنجہ مژگان کی توانائی میں
ضعف اب تنگے پنجہ کے ہے گیرائی میں

حسن آئینہ ہی حسب کے خود آرائی میں
جلوہ اوسکا ہی مری چشم تماشائی میں

دم عیسیٰ کی کرامات میں نقصان ہے اب
لب ہیں کامل تری اعجاز مسیحائی میں

پاؤں میں آبلہ ہیں آبلوں میں دشت کے خار
رنگ کس طرح کے ہیں میرے تہے پائی میں

دل کے باہر نہیں رکہتا قدم اب پردہ نشین
میں ہوں فریاد تری گوشۂ تنہائی میں

١٠١

قدرت حق کا تماشا اور ہی دیکھا شہید
یہ لطف آئی تری اشعار کی صنعت ہمین

دل مرے خشک لف کے ہے بال بال مین
مچھلی تڑپ کے جون کوئی رہجائے جال مین

ہے فرق آسمان و زمین اصل حال مین
یوسف کے اور یار کے حسن جمال مین

ہین واحد اوسکے عارض و ابرو مثال مین
دراصل حسن ایک ہے بدر و ہلال مین

تازہ شگوفہ یہہ ہے کہ عناب سیب نار
لائی ہیہم ثمر تری قد کے نہال مین

دونو کے مغفرت کو غفور الرحیم ہے
تم مست اپنے قال مین مین اپنے حال مین

کنج عدم مین بھی دہن یار کا ہے دہیان
معدوم ہوگیا ہون خیال محال مین

باتین چبا چبا کے وہ مجھہ سے نہ کیون کرے
چانول بھرے ہوے ہین شہید اسکے گال مین

نجد کے بن مین جا کے دل لیگئی وحشت ہمین
رقت آئی دیکھہ کر مجنون کی وہان تربت ہمین

خط دکہاتا ہی بہار روضۂ جنت ہمین
ناف کرتی ہی غریق لجۂ رحمت ہمین

صفحۂ ہستی پہ ہے تنگ اپنے رہنے کا مکان
نام سے ہی صرف مانند نگین شہرت ہمین

سنگ سر ہی باد نخوت ای حباب آب جو
نامناسب ہے اوٹھانا یہان سر نخوت ہمین

حسن آئینہ کا خاکستر سے چمکے ہے و چند
خاکساری و حسین ہی موجب زینت ہمین

طبع کو رغبت کبھی تہی رغبت دلکی طرف
ان دنون بے رغبتی سے ہے بہت رغبت ہمین

گرچہ بے سامان ہین جون تصویر نقش بوریا
ہے فقیری مین قناعت سی مگر عزت ہمین

بے نشانی نے کیا ہے نام مشہور جہان
شکل عنقا موجب شہرت ہوئی عزلت ہمین

حشر مین ہستی ہمارا جل کے خاکستر ہوا
ہے تری برق تبسم شعلۂ آفت ہمین

خشت کہنہ مین نظر آتا ہی یہان ہمکو وہ حال	جو پریرو کو نظر آتا ہے وہان آئینہ مین

تہی تمنا جسکی مین نے جلوہ اوس دلدار کا
دل کے دیکہا اے شہید نکتہ دان آئینہ مین

ہونہ آزردہ قدیمی مین تری یارو نہین ہوں	ہون برا کیسا ہی لاکن نازبردارو نہین ہون
ندامت اعمال پر روتا ہون جون ابر بہار	دل مین ہی خوف خدا یعنے سیہ کارو نہین ہون
دوستو ہے جانکنی کے سوا حاصل نہین	اس چمن کا گل ہو نہین لاکن بہسا خاردو نہین ہون
کیا ل بیمار کو ہو تندرستی کی امید	چشم کہتی ہی تری مین آپ بیمارو نہین ہون
ہر رگ و ریشہ مین گل کے دل مرا پابند ہے	مثل بلبل دام الفت کے گرفتارو نہین ہون
زندہ ہون منجوار ہون پر شکر تیرا اے کریم	مو ذیو نہین ہون نہ ہرگز مین دل آزارو نہین ہون

اس چمن مین لالہ سان مین داغ بر دل ہون شہید
گل کی صورت سینہ چاکون اور دل افگارون مین ہون

ریحان و ارغوان و صنوبر چمن چمن	یا ہین خط و رخ و قد دلبر چمن چمن
رنگین ہے گلشن رخ دلبر چمن چمن	گل باغ حسن مین متصور چمن چمن
اب دشت دشت پہرتے ہین یا تہے بہار مین	ہمکو کبہی پہراتی مقدر چمن چمن
دہلی مین خانہ باغ جہان تہے وہان ہین اب	اینٹین کہین پڑی کہین پتہر چمن چمن

رنگین غزل کہی ہے کہ مضمون تازہ کے
ہین کہل ہے شہید سخنور چمن چمن

۱۰۳

زبان اردو مین

عشق کا مقام نہین

[illegible]

دلمین سو رنگ کہاتا ہے ترا حسن جمال
یہ پری کرتی ہے کیا جلوہ گری شیشہ مین

ایک ہی جام مین دارین کی لذت بخشی
ساقی اسطرح کی مے کس نے بہری شیشہ مین

شیخ جی سچ ہے کہ ہوتا ہے اثر صحبت کا
خشک زاہد نے چہوڑی تری شیشہ مین

خم ابرو ہے دل مست نگاہ ساقی
طاق پر کعبہ کے یہ مے ہے و سر شیشہ مین

کہینچ کر دل سے تجہے ہمنے ہم آغوش کیا
بند ہوتی ہے شہید ایسے پری شیشہ مین

جو دیر لگتی ہے صاحب تمہارے آنے مین
تو باقی کچھہ نہین رہتا ہے جان جانے مین

بتونکو کیا کوئی الزام دے کہ ہے معدوم
وفا کی جنس خدائی کے کارخانے مین

تو کس لئے مرے درپے ہوا ہے اے صیاد
حصول کیا تجہے اک مشت پر کے پانے مین

ترے جنون کو تری سمجہے عین دانائی
شہید کونسا ہے شخص اس زمانے مین

گذرا کہین شاید کوئی بیباک چمن مین
آتا ہے نظر جامہ گل چاک چمن مین

کس چشم سے ہم چشم ہوئی بول تو نرگس
دیکہون ہون تری چشم کو نمناک چمن مین

دکہلائے لالہ کو گر اپنا دل پر داغ
تاثیر کرے نشئہ تریاک چمن مین

ہون بند قبا اوسکے گل مین جہان تک
جسدم کہ وہ گل پہنے ہے پوشاک چمن مین

دل سیر لہلہاتا نہین اب تو شہید آہ
بے یار کرون سیر چمن خاک چمن مین

[illegible]

فرصت کہان کہ چشم توقع کہون نہین یہان		اک قطرہ سرشک ہون سو بہی چکیدہ ہون
نام غزل جو لین تو سمجہا ہون مین غزال		اتنا حواس باختہ و دل رمیدہ ہون

مانند جام و شیشہ مین اس میکدہ مین گاہ
ہستا ہون اے شہید گہے آبدیدہ ہون

روکش اوسکے دہن سے قند نہین		ہونٹہ سے قاش لپسند نہین
قد موزون جسے پسند نہین		مرتبہ فکر کا بلند نہین
قد تمہارا کسے پسند نہین		سرو موزون نہین بلند نہین
پردہ محمل کا ہے جو لیلے کے		قیس کیون باندہتا تو بند نہین
خال رخ پر ترے مہ و اختر		کمتر از مجمر و سپند نہین
زخم دل پر مرے نمک افشان		ہائے کب ناصحون کے پند نہین
چاند ہر چند ہے حسین پر حسن		کب ترا اوس سے چار چند نہین
خط نورستہ سا ندیکہا دام		زلف پیچیدہ سے کمند نہین
دل بے بال و پر مرا اوس تک		اوڑکے جاتا مگر پرند نہین

اک غزل لکہہ بطرز تازہ شہید
بندش نو کسے پسند نہین

سرو قمری کو اب پسند نہین		کہ وہ قد سا ترے بلند نہین
دہن آہ و فغان سے بند نہین		مجہہ سا دنیا مین دردمند نہین

۱۰۵

جانا ہے جو اوس بت کے کوچے مین تو جا دل
سونا نہ بچھا اونکے سبب حفظ و امان مین
رنگین ہے شہید اب مرا گلزار معانی
استاد کا ہے رنگ عیان تیرے بیان مین

دشمن زر کو نہین جان سے عرض پوچھو تو دونو ہین گردن زدنی دوست کی یاد نہ بھولا او غافل	پھول کا دوست ہے پھل کا دشمن بے محل دوست محل کا دشمن گھات مین یہان ہے اجل کا دشمن

ہووے نخچیر اجل مثل غزال
اے شہید اپنے غزل کا دشمن

اشک سوزان سے مرے دیدۂ تر جلتے ہین بات کے کہتے بگڑ جاتے ہو سبحان اللہ غیر کو دیکھ کے تری بزم مین ہم ساری رات مدد عشق سے اب یان ہی گذارا اپنا	گرم پانی ہی یہہ ندرت ہے کہ گھر جلتے ہین کیون مری چھیڑ سے آپ آٹھ پہر جلتے ہین شمع سان شام سے لے تا سحر جلتے ہین جس جگہہ جاے فرشتون کے بھی پر جلتے ہین

دشمنون کا نہین شکوہ یہہ تماشا ہے شہید
دوست بھی دیکھ کے میری کر و فر جلتے ہین

شب فرقت مین لگین میری نہ اک پل پلکین یہان ہے پل مارتے برہم شد فی بزم طرب	جاگتی جاگتی جون شمع گئین جل پلکین یہی کہتی کف افسوس ہین مل مل پلکین

مرد شہادت نہ مرے دل کی خدا خیر کرے
ہے نگہہ ترک شہید اوسکی ہراول پلکین

کاٹتے پڑتے اب سوز درون سے ہین تاہین رہنا ہے مناسب تجھے میری دل و جان مین	جون شمع ہے آتش مری تار رگ جان مین سب پردہ نشین رہتی ہین پردے کے مکان مین

[illegible]

تراہون محو خودی سے مجھے تو کام نہین	بروے آب روان نقش کو قیام نہین
صف نعال مین مجلس کے جا ملے تہوڑی	ہمارا کم یہ وہان عز و احترام نہین
تو اے نسیم ہوا خواہ مرغ شیدا ہو	کہ گل کے گوش مین پہونچا مرا پیام نہین
وہ بادہ نوش ہے تو چشم مست سا تیرے	شراب کا کوئی اس میکدہ مین جام نہین
ہوا خراج دہ چین و شام راجہ ہند	سیاہ خال تہ زلف مشک فام نہین

کمال جوش سے طبع شہید کہتی ہے
ابہی غزل یہہ ہوی مجہ سے التزام نہین

سواے خانہ بدوشی مرا مقام نہین	کمان کی طرح مرے گہر کو سقف و بام نہین
سواے تیر دلی یہان حصول کام نہین	سیاہ رو ہو جو تب نگین کا نام نہین
دہان تنگ سے غنچہ کا قافیہ ہے تنگ	صدا ہے اوس مین دہن مین ترے کلام نہین
زکوۃ میکدہ ساقی مجہی بہی جرعہ کبہی	اگرچہ بادہ کش لب ترا مدام نہین
برنگ اشک ہون لغزش نصیب آبلہ پا	کہ مجکو طاقت رفتار ایک گام نہین
جو کوئی چشم بصیرت سے دیکہے پیر مغان	تو دور حلقہ ماتم ہے دور جام نہین
سفر ہے موج روش مجکو ایسے دریا کا	جہان سرا نہین منزل نہین مقام نہین
صفیر سنج ہو نہین طایران قدس کہا تہہ	یہہ خاکدان کدورت مرا مقام نہین
مری رسائی ہو کس طرح شاہ حسن کے پاس	کہ خاص خلوۃ شاہی مین بار عام نہین
لکہا اور بہی کوئی مطلع شگفتہ و رنگین	ابہی شہید عنان قلم کو تہام نہین

[illegible]

ادس نرگس مخمور کے ...
نالان ہمیشہ مثل صدای جرس ہون
جون مرد مک دیدہ اسیر قفس ہون
از پے جام و سبو اچھی نہیں
اور گلاں آسمان خاک کی تشبیہ
بات کرنی دو بدو اچھی نہیں
میں ہون خو شکو مجھسے گفتگو اچھی نہیں
دوسرے کی جستجو اچھی نہیں
کالی کملی ہے تو خدا کی جسم

میرے دل پر شستہ صد چاک پر ہنسو
بر حق خدا مرا ہے جو ہے دلربا مرا
مجھسے نہ باز پرس ہوئی خیر ہو گئی

پیدا نمک سے ہوتی ہے لذت کباب میں
مین منکر و نکیر سے بولا جواب مین
تہا ورنہ ان حساب کا وہان کس حساب مین

میخواری اور حسن پرستی ہے فعل نیک
تاخیر کر شہید نہ کار ثواب مین

اونکو ہم اور وہ ہمکو تکتے ہین
بحر کو جون حباب تکتے ہین
ہین ہم آغوش بحر ہم جون موج
راہ محمل نشین نے لی اپنی
ہمصفیر اوڑتے پہرتے ہین صیاد
در کعبہ پہ ہے پڑی زنجیر
تنگ پوشی سے جامہ زیبون کے
دانت ہنس کر دکہاتے ہین کہ نمک

دیدۂ مہر و مہ جھپکتے ہین
دم نہین ہم تو مار سکتے ہین
ابہی ساحل سے سر پٹکتے ہین
گرد محمل سے ہم بہٹکتے ہین
ہم قفس مین یہان پھڑکتے ہین
رخ پہ گیسو نہین لٹکتے ہین
پیرہن غنچہ سان مسکتے ہین
زخم دل پر مرے چھڑکتے ہین

طور بنتا ہے دل تمہیں مرا
شعلے آہون کے جب بہڑکتے ہین

گرم خو او شعلہ رو اچھی نہین
آرزو اچھی ہے وصل یار کی

رو ترا اچھا ہے خو اچھی نہین
اور کوئی آرزو اچھی نہین

صیاد بوئے گل ہی سنگھاتا نہین مجھے		گرتا قفس سے باغ مین آزاد ہی نہین
جاناترے خیال مین دونو جہان کو		بھولا ہون مین کہ اپنی مجھے یاد ہی نہین
تب سے بنائے خانۂ دل ہے مرے جب		قائم ہوئی تھی کعبہ کی بنیاد ہی نہین

دے کون داد شعر کہ سودا نہین شہید
سید نصیر دین مرے اوستا ہی نہین

مجھ سے غنچہ دہن ہنسا تو نہین		ابھی باتون مین وہ کھلا تو نہین
مجھکو بسمل کیا تو خوب کیا		خون سے دامن ترا بھرا تو نہین
جو زخمون مین دل ہوا لیکن		فوج مژگان سے منہ پھرا تو نہین
تیرے مہر و وفا سے درگذرا		مجھپہ لازم تجھے جفا تو نہین

ہے شگفتہ زمین میر شہید
اور مطلع کوئی کہا تو نہین

کی رخ یار کی ثنا تو نہین		حفظ قرآن ابھی کیا تو نہین
کوہ کن اوس کے در پہ سر پھوڑون		مین تری طرح منڈ چرا تو نہین
نہین تجھ سا تو مین بھی ہرجائی		آشنا روز اک نیا تو نہین
دل سے جو چاہو فرض کر لو بات		مین نے واللہ کچھ کہا تو نہین
مجھپہ اب کیون کم التفاتی ہے		دل کسی اور سے لگا تو نہین
اے شہید اور قافیہ رنگین		دیکھ باقی کوئی رہا تو نہین

اب مدعا یہی ہے کہ کچھہ مدعا نہو | اس کے سوا کچھہ اور مرا مدعا نہین
ہے مجھہ جو رتازہ چمن مین کہ ہمصفیر | صیاد فصل گل مین بہی کرتا رہا نہین
طاق ابروؤنکا آپ کے ای قبلہ دیکھکر | محراب مین حرم کے مرا سر جھکا نہین
ہر اک صبا روش ادہر آیا ادہر گیا | رہنے کا گھر کسیکے یہ مہمان سرا نہین
الدم مین آہ میری پہونچتی ہی عرش پر | کسطرح کہئے ہمسر زلف رسا نہین

تو انتہا کو اپنی سمجھہ ابتدا شہید
وہ ابتدا نہین کہ جسے انتہا نہین

ردیف واو

رکہتی رکہتی سزا تو نی ریاضت رو کو | مغز سر موم ہوا آئینہ زانو کو
کب فقیرونکو ہے پروائے لباس دنیا | کچھہ نمد شرط نہین آئینہ زانو کو
اوٹھہ چلا یار بغل سے تو پئے نظارہ | دل نے سوراخ کیا چیر مرے پہلو کو

دل کا سودا نہ بنا یار مسلمان سے شہید
دہونڈہئے آپ خریدار کسی ہندو کو

خال چشم اپنا دکہا تو مجھکو | نہ سنگہا نافہ آہو مجھکو
گو مرے دل پہ ہے قابو تجھکو | نہ ترے دل پہ ہے قابو مجھکو
ترچہی چشم وہ قد یاد آیا | دیکہہ کر سرو لب جو مجھکو
سرو کو دیکہتے ہی یاد آیا | باغ مین وہ قد دلجو مجھکو

مفتون اگر ہو مثل زلیخا عجب نہین	یوسف جو دیکھے آپکے حسن و جمال کو

ہے آرزو کہ ساقی کوثر کے ہاتھ سے
پی لے شہید جام شراب وصال کو

کس کے یاد آئے ہین اب نشتر مژگان مجھکو	حرکت سے ہے نفس کے خلش جان مجھکو
متصور ہے کتابی رخ جانان مجھکو	یعنے دیندار ہوں سب حفظ ہے قرآن مجھکو
رہے اقلیم سدا دل کے مرے زیر نگین	نہین اصلا ہوس ملک سلیمان مجھکو
شعلہ رو حسن دیا تجکو خدا نے جون شمع	مثل پروانہ دیا ہے دل بریان مجھکو
جوش وحشت مین کیا تب سے گریبان کو چاک	جب سے ہمدست ہوا دشت کا دامان مجھکو
قد و رخسار و خط و زلف نے دکھلائی تری	سیر سرو و سمن و سنبل و ریحان مجھکو

درد کا میر کا سودا کا مین دیوان سمجھا
نظر آیا جو شہید آپ کا دیوان مجھکو

ہنس ہنس کے مجھے رولا رہے ہو	برق و باران دکھا رہے ہو
دلکا مرے قصر ڈھا رہے ہو	عرش اعظم گرا رہے ہو
مرغان چمن گلون کو ہین کان	کیون شور و فغان مچا رہے ہو
پروانہ کی طرح کیون ہو جانسوز	کس شمع سے لو لگا رہے ہو
ہو وضع نئے بدلتے ہر دم	بہروپ کا سانگ لا رہے ہو
کیا غم تھا جو آسمان سے گرتا	تم دل سے مجھے گرا رہے ہو

تری الفت نے کہو بازرسی جانے سے ہیں ایمان سے	فرنگی کو یہود و گبر و ہندو کو مسلمان کو
کیا ہی نذر تیرے ہمنے ای غارت گر عالم	جگر کو دل کو مال و زر کو جان کو دین ایمان کو
چمن مین تو نہو تو ساقیا مین کیا کرون لیکر	ہوا کو رعد کو بجلی کو میغ کو ابر و باران کو
کیا بے قدر تیرے حسن نے شاہنشہ خوبان	دمن کو ہیر کو لیلی کو مہ کو مہر کنعان کو

شہید ایسی غزل لکھی اگر سنتے پسند آتی
حسن کو مصحفی کو میر کو سودا کو تابان کو

بولا وہ مست ناز دیکھہ اس دل ناصبور کو	پہینک ہی دے اری کہین شیشۂ چور چور کو
نسیہ کے بدلے نقد کو ہاتہہ سے دینے ای فقیہ	کوئے بتان مین بیٹھہ جا بہول قصور و حور کو
اف ری تنک مزاج بس رک گیا اک بات مین	دوستی یا وریہ وقوف کیا کہون اس شعور کو
تیری ہی سر کی ہے قسم میرا گناہ کچھہ نہین	گر ہے سنا کسی سے کچھہ کہدی مرے قصور کو

سوز دل شہید کی آہ تجھے خبر نہین
بہاپ لگے گی جان من جہانک نہ اب تنور کو

اب واسطے خالق کے مری جان نہ مارو	بس بہائی دل اللہ نگہبان سدہارو
مشکل نہین ای چشم تر اب مجکو ڈبونا	تب جانون کسی ڈوبتے کو یار اتارو

ہم تاڑ گئے رات شہید آپ کی چوری
کیا ہوتا ہے تم لاکہہ طرح بات سنوارو

کیا شمع سے ہوی تری تقصیر رات کو	کاٹا سر اڑ سکا تونے جو گلگیر رات کو

یاد آ گئی کسی کی زلف گرہ گیر رات کو
نالان ہے قیدخانے مین زنجیر رات کو
مضمون رخ نگار کا دل نے لکھا [illegible]
توصیف مین ہے زلف کی تحریر رات کو
ہم گلستان شہید پہنچو کی تقریر [illegible]
سقف فلک مین آہ کا ہے تیر رات کو

غربت سے شاد کیون ہو [illegible] ہو
جا رہے جہان وہی وطن ہو
اب خجلت زندگی سے [illegible] ہو
گردش مین خیال ما و من ہو
[illegible] ہو کسی طرح کہ سوسن ہو
اس بزم مین صرف اشک [illegible] شمع
ای دم کی شگفتگی مین گل ہو
افسوس ہے چاک پیرہن ہو

١١٢

[illegible]

ہم کیونکہ درد دل کا شہید اب کرین حساب
ملتی نہین ہے ریگ بیابان شمار کو

دل نہ بہولا عشق کے ارشاد کو
رحمت حق ہو مرے استاد کو

کشتگان چشم کی فہرست مین
نام پر اپنے ہے پایا صاد کو

حسن تصویر اوسکا دیکہہ آئینہ سان
سخت حیرانی ہوی بہزاد کو

نشتر مژگان سے کہوے دلکی فصد
ہے سبکدستی آفرین فصاد کو

جب کیا آزاد تب صیاد نے
پر کتر کر دیکہیو اس بیداد کو

داد بیداد بتان کی دے خدا
اور پہونچے کون میرے داد کو

صاف اوڑا یا اوسکے کوچے کہ ہے
خاک سے میرے عداوت باد کو

نرگس اونکی چشم سے ہم چشم ہے
دیکہنا اس کور مادرزاد کو

سب سے پہلے کی مری گردن جدا
حق جزاے خیر دے جلاد کو

چار رکنے اک غزل لکہکر شہید
زندہ کر طرز جہان استاد کو

گہورتی ہے نرگس شہلا مرے شمشاد کو
سوجہتا کیا خاک ہے اس کور مادرزاد کو

وادگرنے تو کمر باندہی ہے یون بیداد پر
بہائی دل للہ ہی اب پہنچے تیری داد کو

خانہ آبادان یہہ قصر و خانقہ کسواسطے
ایکدن تو چہوڑنا ہے اس خراب آباد کو

گردش طالع کا رونا کسکے آگے روئے
پل مین اولٹے ہے یہہ کافر فکر صد استاد کو

[illegible]

خار صحرا ہیں سب آغشتہ بہ خون ہم سفرو
آبلوں نے مرے کیا رنگ دیا وادی کو

ہے کہاں بار علائق کو جھٹک کاندھے سے
صرصری سمجھو نہ تم سرو کے آزادی کو

قفس و دام کا احوال جو سمجھے تو ابھی
ترک صیاد کرے پیشۂ صیادی کو

ہوگئے واقف انداز غزل تم ہی شہید
مانتے سب ہیں یہاں آپ کی اوستادی کو

شہر و ویرانہ برابر ہے اسیر یاس کو
رہبر و رہزن ہی یکسان کشتۂ افلاس کو

خیال قدین ترے سرو جو پسند نہو
تو رتبہ شعر و سخن کا مرے بلند نہو

کھلے گی آنکھہ تری وقت مرگ او غافل
تہی تلک ہے یہہ غفلت کہ آنکھہ بند نہو

جو فرط آتش فرقت سی میں ہوا زردشت
تو کیون صحیفۂ دل میری حق میں ژند نہو

نہووے قلعۂ دل ذرہ خاک کو ہمدست
تمہاری زلف رسا کی اگر کمند نہو

شہید ناز کرے آپ کے غلامی پر
عزیز آپ کو ایسا نیاز مند نہو

ردیف الہا

ترے عارض کا نظر آتا اوسے گر آئینہ
صاف پتھر پہ ٹپک دیتا سکندر آئینہ

سنگ دل روشن طبیعت ہو گداز عشق سی
غور کر دیکھو تو ہے در اصل پتھر آئینہ

یون ہی اشک و آہ سی خاطر ہماری پر غبار
جیسے باران و ہوا سے ہو مکدر آئینہ

گرد خط سے اور چمکے تیری چہرے کی صفا
حسن ہے یہان جسقدر دکھلائے جوہر آئینہ

حسرت نظارہ ہی آئینہ دار روے دوست
تو بھی ہوتا کاش وان ایدہ تر آئینہ

[illegible]

ردیف یای

کافر ہو جس کو ہو حسرت جاہ	استغفر اللہ استغفر اللہ
تیرا برا ہو اے دام ہستی	مجکو پھنسایا واللہ باللہ
ہان پھر تو نکلین او دیدۂ و دل	حسرت بھری اتنک سینون بھری کہ
سب چھوڑنا ہے اے اہل دولت	یہہ مال و حشمت یہہ مکنت و جاہ
عشق مجازی باطل ہے ابدل	بس بیانی صاحب دو روز کی چاہ

طرز ملیع کہہ اے شہید اب
دیکھین تو باری اے بارک اللہ

ہے درد دل مرا تری زلف سیاہ آہ	دیکھا اوسکو شکل آہ کرون کیون نہ آہ آہ
پروانہ سان ہوس ہے دل مین کہ دیکھو وہ	اوس شمع رو نے مجھہ پہ کی اک نگاہ آہ
نالان ہون دردناک ہون گریان ہون ہی کہ	تیرے غم فراق مین حالت تباہ آہ
مانند سرو باغ ترے قد کے یاد مین	ہر وقت مرے لب پہ ہی رنگ ماہ آہ
اوس لف و رخ کے مجکو تصور مین ہمنشین	گر وقت شام نالہ ہے تو صبحگاہ آہ

الفت کا راز ہے چھپاتا ہے کیون شہید
اک رنگ زرد دوسرا تیرا گواہ آہ

بے نیازی عشق کی وہ کچھ تمہارا ناز یہہ	اسکا کیا انجام ہوگا جسکا ہی آغاز یہہ
ہمکو ہو صیاد کس منہ پر رہائی کی امید	آشیان اتنا بلند اور بیطاقت پرواز یہہ
دل مین ہو اب واقعی کیجے رقیبون کا علاج	اپنے بدذاتی سے وہ آتے نہین ہین باز یہہ

حلقہ گیسوے جانان کا ملا — سلسلہ دلبستگی کے واسطے
گر نہین ہے لطف مرنے مین تو کیون — جان دے کوئی کسیکے واسطے

شاعری ہے واسطے میرے شہید
اور مین ہون شاعری کے واسطے

مستقل اپنے دو نو پا کر کے — بیٹھے اوس در پہ متکا کر کے
حق کو دیکھا نگاہ وا کر کے — کعبہ پہونچا خدا خدا کر کے
کیا مین آیا تھا کرنے کو یا رب — اور چلا ہون یہان سے کیا کر کے
سیر گلشن دکھا مجھے صیاد — قفس و دام سے رہا کر کے
ہم فقیرانہ تیرے کوچہ مین — آ گئے تھے چلے صدا کر کے
کہو ئی عزت ہوس نے دنیا کی — مجھکو ممنون اغنیا کر کے
آہ دل کو رسا کیا مین نے — ہمسر گیسوے رسا کر کے
مین سبھون سے ہوا ہون بیگانہ — تجھہ سا پیدا اک آشنا کر کے
اوس نے ہمکو نہ مارا و کیا — ہوے شرمندہ التجا کر کے
مطلب دل نہو گا اوس سی حصول — فائدہ عرض مدعا کر کے
تنگ آیا معالجے سے مسیح — مرض عشق کی دوا کر کے
عشق مین اپنے جان سے درگذرا — مین حق دوستی ادا کر کے
دل مین ہے روضۂ نجف پہ شہید — جاؤن مین طوف کربلا کر کے

117

مجھے صیاد اب تو چھوڑ دے فصل بہار آئی	قفس سے مرغ گلشن کی رہائی ہو تو بہتر ہے
لکھوں احوال دل اپنا میں اوسکو اشک خونیں سے	مرے نامہ کا کاغذ بھی حنائی ہو تو بہتر ہے

شہید اوستاد فن شعر ہے تو اہل معنی نے
غزل ایسی اگر تجکو دکہائی ہو تو بہتر ہے

کیا چاک ہاتھ سے کہ گریبان نچھوڑئیے	اے چشم کہدے اشک سے دامان نچھوڑیے
چھوڑا ہے گردباد نے گو طوف قبر قیس	کہنہ بیکسی کو گور غریبان نچھوڑیے
چاہے جو تو کہ دہوئی گل دل سے گرد عیش	شبنم کیطرح دیدۂ گریان نچھوڑیے

ہے آپ کے کلام کا مشتاق اک جہان
اس کام کو شہید سخندان نچھوڑیے

عشق میں عرض تمنا مانع دیدار ہے	میرا ہے دست دعا مینہ پر مرے دیوار ہے
بے سر و پا کو بھلا دستار کیا درکار ہے	جون حباب اوسکا تو جو سر ہے وہی دستار ہے
عاشقوں کو خود بخود سامان زینت ہے نصیب	آنسوؤں سے اک گلی میں موتیوں کا ہار ہے
ہے مری نظروں میں یکسان اس چمن کا خوب و زشت	چشم وحدت میں تو جیسا گل ہے ویسا خار ہے
عشق کی غیرت ہو کب محنت کش دیر و حرم	التجا ہر در پہ لیجانا کسے درکار ہے
شیخ ہمکو دانہائے اشک ہیں تسبیح در	اے برہمن ہمکو تند کا اپنے خم زنار ہے

دل کے لیجانے سے کچھ خاطر پہ اپنی تو نہ لا
چپ شہید ابھی وہ پھر دیگا آخر یار ہے

سبحہ گردان ہی فقط جان نہ مجکو اے شیخ
انہین دانون مین چھپا رشتۂ زنار بھی ہے

فرق اپنے ہی سمجھ کا ہے دلا ہجر و وصال
ورنہ جو کچھ کہ ہے صحت وہی آزار بھی ہے

کس کو دیوانگی اپنی تو سناتا ہے شہید
اس خرابات مین نادان کوئی ہشیار بھی ہے

اضطراب اپنے جو لخت دل بیتاب مین ہی
یار سچ کہہ یہہ کہان برق مین سیماب مین ہے

بحث کرتے ہین عبث شیخ و برہمن ورنہ
دیر مین جو ہے وہی مسجد و محراب مین ہے

زور سے قدر نہین بڑھتی نجابت ہی شرط
تیغ سے بڑھ کے برش دشنۂ قصاب مین ہے

چھوڑ غفلت کو شہید ایک ذرا ہوش مین آ
قافلہ چلنے کو تیار ہے تو خواب مین ہے

یاد اوس شوخ کی اوس دل مین بھری رہتی ہے
لوگ کہتے ہین کہ شیشہ مین پری رہتی ہے

گرچہ آنسو نہ رہے تو بھی یہان نم باقی
چشمہ ہر چند کہ ہو خشک تری رہتی ہے

بند زنجیر مین کب رہتے ہین وارستہ مزاج
موج مین کوئی نسیم سحری رہتی ہے

ذرہ کو پرتو خورشید سے ہی فیض وجود
ہم مین جب تک کہ تری جلوہ گری رہتی ہے

جلوہ گر کس مین نہین ذات ہی اوسکی ایدوست
سب مین شامل ہے پہ وہ سب سے بری رہتی ہے

خوبی و زشتی کا انجام برابر ہے فنا
مگر اتنا ہے کہ اک ناموری رہتی ہے

نہ ہنر ہو تو نازان مدد بخت ہے شرط
قابلیت تو شہید آہ دھری رہتی ہے

[illegible]

شاد سی البتہ بہتر ہے گدائی کوے دوست ۔ عشق مین جو جو مصیبت ہے وہی بہبود ہے
کہو چکے سودے باطل مین سب اپنا نقد عمر ۔ تو بھی یارونکو ہی فکر زیان وسود ہے
دیکھنا ملنا بہم ہمدرد ہونا در کنار ۔ نامہ و پیغام سے بھی راہ اب مسدود ہے
ق
تا کجا لکھے گلہ کوئی فلک کا ای شہید ۔ اسکے ہان رسم مروت یہان تلک مفقود ہے

گر سلیمان کی سنے آواز وقت جان کنی
وہ بھی اس ظالم کے آگے نغمۂ داؤد ہے

بستۂ دام تحیر مین ہون اور تصویر ہے ۔ واسطے دونو کے ملک خامشی جاگیر ہے
باغ مین شوخی رنگ گل نہین ہے اباغبان ۔ خون ناحق بلبلون کا ہی کہ دامنگیر ہے
گلر خون کے یون گلو گیر ہی میری آہ سرد ۔ ہر سحر گل کی صبا جیسے گریبان گیر ہے

وہ تو ہر بیگانہ سے ہے بے تکلف آشنا
چاہنا اوسکو شہید عشق کی تقصیر ہے

جون شمع زبان کٹتی ہے کب مجکو زیان ہے ۔ جتنی یہ کٹے اوتنی ہی پھر چرب زبان ہے
سن نالۂ بلبل کو کہا مین نے چمن مین ۔ کس کا ہے یہ ماتم کہ تو اب مرثیہ خوان ہے

پر ناز اور انداز مین ہے فرق شہید آہ
جو دل مین نزاکت ہے وہ شیشہ مین کہان ہے

کیون خفا ہو کے تو ای عمر چلی جاتی ہے ۔ چھوڑ کر مجکو اکیلا تو بھلی جاتی ہے
ہمکو منظور ہے یہان قصر بدن کی تعمیر ۔ عمر جون سایۂ دیوار ڈھلی جاتی ہے

[illegible]

گلشن میں جا کے میں تو ہزاروں کلی سے اختلاط
کھائی ہے سیر رخنۂ دیوار باغ سے
جون روشنی ہو بزم میں شمع و چراغ سے
بیٹھون ہین عاشقون سے [illegible]
[illegible]
ہم ہین وہ بادہ نوش کہ پی جاوین خم کے خم
تسکین ہماری کیونکہ ہو ساقی ایاغ سے
[illegible]

کہلتا ہے یہان خیال سے بزم جمال دوست	عارف کو جیسے سیر حقیقت مجاز سے
جون شمع کی ہی خلوۃ فانوس اختیار	محفل کو کیا خبر مری سوز و گداز سے
خورشید سے ہو اوس دل روشن کو ہمسری	واقف ہو جو جہان کے نشیب و فراز سے
آتی ہی چوب خشک سے کسکی صدا سے درد	پوچھین گے ہم یہ بات کسی نے نواز سے

تبدیل قافیہ سے تشحید اک غزل کی اور
تکلیف کر طبیعت معنی طراز سے

بے تیرے باغ دل یہ خزان ہی بہار سے	کہدیجو اے صبا یہ مرے گلعذار سے
رکہون میں دل میں کیونکہ ملاقات کی امید	ٹپکے ہے خون وصل مرے انتظار سے
نقطہ گرے قلم سے جو تعریف اشک مین	ہم چشم کیون نہو گہر آبدار سے
ناصح تو میرے درد کو سمجہے گا کس طرح	تیرا بہی دل تو سخت ہے کچھ کوہسار سے
ظاہر ہے چشم اہل بصیرت مین اب تلک	لیلےٰ کے شکل قیس کے سنگ مزار سے

جام ایک بہر شراب سخن سے تشحید اور
بیتاب ہو رہا ہے مراجی خمار سے

واعظ جو بات ڈہونڈ نکالے کتاب سے	سوجھے ہی وہ ہمین خط جام شراب سے
گذرا یہان کسی کا ہے سایہ بیان ابر	شاداب اپنی کشت ہے چشم پر آب سے
رکہتا ہے آفتاب جو کچھ ماہ سے سلوک	عارض کا تیرے سایۂ رخ آفتاب سے
پاتے نہین ہمین اسفل و اعلی مین کچھ تمیز	یہ نکتہ ہمکو یاد ہے عہد شباب سے

[illegible]

قصور در طلب نے رکھا مجھے ناکام
وگرنہ مقصد جوئیدہ تا کجا نہ ملے
جو دل ہو صورت سیماب بیقرار تلاش
شہید جھوٹ ہے یہہ بات کیمیا نہ ملے

ہمنفس دیکھہ یار آتا ہے
وا او پر یہہ شکار آتا ہے
نہ کبھی کیجے تنگئ آغوش
بعد صد انتظار آتا ہے
آئینہ کو ترے بلا دیکھے
اوس کے دل مین غبار آتا ہی
دور سے دیکھتے ہی میری طرف
اوٹھہ کے بے اختیار آتا ہے
خوب کیفیت اس شراب مین ہے
تجکو ساقی خمار آتا ہے
بے ترے اب ہے بیقرار شہید
کوئی اوسکو قرار آتا ہے

اسطرح کے لذ مین اوٹھائے
وہ مجکو ذرا جو منہ لگائے
بلبل جو کرے ہماری تقلید
بتیابئ دل کہان سے لائے
بارے کہین چپ رہے یہ بیمار
اک آن تو کوئی چین پائے
دنیا ہے خیال شکل حیرت
صورت کوئی اسکی کیا بتائے
آخر کو ہے ایکدن جدائی
کیا کوئی کسی سے دل لگائے
از بسکہ ہے جی کو بیقراری
ساتھہ اسکے کہین نکل نہ جائے
قاصد سے کہو کہ وقت رخصت
آ گے وہ شہید کے نہ آئے

[illegible]

گلبرگ کے روش ہین وہ نازک قماش کے
جون بوی گل نہان ہین نفسے بود و باش کے

مرغان باغ قدس کا خون ہو گیا جگر
سننے سے میرے زمزمۂ جان خراش کے

دے جام ساقیا کہ دیکھون نہ آنکھ او ٹھا
چینک حباب و مہر کی لائین تراش کے

کھولا صدف نے منہ در شہوار تب ملا
ہین رہ بآسمان ہتلاشی معاش کے

روشن ہی عشق سوز دل و چشم تر سے شمع
کیا فایدہ چہپانے سے ہی راز فاش کے

ٹکڑے جگر ہے دردسی پہونچی لبونپہ جان
دم بوی گل کی طرح نکل جائے کاش کے

جو کشتگان حسن رخ برق تاب ہین
یا بادے کی اونکی کفن پاہیون تاش کے

چلتا ہون راہ عشق مین جون شمع سر کے بل
رکہتا قدم پہ سر کو ہون اول تراش کے

گلبرگ کا پڑا ہے گلے مین تمہارے ہار
ٹکڑے ہین یا مری جگر پاش پاش کے

اعجاز عشق کا ہے کہ جبکا ہوئین شہید
قاتل وہ آکے گرد پہرا میری لاش کے

وہان مرے ساتھ ہم گریہ صبا چلتی ہے
ہے چھری منہ کی لگی سرد ہوا چلتی ہے

مین نے چاہا کہ محبت مین مرا کام چلے
لیک تقدیر سے تدبیر کی کیا چلتی ہے

بت سفاک ستمگر کے گلی کا رستہ
کوئی چلتا نہین تلوار سدا چلتی ہے

کوئے قاتل مین ہراسان ملک الموت کے ساتھ
کانپتے بید کے مانند قضا چلتی ہے

آہ و نالے سے ترے دہر مین ہو قہر شہید
آگ لگتی ہے جدا آندھی جدا چلتی ہے

١٢٣

[illegible]

کعبہ جانا تو فرض ہے لیکن
طوف دل کا بھی حج اکبر ہے

شکل آئینہ ہوں حیرت میں عجب
میرے ساغر کا کہا ہوا [illegible]

الفت کی بحر و غم کا مارا ہے
کس مصیبت میں دل ہمارا ہے

ساتھ اغیار کے ہے لطف وہی
مجھ سے اوس کو فقط مدارا ہے

شیخ کی بزم میں کئی ہے زبان
کس کو اوس سے سخن کا یارا ہے

جس کو چاہیں گے اوس کو دل دینگے
آپ کا اس میں کیا اجارا ہے

تیرے غم میں شہید نے دی جان
نہ کہا تو نے وہ ہمارا ہے

دکھا دیا تماشا ابرو جو اوس نے فال کے
حرم کی طاق میں آئی نظر ہلال [illegible]

١٢٤

	کہتے ہیں مشتاق ہو کر بلبل طبع شہید اور بھی رنگین غزل کوئی سنایا چاہیے	

نہ رشک اور نہ دیدۂ تر ہے		صاف غلطان صدف میں گوہر ہے
آئینہ ساز روے انور ہے		جا من دل مرا سکندر ہے
وقف گلگیر شمع کا سر ہے		عاشقوں کے گلے پہ خنجر ہے
قبر حجرہ ہے خاک بستر ہے		مور ہوں میں تہ زمین گھر ہے
زندہ کرا ے مسیح مردوں کو		رکھتی اعجاز تیری ٹھوکر ہے
یاد قامت میں تیرے رشک چمن		آہ عاشق کے سرو عرعر ہے
طرفہ آئی ہے اب چمن میں بہار		رنگ دیگر ہوا ے دیگر ہے
طالب وصل میں ہوا تو کہا		کار موقوف بر مقدر ہے

	لکھ شہید اور بھی غزل رنگین برگ گل یا غزل کا دفتر ہے	

لب ساقی شراب احمر ہے		چشم مخمور مے کا ساغر ہے
باغ رضوان خط معنبر ہے		دہن تنگ حوض کوثر ہے
رخ ترا صاف یا ہے آئینہ		خط ہے یا آئینہ کا جوہر ہے
شمع یا آہ گرم سے میری		شعلہ یا میری جان مضطر ہے
یار دل کے مکان میں ہے مکین		شیخ کعبہ میں خاک پتھر ہے

[illegible]

کہولے تہے آنکہہ دہر کہ او دہر مین بندگی
دم ہے مرا کہ بحر فنا کا حباب ہے

جنت نصیب اس ہمارے بہی تہے کبہی
اب ہمکو نوحۂ دل غفران مآب ہے

اس بحر و قافیہ مین شہید اور نظم کر
جو بیت ہے غزل کی ترے انتخاب ہے

دم کی بہی مجکو آمد و شد اب عذاب ہے
دل سوز غم سے آب کلیجہ کباب ہے

نالون کا میرے شور جو کوچے مین سن لیا
بولا کہ ہو نہو وہی خانہ خراب ہے

دہو کا جہا نین زیست ہے اے غافلو سنو
دریا جسے سمجہتے ہین ہم وہ سراب ہے

ہے آج حضر وادی گم گشتگان شہید
طبع سلیم ہادی راہ صواب ہے

لے موج سرشک آنکہہ مین لخت جگر آئے
دریا مین بہار گل و لالہ نظر آئے

سب کام روا تجسے ہوی ہائے مقدر
میری نہ مراد دل ناکام بر آئے

ہے یوسف دل قافلہ اشک کے ہمراہ
بس اے جرس نالہ نکر ہرزہ درائے

تو وہ ہے شہید آج سے دن زمزمہ پرداز
بلبل ترے آگے نہ کرے نغمہ سرائے

وصل پروانہ کا غنیمت ہے
صبح ہوتے ہی شمع فرقت ہے

خلق تجہ مین نہ کچہہ مروت ہے
آدمی اور آدمیت ہے

مین سلامت ہون تو سلامت ہے
روز پیدا نئے فضیحت ہے

۱۲۶

خاک کوچے مین اوسکے ہو برباد
رحمت ابر بہار رحمت ہے

ہاتھ دنیا سے کھینچکر ہمنے
پاؤن پہیلا دیا فراغت سے

رات بہر میرے گہر ہے مثل چراغ
صبح ہوتے ہی یار رخصت ہے

کیا بہروسا ہے دم آئے نہ آئے
زندگی کے قلیل فرصت ہے

مین سراب آشنا ہے بحر عمیق
مین مجاز اور وہ حقیقت ہے

عوض بوسہ جان لیگئے کہا
نقد کم جنس بیش قیمت ہے

لونہ مرقد پہ میرے نام کبھو
ہے شہید ایک اوسکی تربت سے

نگہ سے تغافل ہے ناز و ادا سے
بچاوے خدا مجکو ہر اک بلا سے

ہوا شرم سے آئینہ پانی پانی
کہ شرمندہ ہے تیرے رخ کی صفا سے

کمان قدر ہے تری پرخم ابرو
نگہ تیری ہمسر ہے تیر قضا سے

پڑین تیرے دلین نہ سوراخ انجم
حذر کر فلک میرے تیر دعا سے

بت شمع رو سے ہوا منحرف دل
لگے ہے مری شمع سان لو خدا سے

شہید جگر خستہ کا خون دل مل
نگر دست و پا سرخ اپنے حنا سے

تیرے کانون کو ہیں دُر کانون کے
جوہری سکے ہنون دو کانون کے

اشک انڈے ترے ستانون کے
کوچے تر رہتے ہین میخانون کے

کعبہ و دیر و کلیسا کے سوا
قصۂ الفت مرا سنکر کہا۔

اور بہی اوسکے ہین کاشانے کئے
گوش زد ایسے ہین افسانے کئے

کیا ہے تو اور کیا ترا دیوان شہیدؔ
ایسے نکلے میرو انشانے کئے

قد سا ترے سرو اک خیابان مین نہین ہے
رخ سا ترے گل ایک گلستان مین نہین ہے

دُر ایک ترے دانت سا عمان مین نہین ہے
لعل ایک ترے لب سا بدخشان مین نہین ہے

کنجشک ہی شاہین کے پنجہ مین گرفتار
دل خستہ مرا اوس صف مژگان مین نہین ہے

مجنون ہی دوان مثل ہوا ناقہ کے آگے
کیون رحم دل سخت شتربان مین نہین ہے

اس جوش پہ ہی چشم ترا چہی کہ ذرا فرق
اب تک مین اور نوح کے طوفان مین نہین ہے

بہہ جائے وہ آنکھون سی لہو بن کے الٰہی
گر تیری محبت دل انسان مین نہین ہے

دیکھا ہے مہ نو نے ترا جب سے گریبان
سر شرم سے کب اوس کا گریبان مین نہین ہے

آ جلد کہ جون نکہت گل تن سے چلا دم
اب تاب ٹہیرنیکی مری جان مین نہین ہے

ہے نجد مین مجنون کے بنی روح بگولا
سرگشتہ غبار اوج بیابان مین نہین ہے

ہوان شیفتہ میرے دل پر داغ کا جلوہ
داغ جگر لالۂ نعمان مین نہین ہے

اوسکی تو محبت ہی مری جان مین الٰہی
کیون میری محبت دل جانان مین نہین ہے

کہتے ہین کبہی حسن مین بے مثل تہا یوسف
اب مثل ترا عالم امکان مین نہین ہے

گلرو کے تصور مین سے یہان خرمن گل جمع
صد پارہ جگر گوشۂ دامان مین نہین ہے

[illegible]

پر شور شہید اس گھڑی دور قمری سے — اب بے ہنری ہے

صورت شمس دمکتی ہے سحر پیشانی
کیا چمکتی ہے ترے رشک قمر پیشانی

مین سیہ بخت پریشان ہون ادہر دیکھو گر
آئینہ دیکھ کے حیران ہو ادہر پیشانی

تو جو مہ ور رنگ مہ چار دہم تو نہ کرے
بدر کو کیونکہ تری شہر بدر پیشانی

قدر دان اہل سخن کے جو ہوئی جنید ولعل
پیٹتے پھرتے ہین ارباب ہنر پیشانی

جتنے اندام ہین خوشتر دل مین ازبر تا پا
دست یا چہرہ جبین یار کا سر پیشانی

بندگی کا تجھے دعوی ہے تو جون نقش قدم
خاک آلودہ تو اوس کوچہ مین کر پیشانی

گھسین پیشانی اب ارباب سخن کیون نہ شہید
تو نے باندہی ہے باندازہ گر پیشانی

ہے گران طائر دل قید غم اوسکا اٹھاتا ہے
نعل مین آشیانہ ہی گرہ مین آب دانا ہے

ہے مری نغمہ سنجی مثل بلبل باغ عالم مین
برنگ ساز دل مین شور ہی لب پر ترانا ہے

یہان نوارہ سان نقد روان دم مین پروتا ہے
نہ او چھلو منعموا اتنا جو قارون کا خزانا ہے

برنگ آئینہ صرف اوسکو منہ دیکھے کی الفت ہے
صفائی حافظانہ ہی کہ دورت غائبانہ ہے

شہید اک طفل بزم ناتوان ہندی ورنہ
دکن مین گر کوئی دیکھے تو شاعر اوکتانا ہے

فغان کرنا چراغ داغ کو دل کے بجھانا ہے
بجانا آہ سے دل آگ آندہی مین دبانا ہے

یم عالم مین گرداب فنا اپنا ٹھکانا ہے
حباب آبجو یان دم مین آنا دم مین جانا ہے

مین حیران ہون اسیر دام گیسو ہو گیا کیونکر
دل اندہا ہے نہ گونگا ہی نہ بہرا ہی نہ کانا ہے

[illegible]

[illegible]

اب بھی آتا ہے تو آ یہاں تیری شوق دید میں ۔ جان اب تک آکے اسے بے نشان مسیحا دیگئی

آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا میں نے منہ اوسکا تشعیلا
آرزو سے پاؤں پڑتے میرے دنیا رہ گئی

خاک ہوں مایل اوج اہل ہنر ٹوٹ گئے ۔ اس جگہ طائر سدرہ کے ہیں پر ٹوٹ گئے
آنکھ سے بہتے ہیں خون جگر و قطرۂ اشک ۔ خاک میں مل گئے لعل اور گہر ٹوٹ گئے
کیا چلوں راہ کہ پاؤں کو مرے آبلوں میں ۔ کانٹے اے قافلہ سالار سفر ٹوٹ گئے
نہ ابھر لحجہ ہستی میں کہ مانند حباب ۔ باد نخوت سے بھری کاسہ سر ٹوٹ گئے
تخشب و ل نہ مرا توڑ کہ سر توڑوں گا ۔ مے کے شیشے ترے ہاتوں سے اگر ٹوٹ گئے
ہو گئے باغ میں کہلتے ہی فنا لالہ و گل ۔ پی کے اپنا ہی یہ خون ناب جگر ٹوٹ گئے
صاحب بدبہ و طبل و علم بیٹھ گئے ۔ صاحب طنطنہ و شوکت و فر ٹوٹ گئے
شیشہ سو ٹوٹے تو کیا ڈر ہے یہ سن اے ظالم ۔ پھر نہیں جڑتے جو دل ہائے بشر ٹوٹ گئے

باندہنے کو سبھی باندہیں گے یہ سیج یوں ہی تشعیل
تونے باندہے ہیں مانند زر گر ٹوٹ گئے

ابرو میں اور نیمچے میں کاٹ اور ہے ۔ گہاٹ اوسکا اور اسکا مگر گہاٹ اور ہے
دریا کا پاٹ ہے مرے دامن کا پاٹ پاٹ ۔ پاٹ اوسکا اور آنسو کا پاٹ اور ہے
داغوں سے خوش قماش ہوں میں غیر بد قماش ۔ کمخواب اور شفق میں ٹاٹ اور ہے
قند و شکر سے بوسہ لب ہے ترا لذیذ ۔ چاٹیں تو سیکڑوں ہیں پہ یہ چاٹ اور ہے

خاک جل کر ہوا جو پروانہ ۔ شمع کی بہی نہ گذری راحت سے
ہے سراپا بہار کا عالم ۔ مثل گل کثرت جراحت سے
گل سے بلبل نے کیا سوال کیا ۔ منہ ہوا اوسکا لال غیرت سے
ایک پتلا ہے خاک کا آدم ۔ جان اسمین پڑی محبت سے
وصل شیرین نصیب خسرو ہے ۔ کام ہے کوہ کن کو محنت سے
گو ہے مفلس یہ ہے غنی عاشق ۔ نقد داغ جگر کے دولت سے
شکر میرا کبھی نہ اوس نے کیا ۔ مجھکو شکوی ہے اپنی قسمت سے
لب و دندان ہین اوسکے لاقیمت ۔ قدر لعل و گہر ہے قیمت سے
ہمنے دنیا سے ہاتھ کھینچ لیا ۔ پاؤن پھیلا دیا فراغت سے
اوسنے قدر راست و درست کیا ۔ مین نے اک آہ کھینچی حسرت سے
مین گرفتار اس غضب مین ہوا ۔ آپ کے لطف اور عنایت سے
ہین چبہے دل مین نشتر مژگان ۔ سبزہ ہو کر اوگے ہین تربت سے
روبرو اوس کے ہے مگر خورشید ۔ شکل آئینہ محو حیرت سے
ہین عرق کے ٹپک رہے قطرے ۔ کم نہین زلف ابر رحمت سے

قتل کر ہے شہید نام مرا
اور محروم ہون شہادت سے

ساقیا شیشہ چرخ اخضر ہے ۔ مے شفق آفتاب ساغر ہے

زلفوں نے کیا منہ کو دیرے سے باہر
رخ دیکھ کے کعبہ سے مسلمان نکل آئے

بخت دل اشک آنکھ سے اسطرح نکلے
دریا سے موں جیسے در و مرجان نکل آئے

نظارۂ رخ سے ترے عالم کو لگے آگ
سب گھر سے لئے ہاتھوں میں قرآن نکل آئے

یارب ہو مس قلب ہمارا زر خالص
اکسیر سا کامل کوئی انسان نکل آئے

ہم جوش میں وحشت کے چمن سے سوے صحرا
جوں نکہت گل پھاڑ گریبان نکل آئے

دولت پہ نکر ناز کہ دیکھیگا دم حشر
اک قبر سے لاکھوں ہی سلیمان نکل آئے

بے طرح گرا یوسف دل چاہ ذقن میں
یارب یہہ کوئیں سے مہ کنعان نکل آئے

لے ساتھہ گیا دیدۂ گریاں جو تہ خاک
مرقد سے مرے سیکڑوں طوفان نکل آئے

تربت سے ترے کشتۂ مژگاں کی پس مرگ
سبزے کی جگہہ نشتر و پیکان نکل آئے

مانند حباب ہوا ہے بت خوش چشم
ای کاش کہ آنکھوں سے مری جان نکل آئے

کفار نے زلفوں کے ہوئی دلکو رہا ہے
رخسار جو دو صاحب ایمان نکل آئے

کیا گرم غزل ہے کہ شمیل آنکھہ سے آنسو
پڑ درد ترا پڑھتے ہی دیوان نکل آئے

ہوں غریق بحر الفت ہاتھہ میرا تھام لے
کیوں زبان میری نہ شکل موج تیرا نام لے

باغ میں بلبل جو میرے جنگجو کا نام لے
تیغ کا موج صبا آب رواں سے کام لے

ہمصفیران چمن اب دیکھئے ہوتا ہے کیا
باغ میں صیاد پھر آیا قفس و دام لے

سامنے میرے نکر اغیار سے تو اختلاط
چٹکیاں دلمیں نہ میری شوخ گل اندام لے

دم کی آمد شد مری سینہ مین ہی اب جانخراش	اوس نگہ کی آبداری یا چہری کی دہار ہے
منہ ہے کسکا میرے یوسف کی خریداری کرے	عالم امکان اگرچہ مصر کا بازار ہے
سچ ہی جو ہی شیر کے بدلے بہائی جوے خون	فی الحقیقت کوہکن اوستاد شیرین کار ہے
مژدہ اے دل ہی مہیا آج سامان عیش	ابر ہے گلشن ہے مے ہے ساقی مے خوار ہے
یہان مسیحا تیری حکمت کام آنیکی نہین	وہ نہین بچتا محبت کا جسے آزار ہے

مشرق طبع شہید عشق سے طالع ہوا
مطلع روشن کہ رشک مطلع انوار ہے

شیشہ کیطرح رہا چاہیے دل شاد مجھے	ہچکی آئی ہے ساقی نے کیا یاد مجھے
تہی توقع وہ کرے وصل سے دل شاد مجھے	بہول کر بہی نہ کیا اوس نے کبہی یاد مجھے
مین نے کہینچی تری تصویر ورق پر دل کے	کیون مصور نہ کہین مانی و بہزاد مجھے
کوچہ یار مین رہنے نہ دیا مشت غبار	کر دیا باد صبا تو نے تو برباد مجھے
خلف الصدق ہوئی تازہ مضامین میرے	بخشی قدرت نے کیا نامور اولاد مجھے
طایر گلشن قدسے ہون یہان قید ہوا	قفس چرخ ہوا بیضہ فولاد مجھے

میرے استاد نصیر اونکا مین شاگرد رشید
کیون شہید اہل سخن سمجہین نہ استاد مجھے

اندیشہ کیا رقیب جو دلبر کے ساتہہ ہے	گل خار کے تو خار گل تر کے ساتہہ ہے
ہے ساتہہ زر کے تو کبہی زر کے ساتہہ ہے	ہر طرح دوستی مجھے دلبر کے ساتہہ ہے

مین پہر رہا ہون دشت مین جون گرد کاروان تاثیر اوس کے دل مین نکی تونے آہ گرم	تنہا کدہر کو چہوڑ گئے ہم سفر مجہے کرتا جلا کے خاک ہی تیرا اثر مجہے

بیچا یا شعر کہہ کے شہید اس سے خوب تہا
گراور کوئی کام کا آتا ہنر مجہے

شام کو مٹہی پرنہ چڑہا سو سپر کہولے ہوے	تاکتا ہے دور سے آنکہین مگر کہولے ہوے
جون ہلال عید ملنے کا ہی کہلے اشتیاق	ہون تمنای ہم آغوشی مین پر کہولے ہوے
آشنا بحر شجاعت کا ہون جون گرداب موج	ایکدم رہتا نہین تیغ و سپر کہولے ہوے
عرش پر تلوار جلکی جہولتی تہی گہر مین اب	موج دریا وار بیٹہے ہین کمر کہولے ہوے
آب و دانہ کیلئے ہی کہولنا منہ کا ضرور	ہے صدف بیٹہا ہون پہر گہر کہولے ہوے
طرفہ ہے اعجاز تیری نغمہ پردازی شہید	باغ مین منقار ہے بلبل سحر کہولے ہوے

بند دم ہوتا ہے گو کہولے ہوے کی ہے ردیف
تونے باندہے ہین با انداز دگر کہولے ہوے

وضع مجہکو نہ خوش آئی تیری	آہ دل ہرزہ درآئی تیری
مرگئے پر نہوی اوسکو خبر	دیکہیے اے آہ رسائی تیری
تا بکے خون جگر پی کے جئین	دیکہیے اے عشق خدائی تیری

ہنستے ہنستے ہی یہہ کیا تہا کہ شہید
یک بیک آنکہہ بہر آئی تیری

[illegible]

آئے نظر ہین گنج شہیدان ہزار ہا
کوچے کی سرزمین ترے کربلا ہوی

ہے برق سادہ رو تری شرمندہ رنگ سے
شفاف رخ کا آئینہ خط کے ہی زنگ سے

تہا عشق زندگی مین بت سبز رنگ سے
ہو لوح قبر میرے زمرد کے سنگ سے

اوسکی نگاہ گرم نے دل کو جلا دیا
ہم چشم برق ہو نہ مری شوخ و شنگ سے

اوس شعلہ رو نے پہلے تو آنکھونمین گہر کیا
دلکو بہی وہی پہر آگ لگا اس سرنگ سے

حسرت گنوائی دل کی بت سنگدل لگا تہا
توڑا ہے مین نے شیشۂ ناموس سنگ سے

گر نام پوچہتے ہو تو ہے ننگ نام سے
اور ننگ کا ہے ذکر تو ہے نام ننگ سے

گر ہے پتنگ شمع پہ عاشق تو شمع بہی
کب گرم جوشیان نہین کرتے پتنگ سے

کیا حسن ہو تیری دہن تنگ کا بیان
ہے تنگ تر زمانہ کی بہی چشم تنگ سے

اس بحر مین حباب لب جو ہو نمین شہید
کم چشم تر نہین مرے دریائے گنگ سے

باران اشک سے نہ قدح خوار چاہئے
رحمت کو حق کے شرم گنہ گار چاہئے

یہان جان خستہ کو آزار چاہئے
ہان زیستن کو مردن دشوار چاہئے

یوسف لقا نہ مصر کا بازار چاہئے
پر جنس بے بہا کے خریدار چاہئے

مجروح غم ہون عشق خط یار چاہئے
زخم جگر کو مرہم زنگار چاہئے

زر چاہئے نہ دولت و دینار چاہئے
لطف و کرم کی اک نظر یار چاہئے

تو موتیون کا ہار جو زیب گلو کرے — موتی سے آنسوؤن کا مری تار چاہیئے

کشتہ ہون رشک گل کا ہو گلبرگ کا کفن
جامہ شہید عشق کا گلنار چاہیئے

نالان بت بیدرد کے ہون بیخبری سے — فریاد ہے اے آہ تری بے اثری سے
ہوش اڑتے ہین مستی مین تری جلوہ گری سے — نسبت جو تجھی سے ہے تو مے کو ہے پری سے
ہے رنگ ٹپکتا تری پشواز ہری سے — پر واسطے بالون کے لئے سبز پری سے
اوس شمع نے مطلب کو مری صاف اوڑایا — پروانہ لکھا مجھکو پر و بال پری سے
سنتے ہین فقط نام وجود اوسکا عدم ہے — عنقا ہے مشابہ تری نازک کمری سے
آجلد ہو پہنچ مین کوئی دم کا ہون مسافر — اتنا کوئی کہدے مرے یار سفری سے
تو حال مرا اوسکو سنا اے طپش دل — نکلے گا مرا کام تری نامہ بری سے
فرقت مین سراپا ہے مرا آہ شرر بار — کیا شمع ہے واقف مری سوز جگری سے
شیشہ مین نگہہ اپنی پری بن کے ہوی بند — اک ساقی بدمست کے جادو نظری سے
چال اوسکی ہے کچھہ اور تری چال ہے کچھہ اور — چالاک روش ہے روش کبک دری سے
ہر شاخ ثمر دار پہ پتھر ہین برستے — اس باغ مین آزاد ہون مین بے ثمری سے
اے اشک کیا تو نے مرا راز دل افشا — رسوائی ہوی سخت تری پردہ دری سے

لکھہ ایک شہید اور غزل گرم کہ سنکر
آگاہ سخنور ہون تری نکتہ دری سے

١٣٥

یہہ شکوہ گونجتی اپنی صدا سے آہ رہی | کہ ہم صفیرون مین تا صبح واہ واہ رہی
سنا جو نالہ مرا تہا بہ باندہ کر زنجیر | قدم پہ لوٹ کے اک عمر عذر خواہ رہی
جدائی جنکی تہی اک آن شاق دلکو مری | اب اون سے حیف ملاقات گاہ گاہ رہی
مزا تو یہہ ہے کہ فرہاد و قیس کی دولت | نہ رسم دشت سے نے بیستون سے راہ رہی
ہم اور عشق ہے اب سر ہے اور زانو ہے | جنون کا گہر ہے اب زندگی تباہ رہی

کرینگے ہمتو غزل در غزل شہید ایسے
جو یون ہی طبع رسا اپنی روبراہ رہی

نہ فکر زر کی نہ پروائے مال و جاہ رہی | فقط نظارۂ یوسف لقا کی چاہ رہی
بندہا خیال جو شب اون کے لف و عارض کا | لبون پہ آہ رہی چاند پر نگاہ رہی
برا ہو آنکہون کا یہہ اتفاق نادر ہے | جہان کہ ایک لڑی دوسری گواہ رہی
سیاہ بختی مجنون خوش آئی لیلی کو | بنا کے آپ ہی اک خیمہ سیاہ رہی
ہم اپنے حال مین تہے اور قال مین اپنے | ادہر سے آہ رہی اور ادہر سے واہ رہی

شہید فکر کرو ورنہ آگے مشکل ہے
جو ایسا عشق رہا اور ایسی چاہ رہی

دیکہین تو پری اس گہڑی بالیکی تو ٹہیرے | اس چاند سے رخسار پہ ہالے کی تو ٹہیرے
سر خار مغیلان نے ہی بطرح اوٹہایا | ہان اے کف پا چہالے پہ چہالے کی تو ٹہیرے
ساقی مئے گلگون کے پیالے کی تو ٹہیرے | پینا تو کہان ہونٹہ چٹالے کی تو ٹہیرے

میری محفل مین بہ تقریب آئی وہ پری ۔۔ لاکہہ منت سی بڑی عجز سے دشواری سے
طالع بد سے ملی دونو کو اک بدنامی ۔۔ مجکو ناداری سے قارون کو زرداری سے
نام کسکا ہوا ہم مفت مین مانند نگین ۔۔ ہوی انگشت نما فیض سیہ کاری سے

ای شہید ایک غزل اور بہی لکہئے کہ وہ شوخ
کاٹے عناب لب حیف مزے داری سے

نہ مثل کہے کا فرنہ کوئی ثانی ہے ۔۔ نئی امنگ ہے اوٹہتی ہوی جوانی ہے
نہ چہیڑ وہم نفسو مجکو سرگرانی ہے ۔۔ کمال ضعف ہے شدت سے ناتوانی ہے
ہوای مصر محبت بہی کیا قیامت ہے ۔۔ پسر پدر کا اسی جا عدوی جانی ہے
ہزار قصہ فرہاد و دفتر مجنون ۔۔ ہماری ایک شب ہجر کی کہانی ہے

غزل تو خوب کہی آپ نے یہ میر شہید
اب آگے دیکہئے یارون کی قدردانی ہے

اوس گلی مین خوار پہرنا یہہ بہی کچہہ اوقات ہے ۔۔ کیا کرین بے بس مین اپنی دل لگی کی بات ہے
کہتے ہین وان دلنوازی ستنا ہر اک کی بات ہے ۔۔ دیکہئے آہ رسا اب بات تیری بات ہے
خاکسار آئے تو زاہد تو نہ جان اوسکو حقیر ۔۔ تو فنا فی النفس ہے اور وہ فنا فی الذات ہے

کل غزل مینے سنائی اونکو تو ہنس کر کہا
واہ صدر حمت شہید آج آپ کی کیا بات ہے

بس اے تپ دل دم لے مٹی مری ہستی ہے ۔۔ اللہ ری تری گرمی کیا آگ برستی ہے

بجز تیرے تک مری رسائی ہو کیونکر ضعف سے
بستک رسائی دم کی رہ یاد و سال سے
چھیڑونگا پھر زلف خطا ہو مری معاف
بجزہ گناہ گار خدا بال بال سے
تکیہ کرو شہید غفور الرحیم پر
شافع بروز حشر محمد کی آل ہے

پوز درست اوسکا دہان سوال ہے
لوٹو باسمان ہو جسے رزق جون صدف
کہتے ہیں جسے کمال ہے عین زوال ہے
خورشید اوج پر اوپر آیا کہ ڈہل گیا
ای سرو باغ حسن کا یہ تو نہال ہے
سایہ میں تیرے قد کے ہون عاشق نیرون نہال
ہیہات پھر وہ نغمہ تو دوبان چہ خیال ہے
دیکھا تو حسن و عشق میں الفت کمال ہے

روشن ہوا وہی نہ کسی حسن پر بھی
اوس نو بہار بستان تو کس باغ کی ہوائی ہے

تو آپ اور تیری زلف پرخم نہ منہ سے بولے نہ نہ سر سے کہیلے
کرون نہ کیون شور کیون نہ تڑپون جو مثل رعد اور برق گردون
تو آج او فتنہ مجسم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے
کسنے جو شب میرے راز نالی جو حسن کا اوس کے جلوہ دیکھا
پتنگ ور شمع بزم تو ام نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے
جن و پری کو ہوا ہے سکتا ہوا ہے موج صبا کا دم بند
کہ دیکھہ رشک پری کا عالم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے
چمن میں مجھکو بھی تیرے ہمراہ آتے دیکھا جو سرو قامت
تو قمری و سرو دونوں باہم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے
شہید موزون کرینگے شاعر ردیف اور قافیے ہزارون
پر اسطرح باندہے گا کوئی کم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے

کوچہ گردی ہو چکی بس بہائی دل آرام لے کاروان باشی مجھے بھی لادی ال ایا عزیز کوہ کن سی عمر بہر اٹھوائے پتھر تونے عشق سنگ طفلان پر نہ جب تک نوک نشتر کو گہسے	مجھکو کیا کہلائے جو جانے گا اب نام لے قیمت یوسف سہی تو دہ چند مجھسے دام لے مجھسے اوے ظالم مری منصب کا کوئی کام لے ہے وہ دیوانہ جو دیوانے کی صفت انداز لے

ہفت قلزم سے زبان کو چاہئے دہونا شہید
بہول کر بہی چاہ کا کوئی بیان گر نام لے

[illegible]

[illegible]

خالق نے کیا پیدا اِترا نہ مثالی سے	قدرت ہی کے سانچے میں صورت تری ڈھالی ہے
مردہ ہوں شب فرقت ہمیں نہیں دم سیرے	یکساں مری تصویر اور تصویر ہلالی ہے
نشاناں نہنپا اسمیں گم گشتہ و حیران ہیں	یہ چرخ مقرنس ہے فانوس خیالی ہے
زلف و رخ روشن پر تشبیہ یہی سوجھی	شب قدر کی ہے روشن گو رنگ میں کالی ہے

گلہائے مضامیں کا گلدستہ شہید اچھا
ہے باغ سخن تیرا تو باغ کا مالی ہے

صدمے اوٹھائے ہیں بہت دل کی چوٹ کے	کاش ایکدن تمام ہوں بس لوٹ لوٹ کے
پھینکا ہے باغباں نے پھر اک برق آہ گرم	گلشن سے آشیانہ بلبل گھسوٹ کے
ہم تم ہوں متفق تو رہیں بے خطر مدام	مرتے نہیں وہ گوٹ جو ہوں ساتھ گوٹ کے

کیا سحر تھا یہ مطلع تازہ ترا شہید
سنتے ہی دل تمام ہوا لوٹ لوٹ کے

کہتے ہیں میری بات یہ ماتھا وہ کوٹ کے	سچ کو تمہاری کیا کہوں پتلے ہو جھوٹ کے
اے چشم تار اشک مسلسل پہ رکھ نگاہ	سلک گہر نہیں کہ بنے پھر یہ ٹوٹ کے

تبدیل ردف سے ہو شہید اور اک غزل
اسمیں تو قافیوں کو بھر امار کوٹ کے

کب دل کو خوش کریں وہ مرے ساتھ لیٹ کے	بیٹھے کبھی جو پاس تو دامن سمیٹ کے
گندم کی طرح پیٹ ترا چاک ہو وے حرص	دوزخ پرست ہم ہوئے دھندے میں پیٹ کے

۵۱ تخلص مہاراجہ
چندو لعل دیوان
دکن

زہی شجاعت جنہی سخاوت زہی عدالت انہی تہا	ترا ہی رعب اجناب ذات فلک کے اور زمین کے نیچے

فلک کے اوپر زمین کے نیچے شہید تونے کیا ہی ثابت
نہیں ہی تجہسا تواب سخندان فلک کے اوپر زمین کے نیچے

کسو سے ملکر جی بہلاوین ہر اک ہر اک ڈہب کا ہے	جسکو دیکہا ہمنے یہان وہ اپنی ہی مطلب کا ہے
تشنہ رہے کا ہوگا کوئی مجکو ذوق اوس لب کا ہے	بندہ قایل اس مستی کا عاشق اس مشرب کا ہے
لیلی مجنون وامق عذرا گذرے اونکا کیا مذکور	میرا اونکا ذکر الفت طرفہ قصہ اب کا ہے
کرتینا رونا کہنا مرنا کب تک آخر او ظالم	مجہپر ظلم اتنا کیا باعث الفت شیوہ سب کا ہے
اب تو دکہلا صورت اپنی کوئی دم کا مہمان ہون	کیون ہی ناحق جی کے درپے دشمن ہر اک کا ہے
کفر و دین کو صدقے کیجے اوسکے رخ اور گیسو پر	نور و ظلمت باہم مین یہان جلوہ روز و شب کا ہے

غزل و نصف حالت پر یہان رہنا کب ممکن ہی شہید
حاصل کچہہ حاصل ہی تو استغنا منصب کا ہے

درمیان جب اوسکا بند ہا چشم حقیقت کہل گئی	ماہیت کونین کی نظرون مین اپنے تل گئی
شاخ گل خوبی مین سا عدسی خجل ہے باغ مین	ہاتہہ مین لے وہ پری جسوقت جام مل گئی
آج پہر کچہہ بوی خون آتی ہی تجہہ سے دیکہنا	ای نسیم صبح کیا چوٹی کسی کی کہل گئی
اب کدہر کے چار قل واعظ ہی قایل ہو گیا	کان مین جون مین صدای خندہ قلقل گئی
دیکہہ اوس گل کو چمن مین آج کیا کیا گل کہلے	چاک جیب گل ہوا اور جان سے بلبل گئی
ہر گہڑی تلوار مجہپر تو لنا پہر کیا ضرور	جب تری ابرو مری نظرون مین قاتل تل گئی

پہر اب مجھے زمین پہ دیتا ہے پٹکیان — لیجا کے تا فلک دل مضطر زمین سے

کس رشک گل کے عشق مین جلتا ہون مین شہید
ابہرے ہین داغ جون گل احمر زمین سے

پہر آہ سے درد دل اظہار نہو جائے — پہر گل کے طرح سینہ افکار نہو جائے
کیون عشق کے مسلخ مین مرادار نہو جائے — جس پر ترے ہاتہون سے ایک وار نہو جائے
نازک ہے مزاج اوسکا اتنا نہ تڑپ بسمل — دوہری کہین قاتل کی تلوار نہو جائے
کیفیت چشم اوسکی ہے ساقی ہر محفل — رندون کی طرح صوفی سرشار نہو جائے
صنعان نہ کرے صنعت عشق بت ترسا کے — تار رگ جان میر زنار نہ ہو جائے
پہر گرد کدورت کچہہ باہم سے ترقی پر — حایل مری اور اون کے دیوار نہ ہو جائے
کب فرط قلق سے ہو تسکین دل مضطر کو — اس کوچہ مین وہ جب تک سو بار نہو جائے
انکہین نہ ملا اوس سے انکہین وہ دکہاویگا — تو میرے طرح عیسیٰ بیمار نہو جائے
منہ سے تو بلی سب کے نکلا تری الفت مین — عالم پہ بلا نازل کیون یار نہو جائے

انکہین ہون شہید اپنے اس طرح جو خون افشان
میدان قیامت کیون گلزار نہو جائے

غیر کو جلتے ہین دیکہہ اون سی اشارے میرے — دم نہین مارتے پر خوف کے مارے میرے
شعلۂ حسن ترا کرتے ہین جون شعلۂ طور — وصل کی رات کے بہہ گرم نظارے میرے
نکہت و گل کے طرح رہتے تہے دونو یکجا — یاد ایام کہ تہے ربط تمہارے میرے

۱۴۱

ہرچند کہ تھا میں بھی شوریدہ پرای عشق
ہوا اشک کے دریا سے رواں ملک فنا کو

اب تیری بہت قوم ہی شوریدہ سری کی
نزدیک ہے اے لخت جگر راہ تری کی

جو حسن کے بندے ہیں شہید اسکو یقین جان
سجدہ بھی وہ کرتے ہیں تو مسجد کو پری کی

دور رکھا عشق و دین سے عشق بے پرواہ نے
ہے عجب نابود کے نادیدہ قابل کائنات
کس سے کہئے آہ اپنے حال دل کا ماجرا
کیا پڑی تھی کیوں کسی کو مفت کر بیٹھے پسند

خود فراموشی خودی کے بدلے دی اللہ نے
شہرت عنقا کو بھی پہنچایا کہاں افواہ نے
کیا گلا گھونٹا ہے اس سودائے خاطرخواہ نے
فکر پہلے کیوں نہ کی اندیشۂ کوتاہ نے

خردہ اللہ یہدی من یشاء سنکر شہید
پاؤں چومی عشق آفت خیز کے گمراہ نے

وہ شوخ جا کے اگر اپنے ہم نشین سے ملے
جو ہم فروغ ہو خورشید سے چراغ سحر
جو پاس یار تجھے ہو تو پاس دل کو چھوڑ
ملاؤ شہد تبسم میں سرکہ ابرو
ہم اون کے کوچہ میں پہلے تو حضرت دل کو

ملوں نہ اوس سے اگر آسمان زمین سے ملے
تو رنگ لالہ ترے روئے آتشین سے ملے
مکان میں جائے اگر کوئی تو مکین سے ملے
کہ بامزا ہو اگر سرکہ انگبین سے ملے
تھکے تھے ڈھونڈھ کی آخر یہ پھر یہیں سے ملے

شہید آج تو شیخی ہی ہوی بگڑ سے
ملے تو او ٹھہ کے وہ تم سے پہ تمکین سے ملے

دکہائی آنکہہ جو اوس بحر حسن نے تو شہید
حباب سان مری آنکہون سے جان نکل آئی

وادی عشق مین سرگشتہ جو دیوانہ ہی
ہووی رہ رو کو دم تیغ پہ رستا تو وہان
کفر و اسلام مین اس راہ مین دو نقش قدم
شان بیجانہ کی یہان قابل دید ہے شہید ق

آہ دل اوس کے لئے شمع پر پروانہ ہے
آسرا وار کا گرتے کو سنبہل جانا ہے
کعبہ گر دل کو نہ سمجہا تو صنم خانہ ہے
خوب محفل ہے عجب صحبت مستانہ ہے

پنبہ شیشہ ہے مغز سر ابن حلاج
شمس تبریز کی مٹی گل پیمانہ ہے

آگے ہماری خلق مین رسم وفا نہ تہی
یاد اور شکوہ کس کا مین ہون محو بیخودی
تب بہی نہ مرگیا کوئی ہان بات رہ گئی
مین اپنی سخت جانی سے بالبدیہ رہا

آنکہہ آنکہہ سے نگہہ سے نگہہ آشنا نہ تہی
شاید کہ تہی کسی سے ملاقات یا نہ تہی
صاحب سلامت آپ سے جب یاں نہ تہی
کیون وہ خفا تہے سوت تو مجہ سے خفا نہ تہی

جینا غم فراق مین کار شہید تہا
مشہور تو یہی ہے کہ اسکی قضا نہ تہی

گرکہون چین جبین مجہ سے نہ رہ تو ہر گہڑی
کیا سیانا ہون اوتارا مین نے شیشہ مین تجہے
مجہکو بجلی یاد ہے نوشی مین آئے ساقیا

اور بہی تیوری چڑہاتا ہے وہ مذجو ہر گہڑی
اور کہہ دیوانہ مجہکو ہے پریرو ہر گہڑی
قطرہ ہے حلق مین ہو کیون نہ اچہو ہر گہڑی

شہید
دیباچہ مین ایک [illegible]
[illegible]

۱۴۳

[illegible]

دو عدم کے بیچ مین اپنی ہی ہستی ہے
تا کجا مگر حادث معنی قدم سمجھے

محفل لقا مین ہے داخلا شہین اپنا
جس طلسم ہستی کو آپ تے عدم سمجھے

حریف دختر رز ہو یہہ کسکی طاقت ہے
الٰہی خیر کہ عورت کی اب حکومت ہے

درازی شب ہجر اپنی زلف سے پوچھو
سیاہ بختون سے ان روز ون سکو نسبت ہے

پیام سے نہین خالی یہہ دم کی آمد شد
جو آتے جاتے ہین یہہ دن کی کثرت ہے

ق

جہان سے اوٹھہ گئی توفیق پرسش غربا
زیادہ آپ سے دربان بے مروت ہے

کرو سلام تو سسں سلام کہتا ہی
الٹ کے پوچھو تو کہتا ہے ہمکو لکنت ہے

سقید ہاتھ سے جو ہو سکی نہ کیجے دریغ
کہ اب سے تا بدم والپسین یہہ فرصت ہے

جو راہ آنکھہ گر قاتل سے اپنے
تو مین آنکھین چورا لون دل سے اپنے

بہت اب قیس کا دم چڑھ گیا ہے
اوتر لیلی ذرا محمل سے اپنے

کھڑے جلتے ہے جون شمع لیکن
قدم اوکھڑ سے نہ اوس محفل سے اپنے

نہ دم لینا تھہ خنجر دم ذبح
کہے ہے شہر کے وہ بسمل سے اپنے

سیاہ ایسا مرا اختر ہے جسکو
وہ سمجھے ہے مشابہ تل سے اپنے

نہین ملتا وہ ظالم جسکے باعث
پھٹا دل تجھسے اور مین دل سے اپنے

یل محشر ہے تیرا آستانہ
قدم ٹھہرین گی یہان مشکل سے اپنے

[illegible]

اونکی محفل میں ہوئی آج رسائی میری	رہ گئے میں سنے وہاں زانو ادب سے اب کے

مصرع اور کئی طرح ہوئے تھے یہ شہید
قافیہ اور ردیف اپنے ہیں ڈھب کے اب کے

یار کوئی ہو یا کہ ہو حق یار بہلا اور آپ بہلے	تنہائی میں اپنا بس اک وہ غمخوار بہلا اور آپ بہلے
اک جوش محبت دلمیں ہے دلدار بہلا اور آپ بہلے	فرصت کا وقت غنیمت ہے بس یار بہلا اور آپ بہلے
دل نالہ کناں بلبل کیطرح اور آہ بلب سنبل کیطرح	افراط قلق سے گل کی طرح افگار بہلا اور آپ بہلے
اکسیر سے مل کر مس کا تن اکسیر ہو سب پر ہے روشن	ہم مفلس ہیں وہ سیم بدن زردار بہلا اور آپ بہلے
عیدوں کسے جو ہو قابو اور کہتے ہیں کو گا یو میں	لیسے گل کے تو پہلو میں اک خار بہلا اور آپ بہلے
وہ پوچھے نہ پوچھے اپنی خبر اور اس پہ پڑے ہیں شام و سحر	کام اور نہیں کچھ ہمکو مگر دربار بہلا اور آپ بہلے
ہو اپنی زبان پر شعر و سخن ہوں شغل عشاد [illegible]	پہلو میں بہلا وہ رشک چمن گلزار بہلا اور آپ بہلے
میں عاشق ہو کر کچھ پایا جیسا ہے کیا ویسا پایا	اقرار نے ہیہ ہونہ کھلایا انکار بہلا اور آپ بہلے

بحث شہید البتہ نہ پڑھنا منہ پہ سخن [illegible] کے پڑھنا
تنہا بیٹھے رہنا پڑھنا اشعار بہلا اور آپ بہلے

غیر حالت تری یہ دل کبھی ایسی تو نہ تھی	سانس لینی تجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
وضع تیری بت جاہل کبھی ایسی تو نہ تھی	خو تری برق شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
مجھ میں اور تجھ میں سوا رہتی تھی رنجش مخفی	پر بگڑتے سر محفل کبھی ایسی تو نہ تھی
عشق مجنوں میں تڑپتی تھی یہ تو ای لیلے	دست بر سینہ و بر دل کبھی ایسی تو نہ تھی

[illegible]

۱۴۵

[illegible]

کیا تیرے در پہ آؤن کرتے ہین مجھکو منع | ہر وقت در پہ ہین ترے دربان نئے نئے
لب نے کیا ہین سے جبتک جہان کا خون | لاتے ہین رنگ یہہ مسی پان نئے نئے
رخسار و زلف و خط ہین تری غیرت بہشت | یہہ گل ہین اور یہہ سنبل و ریحان نئے نئے
ہین آجکل تمہارے بہوین سجدہ گاہ خلق | کعبہ بنا ہے صاحب ایمان نئے نئے
جامہ کو تیرے دیکھہ گلون کے جدا جدا | دامان نئے نئے ہین گریبان نئے نئے
داؤدکو بہی کرتے ہین اب نغمہ اوسکو مست | یہہ زمزمہ ہین مرغ خوش الحان نئے نئے
آتے نہ گہر یہہ تابع فرمان نہ رکہے ربط
ہین اب شہید پر تری فرمان نئے نئے

گل نے جو رنگ کہایا مرا جی جانتا ہے | جلوہ ایسا نظر آیا مرا جی جانتا ہے
تونے جلوہ جو دکہایا مرا جی جانتا ہے | طور موسی کے خدایا مرا جی جانتا ہے
سب کو اللہ سے چہوڑ کے جس محبت سے | مین نے دل تجہسے لگایا مرا جی جانتا ہے
کیونکہ دشمن نہ کہون جانکا جیسا ہی مجہے | اوس ستمگر نے ستایا مرا جی جانتا ہے
یار نے مجکو بگاڑا اوسے مین نے ہر چند | جس تکلف سے بنایا مرا جی جانتا ہے
نہ سنا اوسنے اور اشعار کے پردہ مین اوسے | حال دل اپنا سنایا مرا جی جانتا ہے
رحم کہایا نہ کبہی تونے مگر مین نے جو آہ | غم ترے ہجر مین کہایا مرا جی جانتا ہے
کہو دیا ذات کو اپنی اور اوسے مین نے شہید
جس مشقت سے ہے پایا مرا جی جانتا ہے

رنگ لاتے ہین مری دیدۂ گریان کتنے		اشک و خون دونو یہہ برساتی ہین ای ابر بہار
ابہی طے کرنے ہین یہان مجھکو بیابان کتنے		وادیٔ عشق ہین ای خضر جنون ساتھہ نہ چھوڑ
تہہ مین اشکون کے نہان ہین مری طوفان کتنے		ایک طوفان یہ سر سے ابر بہاری نہ اوٹھا
اور خالی ابہی کرتا ہے نمکدان کتنے		ہین نکلے زخمون سے جو جگر کا نمک اوس نے دیکھون

سنکے اشعار شہید آج تمام اہل چمن
شکل گل پہنکینگے اپ پہاڑ کے دیوان کتنے

ہم تجھسے کسی بات کا پروا نہین رکہتے		دل تیرے سوا اور پہ اصلا نہین رکہتے
ہم بالش سر جز پر عنقا نہین رکہتے		کب وہ بیان ترے موے کمر کا نہین رکہتے
کیا لب ترے اعجاز مسیحا نہین رکہتے		کیون ہو کوئی منت کش جان بخشی عیسیٰ
اوس کوچہ سے جون نقش کف پا نہین رکہتے		رہنے کی ہے تقریب کہ ہم اوٹہنے کی طاقت

دنیا کو اگر ہمسے ہے انکار شہید اب
ہم بہی طلب شاہد دنیا نہین رکہتے

یہہ پروانہ جل کر موا چاہتا ہے		دل اوس شمع رو سے ملا چاہتا ہے
گہن چاند کو اب لگا چاہتا ہے		خط اوس رخ پہ ظاہر ہوا چاہتا ہے
مرے حق مین تو یار کیا چاہتا ہے		نہین چاہتا مجھکو یا چاہتا ہے
پہر اس دام مین دل پہنسا چاہتا ہے		گرفتار رہتا ہے زلفون مین اوس کے
بگاڑ آپ کو گر بنا چاہتا ہے		حباب یکدم مین ہو سر کہو کے دریا

تاریخ وفات نواب سکندر جاہ مغفرت منزل

نظام دولت ملک دکن سکندر جاہ
... چو رفت سال ... شہید ...
سنہ ۱۲۴۳ ہجری

شہید ... تاریخ جلوس نامی ... سنہ فرخندہ
... فرخندہ علیخان ... جلوہ افروز ...

کہنے کو شہید اور ہی کہتے ہین سخن یہ
سچ یون ہے کہ تجھ سا کوئی استاد نہین ہے

نیا اک اور بنا ہے جہان زمین کے تلے
گیا جہان سے اک کاروان زمین کے تلے

نہ کیون کہ ہو شکن جہان زمین کے تلے
شتاب ہو رہے سب کا مکان زمین کے تلے

پھکے ہے صور سرافیل میرے نالون سے
ہے ایک شور قیامت عیان زمین کے تلے

وہ شکل اور وہ نقشہ کچھ اور ہوئیگا
یہہ صورت اور یہہ نقشہ کہان زمین کے تلے

زمین پہ تو نہ عمارت بنا کہ آخر کار
تمام جائینگے خورد و کلان زمین کے تلے

دہن کی شکل زمین سے نکلتے ہین غنچے
ہوئی ہین دفن جو غنچہ دہان زمین کے تلے

نہین ہے شمع کی حاجت مجھے سر مرقد
بھڑک رہے ہین مرے استخوان زمین کے تلے

شہید اپنے سخن کی ہے تا فلک شہرت
نہین ہے غم جو ہوے ہم نہان زمین کے تلے

تاریخ جلوس نواب ناصر الدولہ غفران منزل

میر فرخندہ علیخان بہادر بدکن
سال اجلاس سروش فلکی گفت شہید

کرد اجلاس ہمایون بشکوہ و شوکت
آصف دور بود ناصر دین و دولت
سنہ ۱۲۴۴ ہ

ایضاً

تاریخ غسل صحت نواب ناصر الدولہ غفران منزل

ناصر الدولہ والی عالی نسب
... غسل صحت ... سال شہید
... سنہ ۱۲۴۴ ہ

تاریخ وزارت ... [illegible]
... ناصر دین و دولت ... [illegible]
... سلیمان کی وزارت ... [illegible]

تاریخ رحلت نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم مغفور

[illegible] شمس الامرا [illegible] فردوس برین [illegible]

تاریخ طبع دیوان [illegible]

[illegible]

تاریخ دیوانی نواب مختار الملک مرحوم مغفور

خدا مختار ملک آصفی را		عطا فرمود اقبال سکندر
شهید آورد تاریخ وزارت		سراج ملک و دولت بنده پرور

سنه ۱۲۶۹

تاریخ وفات نواب ناصر الدوله غفران منزل

ناصر الدوله غفران منزل		مورد رحمت حق تا به ابد
کرد رحلت بقلم داد شهید		جعل الجنة مثواه صمد

سنه ۱۲۷۳

ایضاً در صنعت تعمیه

ناصر الدوله مبرا شد ز کار کائنات	باقی	شد بجایش افضل الدوله بکار کائنات
۱۷ ۱۴۱		۲۸۶ ۹۸۷ ۱۲۷۳

تاریخ وفات نواب افضل الدوله مغفرت مکان

افضل الدوله شه ملک دکن		رفت زین کاخ سپهر نیلگون
سال رحلت گفت رضوان با شهید		او بجنت رفت از دنیای دون

۱۲۸۵

ایضاً در صنعت تعمیه

آه از تخت دکن برخاست آه		افضل الدوله جهاندار زمن
۱۲۷۴		۹۸۷ باقی
او چو رفته کرد بر جایش جلوس		میر محبوب علی شاه دکن

۲۹۸ ۱۲۸۵

۱۴۹

ایضاً از جناب سید علی صاحب [illegible] مرحوم

[illegible]

از عالی جناب [illegible] صاحب

[illegible]

گل زیبای بوستان سخن ۱۳۰۹

معدن علم و فضل و کان سخن

مولدش دهلی و دکن [illegible]

[illegible] گلستان سخن

[illegible] بوستان سخن

از عالیجناب میر احمد علی صاحب عصر

دیوان گفتہ شہید خوش فکر خوب	گشتہ مطبوع چون بجوشش انجامی
تاریخ طبع آن رقم کردم عصر	دیوان سخن سنج شہید نامے ۱۳۱۴

از نواب میر واجد علیخان صاحب جاگیردار شاگرد جناب حکیم میر نادر علی صاحب عدن نبیرہ حضرت شہید مغفور

چھپا جب یہہ دیوان بفضل خدا	ہوا شہرہ خوب نام شہید
لکھا مصرع سال واجد نے بھی	گلستان ہے رنگین کلام شہید ۱۳۱۶ھ

از حکیم سید نوازش علی صاحب لمعہ نبیرہ حضرت شہید مغفور

شکر خدا چھپا ہی مرے جد کا اب کلام	ہند و دکن میں شہرت نام شہید ہے
مین نے بھی سال ختم لکھا لمعہ حسب حال	مطبوع خلق کا یہہ کلام شہید ہے
	سنہ ۱۳۱۸ھ

صحت نامہ دیوان شہید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	چیٹا پڑا	گر پڑا
۶	۱۸	قفرہ	سفرہ
۱۰	۴۴	پر منصور	پر معز منصور
۱۲	۷	محسوس	محسوس
۱۵	۳۸	نخدا	فنا
۱۶	۲۷	پر	یہہ
۱۷	۳۴	وشت	عشق
۲۱	۵	کہتا ہے	کہتا تا ہے
۲۲	۷	خبر	قبر
۲۴	۴۲	لبخت	کمبخت
۳۵	۳۷	قلب نما	قلب حق نما
۳۸	۱۳	دیکھین	دیکھا
۳۹	۱۹	فتادگان	فتادگون
۴۵	۴۸	بجابات	بجاتا
۴۷	۲۱	کہابت	کہان بت
۴۸	۱۱	گاگ	جاگ
۵۲	۴۷	یار	بار
۵۳	۳۰	دیکھیہ	دیکھیے
۵۴	۱۷	حوادس	حوادث
۵۴	۳۵	جکاک	چکاک
۵۶	۴۲	تو دلا	سنگھادون تیغ دلا
۵۹	۱۷	خندق	فندق
۶۲	۱۶	آنلہین	آنکھین
۶۳	۶	مروس	مراوس
۶۴	۲	اقات	اوقات
۶۴	۱۳	ظاہر	طائر
۶۵	۲۱	برگ سخن	برگ سمن
۶۸	۲۵	سرخ	تلخ
۶۹	۱۶	من	دمن
۷۳	۴۱	ترکاغذ	ترکاکاغذ
۷۳	۴۹	بشر	بسر
۷۵	۵	متلذر	متلذذ
۷۶	۱	ای صفیرو	ہم صفیرو
"	"	دیکھو	دیکھنا
۷۸	۲۷	برسائے	برسین
۷۸	۴۸	نغمہ سنجی کو	اب نغمہ سنجی کو
۸۲	۸	خوکی آئی	خوکا آیا
۸۴	۱۸	رشک	اشک
۸۴	۴۲	جو شمع	جون شمع
۸۵	۳۹	فرست	فرصت
"	۴۹	ساتھہ	سناٹھہ
۸۶	۴۶	نالہ ناقہ	ناقہ
۸۷	۴	قفس	نفس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۰	خطہ ویونان	خطۂ یونان
۸۸	۳۶	گرمی نے	گرمی سے
۹۱	۳	تری ہستی ہے دیکھکر طالع	جو ہستیا دیکھکر تری طالع
۹۴	۳۸	آج شہید	آج ای شہید
۹۴	۴۵	زبان	بیان
۹۵	۱۴	ہندمین	ہند ہین
″	۱۸	آستان	آشنا
″	۳۶	سمجھین ہین	سمجھے ہین
۹۷	۲۶	یاد قاصدمین ہے	یاد قاصد من ہے
۱۰۲	۲۲	ماہیت	ماہیت
۱۰۶	۳	بہولا	بہول
۱۱۳	۱۳	جہان اوستاد	جہان آباد
۱۱۶	۱۴	مطب	مطلب
۱۱۸	۱۸	کما ہے	کمال ہے
۱۱۸	۲۴	ملقین	تلقین
۱۱۹	۲۰	رہے عشق	رہِ عشق
۱۲۰	۲۸	یاداونکو	یارون کو
۱۲۱	۱۹	عرض	غرض
۱۲۲	۱۴	پڑا	پڑھا
۱۲۲	۴۸	ذوق حش	ذوق حبش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۳	۳۵	تکبر	بکتر
۱۳۱	۱۱	رہا ہے	رہائی
۱۳۲	۲۰	علک	ملک
۱۳۴	۴۲	کاشیخ	ساتیغ
۱۴۰	۱۸	اشک	رشک
۱۴۴	۳۳	حلبکے	حلب کے
۱۴۸	۳۶	سنہ ۱۲۴۴ھ	سنہ ۱۲۵۱ھ

تمت